مقصدِ حسینؑ

تالیف

سیّد علی جعفری

(ادیب فاضل، صدر الافاضل و ایم۔ اے)

ابن

جناب مولانا سیّد محمّد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ
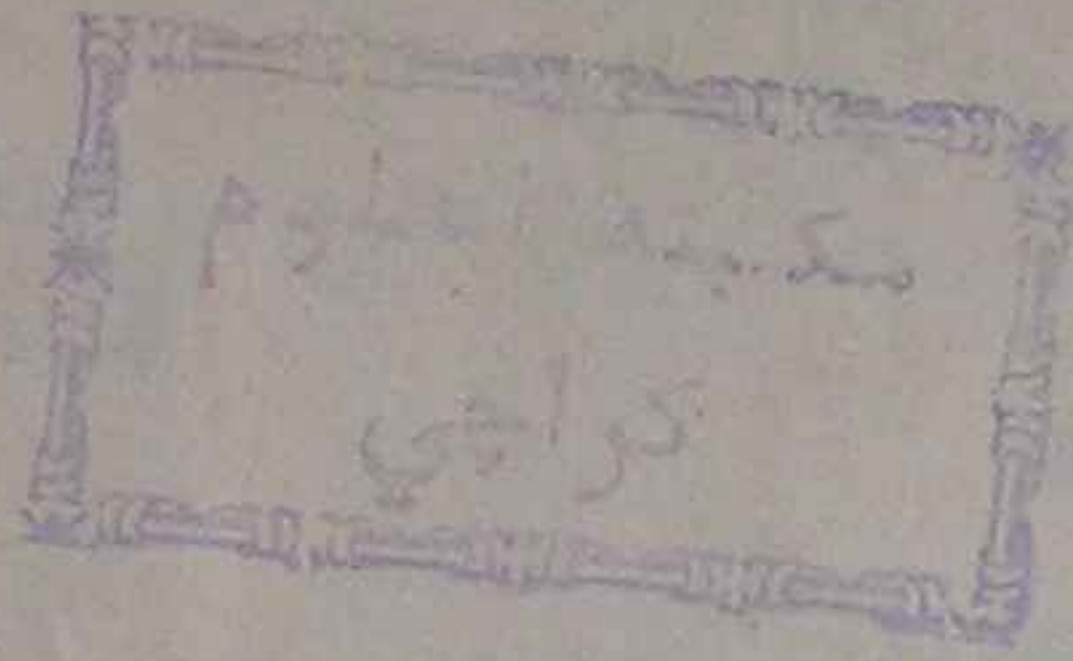
مقصدِ حسین

مولف
و
ناشر

سید علی جعفری (ادیب فاضل، صدر الافاضل، ایم اے)

(ابن جناب مولانا سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ)

مطبع ...... اسلامیہ لیتھو اینڈ پرنٹنگ پریس چاٹگام

(پہلی اشاعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

حصہ اول

(۱) امام حسین علیہ السلام کا کلام اور خطبات
(۲) امام حسین علیہ السلام کے خطوط
(۳) اصحاب امام حسین علیہ السلام کا کلام اور خطبات

حصہ دوم

(۱) امام زین العابدین علیہ السلام کا کلام اور خطبات
(۲) مخدرات عصمت وطہارت کا کلام اور خطبات

فہرست مضامین

امام حسین علیہ السلام کے خطوط

(خ)

باب دوم

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ
اہلِ حق حُریت آموز از حسینؑ

(اقبال)

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

عالم علوم مشرقی و مغربی فاضل لوذعی مولانا سیّد علی صاحب جعفری کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ حضرت مولانا سیّد محمّد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ کے صاحبزادے اور خلف الصدق ہیں۔ آپ کا آبائی وطن موضع شمس پور ضلع اعظم گڈھ۔ اتر پردیش۔ ہندوستان ہے لیکن عرصہ سے مشرقی پاکستان میں مہاجرت کرکے قیام فرما ہیں۔ آپ کے والد مرحوم اعلی اللہ مقامہ اپنے وقت کے عدیم المثال اور یکتائے زمانہ خطیب تھے اور سارے ہندوستان میں تقریباً ۲۵-۳۰ سال تک وہ مجلسیں پڑھیں جنھیں آج تک زمانہ نہیں بھولا۔ جناب مغفور لکھنؤ کے مشہور و معروف جامعہ سلطانیہ و سلطان المدارس میں منطق و فلسفہ کے مدرس تھے اور بہت سے موجودہ زمانے کے افاضل کو آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا آج تک فخر ہے۔ بحمدہٖ بفحوائے الولد سرلابیہ ہمارے نوجوان مولانا اپنے والد ماجد کے قدم بقدم خدمت دین میں مشغول ہیں۔ بلکہ ایک قدم ان مرحوم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ علوم عربیہ میں تکمیل کرکے صدر الافاضل کی سند جامعہ سلطانیہ لکھنؤ سے مدت ہوئی حاصل کرچکے ہیں۔ اس کے بعد علوم مغربی کی

بھی تکمیل کی۔ اُردو، عربی، اسلامیات وغیرہ میں ایم۔ اے۔ کی ڈگریاں ڈھاکہ یونیورسٹی سے حاصل کرکے جامع الریاستین ہو گئے۔ قدرت نے صحیح معنوں میں ان کو ان کے والد مرحوم طاب ثراہ کی وراثت خطابت بھی عطا فرمائی۔ برسوں سے مجلسیں پڑھتے ہیں! ڈھاکہ میں آپ کی عشرہ محرم کی مجلسیں برسوں سے مومنین سن رہے ہیں اور اشتیاق کم نہیں ہوتا۔ مضامین نہایت مفید اور پراز معلومات ہوتے ہیں اور فضائل و مصائب میں مستند و صحیح روایات بیان فرماتے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے جوان سال مولانا جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ گھنٹوں منبر پر جس طلاقت و فصاحت و بلاغت سے تقریر فرماتے ہیں اس سے پورا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مستقبل بہت درخشاں ہوگا۔ اور وہ دن دور نہیں کہ بجا طور پر تمام مومنین پاکستان کو ان کی ذات پر فخر ہوگا۔ قدرت نے صاحب زبان کے ساتھ ساتھ آپ کو صاحب قلم بھی بنایا ہے اور عربی و انگریزی کے جامع الریاستین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تقریر و تحریر کے بھی جامع الریاستین ہیں۔ آپ کی خطابت کا شہرہ آپ کو مشرقی پاکستان سے کراچی لے گیا اور اب عشرہ محرم میں آپ کی سحر بیانی کا فیض کراچی پہونچ رہا ہے اور ڈھاکہ محروم ہے۔ اب پہلے پہل آپ کے زور قلم کا بھی مظاہرہ مومنین کے سامنے آرہا ہے۔ آپ نے نہایت کاوش فکر و جد و جہد و تحقیقات کرکے ایک ساتھ تین کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ بلاشبہ آپ نے عربی و انگریزی معلومات و قابلیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے اور صحیح معنی میں وہ کام کیا ہے جو ریسرچ اسکالر کیا کرتا ہے۔ یہ کتابیں

"المرتضیٰ" "الشہید" اور "مقصد حسینؑ" ہیں۔ ان کتابوں پر ریویو کرنا مقصود نہیں ورنہ اس تعارفی مضمون کو بہت طول ہو جائے گا۔ اس کی خوبیاں خود پڑھنے والوں پر ظاہر ہو جائیں گی۔ عنوانات تینوں کتابوں میں بالکل اچھوتے ہیں۔ سرخیاں نئی ہیں، اور مولانا کی قوت تخیل کی بلندی کا پتہ دیتی ہیں۔ "المرتضیٰ" میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے متعلق وہ وہ امور ظاہر کئے ہیں جن کو پڑھ کر دیدۂ دل منور ہو جائیں گے "الشہید" میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی وہ تمام خصوصیتیں نمایاں ہیں جنھوں نے فرزند رسول صلعم کے کارناموں کو غیر فانی بنا دیا ہے۔ مقصد حسینؑ تو اپنی شان کی پہلی کوشش ہے اور اس کے عنوان ہی سے پتہ چلتا ہے کہ اس مقصد عظیم پر جس قدر شکوک و شبہات وساوس شیطانی سے وارد کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے مقصد حسینؑ میں سب کا جواب موجود ہے۔ نہج البلاغۃ کے خطبوں کے ترجمہ میں مولانا موصوف نے انتہائی احتیاط برتی ہے اور تحت کلام الخالق و فوق کلام المخلوق خطبوں کا ترجمہ اردو جیسی کم مایہ زبان میں نہایت لطیف پیرایہ میں کیا ہے۔ اسی طرح الشہید اور مقصد الحسینؑ میں حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ کے معرکۃ الآرا خطبوں کا ترجمہ اور برمحل انتخاب مولانا کی قوت متخیلہ کا شاہکار ہے۔ اور پھر ان کا ترجمہ جس صحیح طریقہ سے فرمایا ہے اس سے تقریباً وہی جذبات و اثرات پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی پیدا ہونے کا یقین ہے جو سامعین کو ہوتے ہوں گے۔ اسی طرح مخدرات عصمت و طہارت

حضرت زینبؑ وحضرت ام کلثومؑ وحضرت فاطمہؑ بنت الحسینؑ وحضرت سکینہؑ
بنت الحسینؑ سلام اللہ علیہن کے دل ہلا دینے والے خطبے جنھوں نے تمام
عالم اسلام میں قیامت برپا کردی اور ننگ انسانیت یزید کی سلطنت کی
چولیں ہلا دیں اور دشمنوں اور مخالفوں کی آنکھوں سے اشکوں کی بارش
برسا دی اور خانوادۂ رسول کریمؐ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعترۃ اجمعین) کی
فصاحت وبلاغت ہی نہیں بلکہ حقانیت وخداپرستی کا اقرار کرالیا۔ ہمارے
مولانا نے بڑی خوش اسلوبی سے جمع کئے ہیں اور ان کے ترجموں میں
اپنی کمال علمیت وجامعیت واحتیاط کا ثبوت پیش کیا ہے

مجھے یقین ہے کہ یہ تینوں شاہکار سرکار مرتضوی و سرکار
حسینی میں قبول ہوں گے۔ یہ تینوں کتابیں جدید طرز تحریر کی آئنہ بردار
ہیں۔ جن کا ہر مومن و دوست دار اہل بیت اطہار کے گھر میں رہنا
باعث برکت دینی و دنیوی ہوگا۔

میری پرخلوص دعا ہے کہ رب العزت مولانا کی عمر
واقبال وعزت میں ترقی عطا فرمائے اور ان سے ہمیشہ تحریری و تقریری
دین حق کی نصرت ہوتی رہے۔

احقر العباد

اعجاز حسین جعفری

ڈھاکہ — ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء

نذرِ عقیدت

ہدیہ اس حسینؑ کی بارگاہ میں جو فرزند رسول صلعم، دلبند بتولؑ، پسر علی مرتضیٰ
اور برادر حسنؑ مجتبیٰ تھا۔ اس کی بارگاہ میں جو شہداء کا امیر اور جوانان اہل جنت
کا سردار تھا۔ اس کی بارگاہ میں جس کے ارادے بلند اور مقاصد عظیم تھے۔
وہ جس نے اپنے نانا رسول صلی اللہ علیہ کے حکم سے اپنے نانا کا روضۂ مبارک
چھوڑا، وہ جو مجبور ہو کر فرائض حج بھی نہ ادا کر سکا، اور بحکم رسولؐ اپنے مقصد
عظیم کے لئے روانہ ہوگیا، وہ جس کا مقصد حکمرانی اور ملک گیری نہ تھا بلکہ یزید
کے دست استبداد سے اسلام کو بچانا تھا۔ وہ جو مکہ معظمہ سے کربلائے معلیٰ
تک اپنے پاک اور بلند مقصد کا ہر منزل پر اعلان کرتا رہا۔ وہ جو زمین کربلا پر
پہونچ کر بحکم خدا ورسول صلعم رک گیا اور اپنے لشکر اپنے اصحاب اپنے اہل
بیت اور لشکر یزید کے سامنے اپنے کلام اور اپنے خطبات سے اپنے مقصد
کو پیش کرتا رہا۔ وہ جس کو لشکر یزید نے ۴ر محرم سے ۱۰ر محرم تک نرغہ
میں رکھا۔ وہ جس پر اور جس کے اہل بیت واصحاب پر ساتویں محرم سے پانی
بند کر دیا گیا۔ وہ جس نے تین روز کی بھوک وپیاس میں اپنے خون میں نہا کر
اپنے باوفا اصحاب واولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتا دیکھ کر، اپنا
گھر بار لٹا کر، دشمنان دین کے انتہائی مظالم اٹھا کر دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ حق

کی حمایت اور باطل کی بیخ کنی میں مال و دولت، جاہ و منصب، اہل وعیال، دوست وساتھی، عزت وجان سب ہیچ ہیں۔ وہ جس نے اپنی روحانی طاقتوں سے بنی امیہ کے قصر استبداد میں زلزلہ پیدا کر دیا، یزیدی حکومت کی چولیں اور ظالمانہ سلطنتوں کی بنیادیں ہلا دیں اور ایسی حقیقی کامیابی حاصل کی جس کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ جس نے اپنے صبر وشکر واستقلال و روحانیت کے لشکر سے لشکر یزید کا مقابلہ کیا۔ وہ جس نے اپنا سر راہ خدا میں دے دیا لیکن یزید ایسے فاسق کی بیعت نہ کی اور اسلام کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

وہ جو مخدرات عصمت وطہارت کو اپنے ساتھ بحکم رسول صلعم اس لئے لے گیا کہ وہ کوفہ وشام میں مقصد حسینؑ کا اعلان کرتی رہیں تاکہ قیامت تک کے لئے ساری دنیا پر واضح ہو جائے کہ مقصد حسینؑ حکومت و ملک گیری نہ تھا بلکہ دست یزید سے رخنہ شدہ دیوار اسلام کا استوار کرنا تھا۔ وہ جس کی شیر دل خواتین کے خطبوں نے بازار کوفہ وشام میں تہلکہ مچا دیا اور قصر یزید وابن زیاد کی چولیں ہلا دیں۔ وہ جس کا غم ہر قلب میں اور جس کی یاد ہر دل میں ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ وہ جس کی خاک تربت خاک شفا ہو گئی اور جس کا روضہ اقدس تمام عرب وعجم کا مرجع ومرکز بن گیا۔ خدایا بحق اصحاب کساء بحق ائمہ مجتبیاء بحق مرسلین وانبیاء بحق شہدائے کربلا میرا یہ ناچیز ہدیہ سرکار حسینی میں قبول ہو اور میرے لئے دنیا میں باعث عزت اور آخرت میں باعث نجات ہو۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

سید علی جعفری

۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء — چپاڑ گام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون

اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کر دیئے گئے انھیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے روزی پاتے ہیں۔

حصہ اوّل

(۱) امام حسین علیہ السلام کا کلام اور خطبات

(۲) امام حسین علیہ السلام کے خطوط

(۳) اصحاب امام حسین علیہ السلام کا کلام اور خطبات

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

سر داد و نداد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

(خواجہ معین الدین چشتیؒ)

باب اوّل

(۱) امام حسین علیہ السّلام کا کلام اور خطبات

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو

ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

(جوشؔ)

فقام الحسین فحمد الله وصلی علی الرسول ثم قال
"اما بعد یا معاویه فلن یودی القائل وان اطنب فی
صفة الرّسول (ص) من جمیع جزءًا وقد فهمت
ما لبست به الخلف بعد رسول الله (ص) من ایجاز
الصفة و التنکب عن استبلاغ البیعة وهیهات
هیهات یا معاویه فضح الصّبح فحمة الدجی وبهرت
الشمس انوار السرج ولقد فضلت حتیٰ افرطت واستأثرت
حتیٰ اجحفت ومنعت حتیٰ بخلت وجزت حتیٰ جاوزت
ما بذلت لذی حق من اسم حقه بنصیب حتیٰ اخذ
الشیطان حظه الاوفر ونصیبه الاکمل وفهمت ما
ذکرته عن یزید من اکتماله وسیاسته لامة محمد (ص)
ترید ان توهم الناس فی یزید کانک تصف محجوبًا او
تنعت غائبًا او تخبر عما کان مما احتویته بعلم خاص
وقد دل یزید عن نفسه علی موقع رائه فخذ لیزید
فیما اخذ فیه من استقرائه الکلاب المهارشة عند
التحارش والحمام السبق لاترابهن والقیان ذوات

(امیر معاویہ کی تقریر کا جواب)

(امیر معاویہ شام سے مدینہ بیعت یزید کی غرض سے آئے۔ اہل
بیت رسول اور اصحاب رسول کو جمع کیا اور ان کے سامنے ایک
تقریر کی جس میں یزید کی تعریف کی، اس کی سیاست دانی کا ذکر کیا
اس کے معائب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور اپنے بعد اس کو
حاکم و امیر بنانے کی خواہش ظاہر کی) تو امام حسین علیہ السلام
کھڑے ہوئے خدا کی حمد کی، رسول ص پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا
"اے معاویہ تعریف کرنے والا کتنی ہی تعریف کرے لیکن صفات
رسول کا ایک جزو بھی نہیں بیان کر سکتا۔ اور تم خوب جانتے ہو کہ
آنحضرت کے بعد لوگوں نے آنحضرت کے صفات کے بیان کرنے
میں کتنی کمی کر دی۔ اور جن امور میں آپ سے بیعت کی تھی ان سے کس
طرح انحراف کیا۔ دور ہو اے معاویہ! بے شک صبح نے رات
کی تاریکی کو ذلیل کر دیا اور آفتاب کی چمک نے چراغوں کی روشنی
کو مدھم کر دیا۔ تم نے بہت سی باتوں کے اظہار میں زیادتی کی اور خود
غرضی اور جانبداری سے کام لیا یہاں تک کہ حد انصاف سے

المعازف وضرب الملاهی تجده باصرًا ودع عنک ما
تحاول فما اغناك ان تلقی الله من وزر هذا الخلق باكثر
مما انت لاقيه. فوالله ما برحت تقدح باطلًا فی جور و
حنقًا فی ظلم حتی ملأت الاسقية وما بينك وبين الموت
الا غمضة فتقدم علی عمل محفوظ فی يوم مشهود ولات حين
مناص ورأيتك عرضت بنا بعد هذا الامر ومنعتنا عن
ابائنا تراثنا ولقد لعمر الله اورثنا الرسول عليه السلام
ولادة وجئت لنا بها ما حججتم به القائم عند موت الرسول
فاذعن للحجة بذلك ورده الايمان الی النصف
فركبتم الاعاليل وفعلتم الافاعيل وقلتم كان ويكون
حتی اتاک الامر يا معاويه عن طريق كان قصدها
لغيرک. فهناک فاعتبروا يا اولی الابصار.
وذكرت قيادة الرجل القوم بعهد رسول الله (ص)
وتاميره له وقد كان ذلك ولعمر بن العاص
يومئذٍ فضيلة بصحبة الرسول وبيعته وما
صار لعمر الله يومئذ مبعثهم حتی انف القوم
امرته وكبرهو تقديمه وعدوا عليه افعاله

بڑھ گئے۔ اور بعض (ذکر کرنے والی باتوں) کو بیان نہیں کیا بلکہ اس کے
اظہار میں بخل کیا۔ اور تم نے ظلم و زیادتی کا ارتکاب کیا یہاں تک کہ
حد سے متجاوز ہو گئے۔ تم نے حقدار کو اس کے حق کا کوئی حصہ بھی
نہ دیا یہاں تک کہ شیطان نے اپنا پورا حصہ پا لیا۔ اور جو کچھ تم نے
یزید کے کمالات اور امت محمدؐ کے لئے اس کی سیاست دانی کا
تذکرہ کیا اسے میں سمجھا۔ تم چاہتے ہو کہ یزید کے بارے میں لوگوں کو
ایسا دھوکے میں رکھو کہ گویا تم ان کے سامنے کسی پوشیدہ
شخصیت والے کی صفت بیان کر رہے ہو اور کسی شخص غائب
کی تعریف کر رہے ہو یا تم کسی ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جسے
تم نے مخصوص ذرائع سے حاصل کیا ہے۔ حالانکہ یزید نے اپنا تعارف
خود (اپنے اعمال ہی کے ذریعہ) سے کرا دیا ہے۔ لہذا تم بھی یزید
کے لئے وہی چیزیں اختیار کرو جو یزید نے خود اپنے لئے اختیار
کی ہیں۔ جیسے لڑائی کے لئے کتوں کا پالنا، کبوتر بازی کے لئے کبوتروں
کی پرورش، گانے بجانے والیاں اور مختلف قسم کے کھیل کود۔ اور
جو تم (یزید کو حاکم بنانا) چاہتے ہو تو اس خیال کو چھوڑ دو۔ تمہیں
کیا فائدہ ہے کہ تم خدا سے اس حالت میں ملاقات کرو کہ خلائق
کا جتنا بوجھ اس وقت تمہارے اوپر ہے اس سے زیادہ ہو

فقال (ص) لاجرم معاشر المهاجرین لا یعمل علیکم بعد
الیوم غیری فکیف تحتج بالمنسوخ من فعل الرسول
فی اوکد الاحکام و اولاها بالمجتمع علیه من الصواب
ام کیف صاحبت بصاحب تابعًا وحولک من لا
یؤمن فی صحبته ولا یعتمد فی دینه و قرابته و
تتخطاهم الی مسرف مفتون۔ ترید ان تلبس الناس
شبهة یسعد بها الباقی فی دنیاه وتشقی بها فی
آخرتک۔ ان هذا لهو الخسران المبین۔

(الامامة والسیاسة جلد (۱) صـ۱۹۵)

خدا کی قسم تم ہمیشہ سے ظلم وستم کی آڑ میں باطل اور بغض وکینہ کا
ارتکاب کرتے چلے آرہے ہو یہاں تک کہ برائیوں کا ایک بڑا ذخیرہ
جمع کر لیا حالانکہ اب تمہارے اور موت کے درمیان صرف آنکھ
جھپکنے کی دیر ہے۔ لہذا ایسے اعمال کرو جو قیامت کے دن تمہارے
کام آئیں اور اس دن سے تو چھٹکارہ ممکن ہی نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں
کہ تم ہمارے سامنے آگر امر خلافت کا اپنے بعد کے لئے بھی انتظام کر
رہے ہو اور ہمیں ہمارے آباء واجداد کی میراث سے روک دینا چاہتے
ہو حالانکہ بخدا ہم نسلی اور پیدائشی طور پر رسول اللہ کے وارث
ہیں۔ اور ہمارے پاس اس (امر خلافت) کی وہی دلیل ہے جو تم
نے وقت وفات رسولؐ خلافت کے لئے کھڑے ہونے والے
کے خلاف پیش کی تھی (اور سعد بن عبادہ سے کہا تھا کہ رسولؐ قریش
سے تھے اس لئے خلافت قریش کا حق ہے۔ اسی طرح ہم بھی
کہتے ہیں کہ رسولؐ ہم میں سے تھے اس لئے خلافت ہمارا حق ہے)
اور ان (سعد بن ابی عبادہ) کو تمہاری دلیل ماننی پڑی تھی اور
حقیقت وانصاف کو تسلیم کرنا پڑا تھا۔ مگر اس کے بعد بھی تم لوگوں نے
مکاریاں کیں، طرح طرح کی برائیاں کیں اور بہت کچھ کہا اور کہتے رہے
یہاں تک کہ امر خلافت اے معاویہ ایسے راستہ سے پہونچا جس کا

(درس حیات)

"الموت اولی من رکوب العار"

صحرائے کربلا میں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی آواز گونجی اور ساری کائنات پر چھا گئی کہ :-

"عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے"

رخ تمہارے علاوہ دوسرے کی طرف تھا (تم قطعاً خلافت کے حقدار نہ تھے لیکن ظلم و تعدی سے خلیفہ بن بیٹھے) اے بصیرت والو غور کرو یہی عبرت حاصل کرنیکا موقعہ ہے۔ اور تم نے جو اس شخص کی وفات رسول کے بعد لوگوں کی قیادت اور لوگوں پر اسکی امارت کا تذکرہ کیا تو تم جانتے ہو کہ باوجودیکہ عمرو بن عاص کو صحبت رسول کا شرف حاصل تھا اور وہ رسول اللہ کی بیعت بھی کر چکے تھے پھر بھی مسلمانوں نے عمرو بن عاص کی حکومت کی مخالفت کی، ان کو ناپسند کیا اور ان کے خلاف آوازیں بلند کیں یہانتک کہ پیغمبر نے فرمایا کہ گروہ مہاجرین آج کے بعد میرے علاوہ تم میں سے کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی کو تم پر حاکم مقرر کرے لہذا ایسی چیز سے جسکی رسولؐ نے اپنے فعل سے اپنے بعد کے لئے ممانعت کر دی ہے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ طریقہ اختیار کیا جائے جسکی صحت پر زیادہ سے زیادہ لوگ متفق ہوں۔ پھر تم نے امر خلافت کیلئے صحابی کو چھوڑ کر ایک تابعی کو منتخب کیا اس کے علاوہ اگرچہ تمہارے اردگرد ایسے ہی لوگ جمع ہیں جن کی صحبت پر اطمینان نہیں کیا جا سکتا اور جن کے دین اور قرابتداری پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا لیکن تم نے ان کو بھی چھوڑا اور ایسے کو حاکم بنانا چاہتے ہو جو فضول خرچ اور فاسق و فاجر ہے اور یہ بھی چاہتے ہو کہ (یزید کے بارے میں) لوگوں کو دھوکے میں

۲

ثمّ اقبل علیٰ الولید فقال "ایها الامیر انا اهل بیت النبوّة و معدن الرّسالة و مختلف الملائکة وبنا فتح الله وبنا ختم الله و یزید رجل فاسق شارب الخمر قاتل النفس المحرّمة معلن بالفسق و مثلی لایبایع بمثله ولکن نصبح و تصبحون و ننظر و تنظرون اینا احق بالخلافة والبیعة

(لهوف ص۱۰)

رکھو۔ حالانکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رہنے والا (یزید) تو دنیا میں (کچھ دنوں تک) مزے لوٹے گا اور تمہاری اس کی وجہ سے آخرت برباد ہوگی۔ یہی تو کھلا ہوا گھاٹا ہے۔

(کاش تم سمجھ سکتے)

(الامامة والسیاسة جلد ۱ ص ۱۹۵)

۲

(ولید سے خطاب)

پھر امام حسین علیہ السلام نے ولید (حاکم مدینہ) سے خطاب کیا اور فرمایا "اے امیر۔ ہم اہل بیت نبوت اور معدن رسالت ہیں، ہمارے ہی گھر میں فرشتے آتے جاتے رہے۔ ہمارے ہی ذریعہ سے خدا نے (اسلام کو کامیاب بنایا اور ہم ہی پر خدا نے (نبوت) ختم کی۔ یزید ایک مرد فاسق ہے جو شراب پیتا ہے، نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور فسق و فجور کا کھلم کھلا ارتکاب کرتا ہے۔ میرے ایسا انسان یزید ایسے (بدطینت اور فاسق و فاجر) کی بیعت نہیں کر سکتا۔ لیکن صبح تک ہم بھی سوچتے ہیں تم بھی سوچو ہم بھی غور کرتے ہیں تم بھی غور کرو (کل دیکھیں گے کہ) ہم میں سے کون خلافت اور بیعت کا زیادہ حقدار ہے"

(لہوف ص۱۰)

۳

واصبح الحسین علیه السلام فخرج من منزله لیستمع الاخبار فلقیه مروان فقال له "یا ابا عبدالله انی لک ناصح فاطعنی ترشد" فقال الحسین علیه السلام "وماذاک قل حتی اسمع" فقال مروان انی امرک ببیعة یزید بن معاویه فانه خیر لک فی دینک ودنیاک" فقال الحسین ع "انا لله وانا الیه راجعون وعلی الاسلام السلام اذ قد بلیت الامة براع مثل یزید ولقد سمعت جدی رسول الله (ص) یقول

"الخلافة محرمة علی ابی سفیان"

(لهوف صلا وبحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۲)

۳

(مروان بن حکم سے گفتگو)

امام حسین علیہ السلام صبح کو اپنے عصمت کدہ سے باہر نکلے تاکہ خبریں معلوم کریں۔ مروان بن حکم سے ملاقات ہوئی۔ مروان نے کہا "اے ابو عبداللہ میں آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں میری باتیں مان لیجئے۔ اس میں آپ کی بھلائی ہے۔" امام حسینؑ نے فرمایا "کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں سنوں بھی تو" مروان نے کہا "میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ یزید بن معاویہ کی بیعت کرلیں اس میں آپ کی دین اور دنیا دونوں میں بھلائی ہے" امام حسینؑ نے فرمایا "انا للہ وانا الیہ راجعون (ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے) اسلام کا خدا حافظ۔ آج یزید ایسے اوباش کے ساتھ امت مسلمہ کی آزمائش کی جا رہی ہے میں نے اپنے نانا رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے "خلافت اولاد ابوسفیان پر حرام ہے۔

(لہوف صلا بحار جلد ۱۰ ۱۷۲)

وذکر عمار فی حدیثہ ان الحسینؑ لمّا خرج من
المدینۃ اتی قبر رسول اللہ (ص) فالتزمہ وبکی بکاءً
شدیداً وسلم علیہ وقال "بابی انت وامی یا رسول
اللہ لقد خرجت من جوارک کرھا وفرق بینی
وبینک واخذت قھرا ان ابایع یزید شارب الخمور
وراکب الفجور وان فعلت کفرت وان ابیت قتلت
فھا انا خارج من جوارک کرھا فعلیک منّی
السلام یا رسول اللہ" ثم نام ساعۃ فرای فی
منامہ رسول اللہ (ص) وقد وقف بہ وسلم علیہ
وقال "یا بنیّ لقد لحق بی ابوک وامّک واخوک وھم
مجتمعون فی دار الحیوان ولکنّا مشتاقون الیک
فعجل بالقدوم الینا واعلم یا بنیّ ان لک درجۃ
مغشاۃ بنور اللہ ولست تنالھا الّا
بالشھادۃ ۔

(ابو مخنف ص۱۵)

(روضۂ رسولؐ پر)

عمار سے روایت ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام مدینہ سے نکلے تو
روضۂ رسولؐ پر تشریف لائے اور اس کو پکڑ کر بہت روئے ۔ آپ نے
آنحضرت کو سلام کیا اور فرمایا "یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان ۔ میں آپکے جوار رحمت سے با دل ناخواستہ جا رہا ہوں ۔ میرے
اور آپ کے درمیان جدائی پیدا کی جا رہی ہے ۔ اور مجھکو مجبور کیا
جا رہا ہے کہ میں یزید کی بیعت کروں جو شراب پیتا ہے اور فسق و
فجور کا ارتکاب کرتا ہے ۔ اگر میں یزید کی بیعت کرتا ہوں تو یہ کفر ہے
اور اگر انکار کرتا ہوں تو قتل کر دیا جاؤں گا ۔ اسلئے میں مجبور ہو کر آپکے
روضۂ اقدس سے رخصت ہو رہا ہوں ۔" اے خدا کے رسول آپ پر میرا (آخری)
سلام ہو" (یہ کہکر) امام حسینؑ کی آنکھ تھوڑی دیر کیلئے جھپک گئی ۔ خواب میں
دیکھا ۔ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے ہیں، آپ پر سلام کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں
اے میرے فرزند تمہارے پدر بزرگوار تمہاری مادر گرامی اور تمہارے بھائی میرے
پاس آگئے اور وہ جنت میں ہیں ۔ ہم سب تمہارے مشتاق ہیں ۔ ہمارے پاس آنے میں
جلدی کرو اور سنو اے میرے فرزند تمہارے لئے ایک ایسا درجہ ہے جو نور
الٰہی سے آراستہ ہے جسکو تم شہادت کے بغیر نہیں پا سکتے

(ابو مخنف ص۱۵)

۵

فلما کان السحر ارتحل الحسین علیہ السلام فبلغ ذلک ابن الحنفیۃ فاتاہ فاخذ زمام ناقتہ التی رکبها فقال لہ "یا اخی الم تعدنی النظر فیما سالتک؟" قال "بلیٰ" قال "فما حداک علی الخروج عاجلا؟" فقال "اتانی رسول اللہ (ص) بعد ما فارقتک فقال "یا حسین اخرج فان اللہ قد شاء ان یراک قتیلا" فقال لہ ابن الحنفیۃ "انا للہ وانا الیہ راجعون فما معنی حملک ھولاء النساء معک وانت تخرج علی مثل ھذہ الحال؟ فقال لہ "قد قال لی" ان اللہ قد شاء ان یراھن سبایا" وسلم علیہ ومضیٰ

(لہوف ص۲۷)

۵

(محمد بن حنفیہ سے خطاب)

جب صبح ہوئی تو امام حسین علیہ السلام نے سفر کا ارادہ فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہ کو خبر ہوئی۔ آپ آئے۔ امام کے ناقہ کی جس پر آپ سوار تھے مہار پکڑی اور عرض کیا "اے بھائی کیا جو کچھ میں نے عرض کیا تھا اس پر آپ نے غور نہیں کیا؟ فرمایا "ہاں (غور کر لیا)" عرض کیا "پھر آپ کیوں سفر کے ارادہ میں اتنی تعجیل کر رہے ہیں؟ فرمایا تم سے رخصت ہونے کے بعد (میں نے خواب میں دیکھا کہ) رسول اللہؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا "اے حسین روانہ ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا کی یہی مرضی ہے کہ تم شہید کئے جاؤ" (یہ سن کر) محمد بن حنفیہ نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون،، (ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے) لیکن آپ اپنے ساتھ ان عورتوں کو کیوں لے جاتے ہیں جبکہ آپ ایسی خطرناک حالت میں جا رہے ہیں؟ امام نے جواب دیا "رسول اللہؐ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کی مرضی ہے کہ یہ مخدرات عصمت و طہارت بھی قید کی جائیں،، پھر امام حسینؑ نے محمد بن حنفیہ کو سلام کیا اور روانہ ہو گئے۔ (لہوف ص۲۷)

۵

فلما کان السحر ارتحل الحسین علیہ السلام فبلغ
ذلک ابن الحنفیۃ فاتاہ فاخذ زمام ناقتہ التی
رکبھا فقال لہ "یا اخی الم تعد فی النظر فیما سالتک"
قال "بلی" قال "فما حداک علی الخروج عاجلا؟"
فقال "اتانی رسول اللہ (ص) بعد ما فارقتک
فقال "یا حسین اخرج فان اللہ قد شاء ان یراک
قتیلا" فقال لہ ابن الحنفیۃ "انا للہ وانا الیہ راجعون
فما معنی حملک ھولاء النساء معک وانت
تخرج علی مثل ھذہ الحال؟ فقال لہ "قد قال
لی" ان اللہ قد شاء ان یراھن سبایا" وسلم
علیہ ومضی

(لہوف ص۲۷)

۵

(محمد بن حنفیہ سے خطاب)

جب صبح ہوئی تو امام حسین علیہ السلام نے سفر کا ارادہ
فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہ کو خبر ہوئی۔ آپ آئے۔ امام کے ناقہ
کی جس پر آپ سوار تھے مہار پکڑی اور عرض کیا "اے بھائی
کیا جو کچھ میں نے عرض کیا تھا اس پر آپ نے غور نہیں کیا؟ فرمایا
"ہاں (غور کرلیا)" عرض کیا "پھر آپ کیوں سفر کے ارادہ میں
اتنی تعجیل کر رہے ہیں؟ فرمایا تم سے رخصت ہونے کے بعد
(میں نے خواب میں دیکھا کہ) رسول اللہ ص میرے پاس تشریف
لائے اور فرمایا "اے حسین روانہ ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا کی یہی مرضی
ہے کہ تم شہید کئے جاؤ" (یہ سن کر) محمد بن حنفیہ نے کہا "انا
للہ وانا الیہ راجعون" (ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف
ہماری بازگشت ہے) لیکن آپ اپنے ساتھ ان عورتوں کو
کیوں لے جاتے ہیں جبکہ آپ ایسی خطرناک حالت میں جا رہے ہیں؟
امام نے جواب دیا "رسول اللہ ص نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کی مرضی
ہے کہ یہ مخدرات عصمت و طہارت بھی قید کی جائیں" پھر امام حسین ع
نے محمد بن حنفیہ کو سلام کیا اور روانہ ہو گئے۔ (لہوف ص۲۷)

(٦)

التفت الیٰ ابن عباس وقال "ما تقول فی قوم اخرجوا ابن بنت نبیہ من وطنہ و دارہ و قرارہ و حرم جدہ و ترکوہ خائفا مرعوبا لا یستقر فی قرار ولا یاوی الیٰ جوار یریدون بذلک قتلہ و سفک دمائہ لم یشرک باللہ شیئاً و لم یرتکب منکراً ولا اثما" قال لہ ابن عباس "جعلت فداک یا حسین ان کان لابد من المسیر الی الکوفۃ فلا تسر باھلک" فقال "انی رایت رسول اللہ (ص) فی منامی وقد امرنی بامر لا اقدر علی خلافہ وانہ امرنی باخذھن معی"

(ناسخ التواریخ جلد ٦ و بحار جلد ١٠ صـ ١٨٢)

(٦)

(عبداللہ بن عباسؓ سے خطاب)

(امام حسین علیہ السلام) عبداللہ بن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "کیا کہتے ہو اس قوم کے متعلق جس نے اپنے نبی کی صاحبزادی کے فرزند کو اس کے وطن، اس کے گھر، اس کی منزل، اور اس کے نانا کے روضہ سے باہر نکالا اور اس کو خائف بنا دیا اب نہ تو وہ کسی مقام پر ٹھیر سکتا ہے اور نہ کسی کے پڑوس میں پناہ لے سکتا ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس کو قتل کریں۔ اور اس کا خون بہائیں۔ حالانکہ نہ تو اس نے شرک کیا اور نہ کسی برائی اور گناہ کا مرتکب ہوا۔" ابن عباس نے عرض کیا "اے حسین میری جان آپ پر قربان اگر آپ کو کوفہ جانا ہی ہے تو عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ لے جائیے" امام نے فرمایا "اے بھائی میں نے اپنے نانا رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے ایسے کام کا حکم دیا ہے جس کے خلاف میں کچھ نہیں کرسکتا۔ اور آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں"

(بحار الانوار جلد ١٠ صـ ١٨٢)

فقال علیہ السلام "انی لم اخرج بطرا ولا اشرا ولا مفسدا ولا ظالما وانما خرجت اطلب الصلاح فی امة جدی (ص) ارید امر بالمعروف وانھی عن المنکر اسیر بسیرة جدی وسیرة علی ابن ابی طالب فمن قبلنی بقبول الحق فاللہ اولی بالحق وھو احکم الحاکمین"

(مناقب جلد ۴ ص ۸۸)

امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ ابن عباس سے فرمایا "میں بڑا بننے، اکڑنے، فساد پھیلانے اور ظلم کرنے کی غرض سے نہیں جا رہا ہوں۔ میں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ اپنے نانا محمد مصطفےٰ صلعم کی امت کی اصلاح کروں، ان کو اچھائیوں کا حکم دوں اور برائیوں سے روکوں۔ میں اپنے نانا محمد مصطفےٰ صلعم اور اپنے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر چلوں گا۔ جو مجھے حق سمجھ کر قبول کرے گا تو خدا حق کا زیادہ سزاوار ہے اور وہی تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(مناقب جلد ۴ ص ۸۸)

(۷)

ثم جاء عبد الله بن عمر فاشار الیہ بصلح اهل الضلال
وحذره من القتل والقتال فقال له "یا ابا عبد الرحمٰن
اما علمت ان من هوان الدنیا علی الله ان رأس
یحیی بن زکریا اهدی الی بغی من بغایا بنی اسرائیل
اما تعلم ان بنی اسرائیل کانوا یقتلون ما بین
طلوع الفجر الی طلوع الشمس سبعین نبیاً ثم
یجلسون فی اسواقهم یبیعون ویشترون کان
لم یصنعوا شیئاً فلم یعجل الله علیهم بل امهلهم
واخذهم بعد ذٰلک اخذ عزیز ذی انتقام؛
اتق الله یا ابا عبد الرحمٰن ولا تدعن نصرتی"

(لہوف صہ ۱۳ بحار جلد ۱۰ صہ ۱۸۴)

(۷)

(عبداللہ بن عمر سے خطاب)

پھر عبداللہ بن عمر آئے اور امام حسینؑ کو مشورہ دیا کہ آپ اہل ضلالت (یزید اور یزید والوں) سے صلح کرلیں۔ انہوں نے جنگ و جدال کا خوف بھی دلایا۔ امام حسین نے فرمایا "اے ابو عبدالرحمٰن کیا تم مرضی خدا کے خلاف دنیا کے بدترین عمل کو نہیں جانتے کہ حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کا سر بنی اسرائیل کی بدکاروں میں سے ایک بدکار کے پاس تحفہ کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک ستر انبیا کو قتل کرتے تھے، پھر نہایت اطمینان سے اپنے بازاروں میں بیٹھ کر خرید و فروخت کرتے تھے جیسے کہ انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے لیکن خدا نے ان پر عذاب نازل کرنے میں تعجیل نہیں فرمائی بلکہ ان کو مہلت دی۔ اس کے بعد ان سے زبردست انتقام لینے والے کی طرح انتقام لیا۔ اے ابو عبدالرحمٰن خدا سے ڈرو اور میری مدد و نصرت نہ ترک کرو"

(لہوف صہ ۱۳ بحار جلد ۱۰ صہ ۱۸۴)

۸

لما عزم علی الخروج الی العراق قام خطیبا فقال "الحمد
للہ ما شاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ وصلی اللہ علی رسولہ
خط الموت علی ولد آدم مخط القلادۃ علی جید الفتاۃ
وما اولہنی الی اسلافی اشتیاق یعقوب الی یوسف وخیر
لی مصرع انا لاقیہ کانی باشلائی ھذہ تقطعہا
عسلان الفلوات بین النواویس وکربلا فیملأن منی
اکراشا جوفا واجربۃ سغبا لا محیص عن یوم خط بالقلم
رضی اللہ رضانا اھل البیت نصبر علی بلائہ و
یوفینا اجر الصابرین۔ لن تشذ عن رسول اللہ (ص)
لحمتہ وھی مجموعۃ لہ فی حظیرۃ القدس تقربہم
عینہ وینجز بہم وعدہ من کان باذلا فینا
مہجتہ وموطنا علی لقاء اللہ نفسہ فلیرحل
معنا فانی راحل مصبحا ان شاء اللہ تعالیٰ"

(لہوف صـ۲۶ بحار جلد ۱۰ صـ۱۸۲)

۸

(روانگی عراق کے وقت آپ کا ایک خطبہ)

جب امام حسین علیہ السلام نے عراق جانے کا (ارادہ کیا تو کھڑے
ہوئے اور ارشاد فرمایا "تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں، وہی ہوتا ہے جو
خدا چاہتا ہے، کوئی قوت بغیر خدا کی مدد کے نہیں، خدا کا درود وسلام
ہو اس کے رسول (حضرت محمد صلعم) پر" (اے لوگو) موت کا قلادہ اولاد آدم *
کے گلے میں ہار۔ مجھے اپنے اسلاف سے ملنے کا اتنا ہی شوق ہے جتنا حضرت
یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ملنے کا شوق تھا۔ میری قتل گاہ معین ہو چکی ہے
جہاں میں پہونچنے والا ہوں۔ میں گویا نواویس اور کربلا کے درمیان اپنے
جسم کے جوڑ و بند کو دیکھ رہا ہوں کہ جنگل کے بھیڑئیے (لشکر یزید) ٹکڑے
ٹکڑے کر رہے ہیں، اور میرے جسم سے اپنے بھوکے پیٹ اور خالی توشہ
دانوں کو بھر رہے ہیں۔ قلم قدرت نے موت کا جو دن لکھ دیا ہے اس سے
چھٹکارہ ممکن نہیں۔ خدا کی مرضی ہم اہل بیت کی مرضی ہے۔ ہم اس کی
آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہم کو صابروں کے اجر سے سرفراز فرمائے
گا۔ رسول اللہؐ سے ان کے اہل بیت جدا نہ کئے جائیں گے بلکہ حظیرۃ
القدس میں سب کے سب آپ کی خدمت میں موجود رہیں گے۔ ان کو
دیکھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور آپ اپنے وعدہ کو جو ان سے
کر چکے ہیں پورا کریں گے (اے لوگو) جو ہمارے اوپر اپنی جان قربان کرنے کو
تیار ہے اور خدا سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے
ساتھ چلے۔ میں انشاء اللہ کل صبح کو روانہ ہونے والا ہوں۔ (لہوف صـ۲۶ بحار جلد ۱۰ صـ۱۸۲)

۹

لمّا عزم الحسینؑ علی المسیر الی الکوفة عند مجیئه
فی مکة من المدینة خرج ذات لیلة الی قبر جده
فقال "السّلام علیک یا رسول الله السّلام علیک یا
جداه اللّهم ان هذا قبر نبیک و انا ابن بنته وقد
حضرنی من الامر ما قد علمته فانی اُمر بالمعروف و
انهی عن المنکر. الٰهی بحق هذا القبر الا ما اخترت لی
من امری ما هو لک رضاه" وجعل الحسینؑ یبکی
ویتوسل ویسئل الله عند قبر الی قریب الفجر فنعس
فرای فی منامه جده قد اقبل الیه فی کبکبة من
الملائکة وهم عن یمینه و شماله فضم الحسینؑ
الی صدره وقبل ما بین عینیه وقال "یا حبیبی
یا حسین کانی اراک عن قریب وانت مرمل
بدمائک مذبوح من قفاک مخضوب
شیبتک بدمک وانت غریب وحید بارض
کربلا بین عصابة من امتی تستغیث
ولا تغاث وانت معذلک عطشان لا تسقی

۹

(قبر نبی پر فریاد)

مدینہ سے مکہ آنے کے وقت (جب امام حسینؑ نے کوفہ جانے
کا ارادہ فرمایا تو) ایک رات اپنے نانا (رسول اللہ صلعم) کے
روضۂ مبارک پر تشریف لائے اور فرمایا "سلام ہو آپ پر
اے خدا کے رسول، سلام ہو آپ پر اے جد بزرگوار، خدایا
یہ تیرے نبیؐ کی قبر مبارک ہے اور میں ان کی صاحبزادی کا فرزند
ہوں۔ جو کام میرے پیش نظر ہے اس کو تو جانتا ہے (میں اس لئے
سفر کر رہا ہوں کہ) اچھائیوں کا حکم دوں اور برائیوں سے روکوں
خدایا اس قبر کا واسطہ میں اس چیز کو اختیار کروں جس میں تیری
رضا ہو۔ قریب صبح تک امام حسینؑ اپنے نانا کے روضۂ مبارک
کے پاس روتے رہے اور خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے رہے
اتنے میں آپ کی آنکھ جھپک گئی۔ خواب میں دیکھا کہ آپ کے نانا (رسول
اللہ) فرشتوں کے ایک حلقہ میں جو آپ کو داہنے اور بائیں جانب سے
گھیرے ہوئے تھے تشریف لائے، امام حسینؑ کو سینہ سے لگایا
آپ کی پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا "اے میرے حبیب۔
اے حسینؑ میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب تم اپنے خون میں نہاؤ گے

وظمان لا تروی وقد استباحوا حریمک وذبحوا
فطیمک یا حبیبی یا حسین ان اباک وامک
واخاک قد قدموا الیّ وهم مشتاقون وان
لک فی الجنات لدرجة عالیة لا تنالها الا
بالشهادة فاسرع الی درجتک» فجعل الحسین
یبکی فی منامه ویقول "یاجداه خذنی الیک
فی القبر لا حاجة لی فی الرجوع الی الدنیا"
فقال رسول اللّٰه (ص) ولابد لک من الرجوع
الی الدنیا حتی ترزق الشهادة لتنال ما
کتب لک من السعادة"

(ریاض القدس جلد ص ۱۹۳

تمہارا گلا پس گردن سے کٹا ہوگا، تمہاری ڈاڑھی تمہارے خون
سے رنگین ہوگی۔ تم حالت مسافرت میں یکہ وتنہا زمین کربلا پر
میری امت کے ایک گروہ کے درمیان گھرے ہوئے ہوگے
تم فریاد کروگے لیکن تمہاری فریاد نہ سنی جائے گی۔ تم بھوکے
اور پیاسے ہوگے مگر سیر وسیراب نہ کئے جاؤگے۔ لوگ تمہارے
حرم کی بے حرمتی کریں گے اور تمہارے بچوں کو ذبح کر ڈالیں گے
اے میرے دل بند، اے حسینؑ تمہارے پدر بزرگوار، تمہاری
مادر گرامی، تمہارے بھائی میرے پاس آگئے اور وہ سب تمہارے
مشتاق ہیں۔ تمہارے لئے جنت میں ایک بلند درجہ ہے
جس کو بغیر شہادت تم نہیں پاسکتے۔ لہٰذا اپنے (اس) درجہ تک
پہونچنے میں جلدی کرو۔" امام حسینؑ خواب ہی میں رونے لگے
اور عرض کیا "اے نانا مجھے اپنے ساتھ اپنی قبر میں لے لیجئے
میں دنیا کی طرف پلٹ کر جانا نہیں چاہتا" رسول اللہؐ نے فرمایا
تمہارا دنیا میں جانا ضروری ہے تاکہ تم شہید ہو اور اس بزرگی کو
پاسکو جو تمہارے لئے مہیا کی گئی ہے"

(ریاض القدس جلد ۱ ص ۱۹۳)

سالہ "ما اعجلک یا بن رسول اللہ عن الحج"؟
فقال علیہ السلام لو لم اعجل لاخذت" ثم سالہ
عن الناس بالکوفۃ فعرفہ بان السیوف علیہ
فقال علیہ السلام "للہ الامر واللہ یفعل ما
یشاء وکل یوم ربنا فی شان ان
نزل القضاء بما نحب فنحمد اللہ علی نعمائہ
وھو المستعان علی اداء الشکر وان حال
القضاء دون الرجاء فلم یتعد من
کان الحق نیتہ والتقوی سریرتہ"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۴۵)

(فرزدق خدمتِ امام میں)

فرزدق نے امام حسینؑ سے پوچھا "فرزند رسولؐ! کس چیز نے آپ کو اس قدر جلد سفر کرنے پر مجبور کردیا اور آپ نے حج بھی نہ کیا؟" امام نے جواب دیا "اگر میں جلدی نہ کرتا تو گرفتار کرلیا جاتا" پھر آپ نے کوفہ کے لوگوں کے متعلق دریافت کیا فرزدق نے کہا کہ تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔ امام نے فرمایا "تمام امور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ہمارے پروردگار کی تو ہر دن ایک نئی شان ہے۔ اگر خدا کی مرضی ہماری خواہشات کے مطابق ہے تو ہم خدا کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر کی ادائیگی میں وہی مددگار ہے۔ اور اگر مرضی الٰہی (کسی مصلحت کے ماتحت ظاہری حیثیت سے) ہماری آرزوؤں کے خلاف ہے تو جس کی نیت حق ہو اور جس کے دل میں خوف خدا ہو وہ کبھی حق سے دور (اور ناکام) نہیں سمجھا جاسکتا۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۴۵)

(١١)

ثم بات فی الموضع المذکور فلما اصبح اذا برجل من الکوفة یکنی اباهرة الازدی قد اتاه فسلم علیه ثم قال "یابن رسول الله ما الذی اخرجک عن حرم الله وحرم جدک رسول الله (ص)؟" فقال الحسین "ویحک یا اباهرة ان بنی امیة اخذوا مالی فصبرت وشتموا عرضی فصبرت وطلبوا دمی فهربت. وایم الله لتقتلنی الفئة الباغیة ولیلبسنهم الله ذلا شاملا وسیفا قاطعا ولیسلطن الله علیهم من یذلهم حتی یکونوا اذل من قوم سبا اذ ملکتهم امراة فحکمت فی اموالهم ودمائهم"

(لهوف ص٣١ و بحار جلد ١٠ ص١٨٥)

(١١)

(اباہرہ سے ملاقات)

امام حسین علیہ السلام نے اسی منزل (ثعلبیہ) پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص جس کی کنیت ابوہرہ تھی کوفہ سے آیا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا پھر عرض کیا "فرزند رسول! کیا سبب ہوا کہ آپ نے خدا کے حرم اور اپنے نانا (رسول اللہ) کے روضۂ مبارک کو چھوڑا؟" امام حسین نے فرمایا "افسوس اے اباہرہ۔ بنی امیہ نے میرا مال غصب کیا میں نے صبر کیا، میری عزت و آبرو پر حملہ کیا، میں نے صبر کیا اب وہ میرا خون بہانا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں (حرم خدا اور حرم رسول کو چھوڑ کر) نکل پڑا۔ خدا کی قسم مجھ سے ایک سرکش اور باغی گروہ جنگ کرے گا۔ خدا ان کو ذلیل کرے گا ان کو تیز تلواروں سے فنا کرے گا۔ اور ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو ان کو رسوا اور ذلیل کریگا یہاں تک کہ وہ قوم سبا سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ جہاں ایک عورت حکومت کرتی تھی۔ اور ان کے اموال اور ان کے خون کا فیصلہ کرتی تھی"

(لہوف ص٣١ و بحار جلد ١٠ ص١٨٥)

وجعل لا يمر بادية الا ويتبعه خلق كثير حتى انتهى الى
زبالة فنزل بها ثم قام خطيبا فحمد الله واثنى عليه
وذكر النبي فصلى عليه ثم نادى باعلى صوته "ايها
الناس انما جمعتكم على ان العراق في قبضتي وقد جاءني
خبر صحيح ان مسلم بن عقيل وهاني بن عروة قتلا
وقد خذلتنا شيعتنا فمن كان منكم يصبر على ضرب السيوف
وطعن الرماح فليأت معنا والا فلينصرف من موضعه
هذا. فليس عليه من ذمامي شيء" فسكتوا جميعا
وجعلوا يتفرقون يمينا وشمالا حتى لم يبق عنده الا
اهل بيته ومواليه وهم نيف وسبعون رجلا
وهم الذين خرجوا معه من مكة" وانما جعل ذلك لانه
علم ان الناس لا يتبعونه الا انهم يظنون ان العراق له
وفي قبضته فكره ان يسيروا معه الا وهم يعلمون
على ما يقدمون

(ابو مخنف ص ٤٣)

(مقام زبالہ پر عوام سے خطاب)

(امام حسین علیہ السلام) جس دیہات کی طرف سے گذرتے تھے لوگوں کی
ایک کثیر جماعت آپ کے ساتھ ہو جاتی تھی، یہاں تک کہ آپ مقام زبالہ پر پہنچے
اور وہیں اتر پڑے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد وثنا کی، حضرت نبیؐ کا
ذکر کیا۔ آپؐ پر درود بھیجا، پھر باآواز بلند ارشاد فرمایا "اے لوگو میں نے تم
سب کو اپنے ساتھ اس خیال سے جمع ہونے دیا تھا کہ عراق میرے قبضہ میں
ہے۔ لیکن میرے پاس صحیح خبر آئی ہے کہ مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید کر دیے
گئے اور ہمارے بلانے والوں نے ہم کو چھوڑ دیا۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی شمشیر
زنی اور نیزہ بازی پر صبر کر سکے وہ میرے ساتھ چلے ورنہ اسی جگہ سے واپس چلا
جائے۔ اس شخص پر میری کوئی ذمہ داری نہیں" (یہ سن کر) سب کے سب خاموش
ہو گئے اور داہنے بائیں چھٹنے لگے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ صرف آپ کے
اہل بیت اور آپ کے رشتہ دار رہ گئے جن کی تعداد صرف ۷۰ تھی جو کہ سے
آپ کے ساتھ چلے تھے۔ (امام حسینؑ نے اس لئے اعلان فرمایا کہ آپ سمجھتے
تھے کہ لوگ آپ کے ساتھ صرف اس خیال سے جمع ہو گئے تھے کہ عراق آپ کے قبضہ
میں ہے۔ آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ لوگ لاعلمی میں آپ کے ساتھ جائیں
بلکہ وہ جان لیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور کیا واقعات پیش
آنے والے ہیں)

(ابو مخنف ص ۴۳)

۱۳

ولم یزل الحر موافقا للحسین حتی حضرت
الصلوٰۃ فصلی الحسینؑ بالفریقین ثم قام
الحسینؑ فی ازار ونعلین فحمد اللہ واثنی
علیہ وذکر جدہ فصلی علیہ ثم قال "ایھا
الناس معذرۃ الی اللہ والیکم انی لم اتکم
حتی اتتنی کتبکم ان اقدم علینا لک مالنا
وعلیک ما علینا لیس لنا امام سواک فان
کنتم لقدومی کارھین رجعت عنکم الی ما
شئت من الارض"

(ابومخنف ص ۴۴)

۱۳

(مقام ذی حسم پر لشکر حر سے خطاب)

حر بن یزید ریاحی، امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب اور لشکر حر دونوں کو نماز پڑھائی۔ پھر ازار و نعلین پہنے ہوئے کھڑے ہوئے، خدا کی حمد و ثنا کی، اپنے نانا محمد مصطفےٰ صلعم کا ذکر کیا، ان پر درود بھیجا پھر فرمایا "اے لوگو! میں خدا سے اور تم لوگوں سے عذر خواہ ہوں۔ میں اس وقت تک تمہارے پاس نہیں آیا جب تک تمہارے مسلسل خطوط میرے پاس نہ آئے، (تم نے لکھا) جلد آئیے۔ آپ کا نفع ہمارا نفع اور آپ کا نقصان ہمارا نقصان ہے۔ سوائے آپ کے ہمارا کوئی امام نہیں۔ تو اب اگر میرا آنا تمہیں ناپسند ہے تو میں تم لوگوں کی طرف سے پلٹ کر اس لمبی چوڑی زمین پر جہاں کہیں چاہوں گا چلا جاؤں گا"

(ابو مخنف ص ۴۴)

(۱۴)

أيها الناس ان رسول الله ص قال "من رأى سلطاناً جائراً مستحلاً يحرم الله ناكثاً عهده مخالف السنة رسول الله يعمل في عباد الله بالاثم والعدوان فلم يغير عليه بفعل ولا قول كان حقا على الله ان يدخل مدخله الا وان هؤلاء قد لزموا طاعة الشيطان وتولوا عن طاعة الرحمن واظهروا الفساد وعطلوا الحدود واستأثروا بالفئ واحلوا حرام الله وحرموا حلاله وانی احق بهذا الامر لقرابتی من رسول الله، وقد اتتنی کتبکم وقدمت علی رسلکم ببیعتکم انکم

(۱۴)

(مقام بیضہ پر امام کا ایک خطبہ)

امام حسینؑ نے لشکر حر سے خطاب فرمایا:۔

"اے لوگو! رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے" جو کوئی ایسے بادشاہ کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے، خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہے، عہد الٰہی کو توڑتا ہے، سنت نبویؐ کی مخالفت کرتا ہے، خدا کے بندوں پر گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے اور (یہ دیکھ کر) اس کی نہ اپنے فعل سے مخالفت کرے نہ اپنے قول سے تو یقیناً خدا اس کو وہیں بھیجے گا (جہنم میں) جہاں اس کا ٹھکانا ہے۔" دیکھو ان لوگوں (بنی امیہ) نے شیطان کی پیروی کی ہے۔ اور اطاعت رحمٰن سے انحراف کیا ہے۔ فتنہ و فساد کو پھیلا رکھا ہے حدود الٰہی معطل کر دیئے ہیں۔ خراج سلطنت پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اور میں رسول اللہؐ کے ساتھ قرابت قریبہ کی وجہ سے ان لوگوں سے زیادہ اس چیز (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا حقدار ہوں۔ میرے پاس تمھارے بے شمار

لاتسلمونی ولاتخذ لونی فان وفیتم لی ببیعتکم فقد اصبتم
حظکم ورشدکم وانا الحسینؑ بن علیؑ ابن فاطمۃؑ
بنت رسول اللہ صلعم ونفسی مع انفسکم وولدی مع
اھالیکم واولادکم ولکم بی اسوۃ۔ وان لم تفعلوا ونقضتم
عھدی وخلعتم بیعتی فلعمری ماھی منکر بنکر لقد فعلتموھا
بابی واخی وابن عمی مسلم بن عقیل والمغرور ما اغتربکم
فحظکم اخطاتم ونصیبکم ضیعتم ومن نکث فانما
ینکث علی نفسہ وسیغنی اللہ عنکم"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۵)

خطوط آئے۔ تمھارے قاصد پیام بیعت لے کر پہونچے کہ نہ تم
مجھے تنہا چھوڑوگے اور نہ مجھ سے بے وفائی کروگے۔ تو
اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہے اور وفاداری کا ثبوت دیا تو تم
راہ ہدایت پر ہو۔ میں حسینؑ ابن علیؑ رسول اللہؐ کی صاحبزادی کا
فرزند ہوں۔ میری جان تمھاری جانوں کے ساتھ ہے۔ اور
میرے بچے تمھارے بال بچوں کے ساتھ ہیں۔ میں تمھارے لئے
نمونہ ہدایت ہوں۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو اور مجھ سے جو عہد و
پیمان کیا ہے اسے توڑ دو اور میری بیعت سے انکار کردو
تو میری عمر کی قسم تم سے یہ امر بعید نہیں۔ تم میرے پدر بزرگوار
میرے بھائی، اور میرے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل کے ساتھ
ایسا ہی کر چکے ہو۔ جس نے تم پر بھروسہ کیا اس نے دھوکہ
کھایا۔ لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی نقصان کیا اور اپنے ہی
نصیب کو ضائع کیا۔ جس نے بدعہدی کی اس نے خود
اپنے خلاف بدعہدی کی۔ خدا عنقریب مجھ کو تم سے بے نیاز
کردے گا"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۵)

۱۵

فقام الحسینؑ خطیبا فی اصحابه فحمد الله واثنی
علیه وذکر جده فصلی علیه ثم قال "انه قد نزل
بنا من الامر ما قد ترون وان الدنیا قد
تغیرت وتنکرت وادبر معروفها واستمرت
حذاء ولم تبق منها الا صبابة کصبابة الاناء
وخسیس عیش کالمرعی الوبیل الا ترون الی
الحق لا یعمل به والی الباطل لا یتناهی عنه
لیرغب المومن فی لقاء ربه محقا فانی لا اری
الموت الا سعادة والحیاة مع الظالمین الا برما"
فقام زهیر بن القین وقال "قد سمعنا هداک
الله یا بن رسول الله مقالتک ولو کانت الدنیا
لنا باقیه وکنا فیها مخلدین لآثرنا النهوض
معک علی الاقامة"

(لهوف ص۳۲ بحار جلد ۱۰ ص۱۸۸)

۱۵

(اصحاب سے خطاب)

امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب کو مخاطب
کیا، خدا کی حمد وثنا کی، اپنے نانا رسول اللہؐ کا ذکر کیا، ان پر
درود بھیجا، پھر ارشاد فرمایا "معاملات نے میرے ساتھ جو
صورت اختیار کرلی ہے اسے تم دیکھ رہے ہو۔ دنیا نے اپنا رنگ
بدل دیا اور ناموافق ہوگئی۔ اس کی بھلائیوں نے منہ پھیر لیا اور
نیکیاں ختم ہوگئیں۔ اب اس دنیا سے اتنا ہی بچا جتنا برتن میں
تلچھٹ اور (اس دنیا میں) زندگی اتنی ہی ذلیل وحقیر ہوگئی جیسے نہ ہضم
ہونے والا چارہ۔ کیا تم حق کو نہیں دیکھتے کہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا
اور باطل کو نہیں دیکھتے کہ اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ اب مومن کو چاہیئے کہ خدا
سے ملاقات کی خواہش کرے۔ میں تو ایسی موت کو سعادت سمجھتا ہوں اور ان
ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا عذاب جان خیال کرتا ہوں" یہ سن کر حضرت زہیر
بن قین کھڑے ہوئے اور عرض کیا "فرزند رسولؐ۔ خدا آپ کی مدد کرے
ہم نے آپ کی تقریر سنی۔ بخدا اگر دنیا ہمارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہو
اور ہم ہمیشہ اس میں رہنے والے ہوں جب بھی ہم آپ کے ساتھ سفر کرنے کو
(اور آپ کی مدد ونصرت کو) اس دنیا کے قیام پر ترجیح دیں گے۔"

(لہوف ص۳۲ بحار جلد ۱۰ ص۱۸۸)

وساروا جميعا الیٰ ان اتوا ارض كربلا فوقفت فرس الحسين فنزل عنها وركب اخرى فلم تنبعث خطوة واحدة ولم يزل يركب فرسا بعد فرس حتى ركب سبعة افراس وهن على هذ الحال فلما راى ذلك قال "يا قوم ما اسم هذه الارض؟" قالوا "ارض الغاضريه" قال "فهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "تسمى نينوى" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "شاطی الفرات" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "تسمى كربلاء" فعند ذلك تنفس الصعداء وقال "ارض كرب وبلا" ثم قال "انزلوا ههنا مناخ ركابنا ههنا تسفك دماءنا ههنا والله تهتك حريمنا، ههنا والله تقتل رجالنا. ههنا والله تذبح اطفالنا ههنا والله تزار قبورنا وبهذه التربة وعدنی جدی رسول الله (صلى الله عليه وسلم) ولا خلف لقوله (ص)"

(ابو مخنف صـ ۴۹)

(زمین کربلا پر پہونچ کر)

امام حسینؑ اور آپ کے ساتھی آگے بڑھے یہاں تک کہ زمین کربلا پر پہونچے (یہاں پہونچ کر) امام حسینؑ کا گھوڑا رک گیا۔ آپ اس گھوڑے سے اترے اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے لیکن وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا۔ آپ برابر مختلف گھوڑوں پر سوار ہوتے رہے یہاں تک کہ سات گھوڑوں پر بیٹھے مگر سب کا وہی حال رہا (اور ایک بھی آگے نہ بڑھا) جب امام نے یہ دیکھا تو فرمایا "اے لوگو! اس زمین کا کیا نام ہے؟" سب نے کہا "زمین غاضریہ" پوچھا "کیا اس کے علاوہ کوئی دوسرا نام بھی ہے" کہا "نینوی بھی کہا جاتا ہے" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا کوئی نام ہے" کہا "شاطئ فرات" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا اور بھی کوئی نام ہے؟" لوگوں نے جواب دیا "اس کو کربلا بھی کہتے ہیں" یہ سن کر آپ نے ایک لمبی سانس لی اور فرمایا "ہاں یہ رنج و غم کی زمین ہے" پھر فرمایا "تم سب اتر پڑو۔ یہیں ہمارے ناقے بٹھلائے جائیں گے، یہیں ہمارا خون بہایا جائے گا۔ بخدا یہیں ہمارے اہل حرم کی بیحرمتی کی جائے گی بخدا یہیں ہمارے مرد شہید کئے جائیں گے، بخدا یہیں ہمارے بچے ذبح کر دیئے جائیں گے، بخدا یہیں ہمارے قبروں کی زیارت کی جائے گی اور اسی زمین کے متعلق میرے نانا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تھا اور میرے نانا رسول اللہ صلعم کا قول کبھی غلط نہیں ہو سکتا"

(ابو مخنف صـ ۴۹)

۱۷

"انتم من بیعتی فی حل فالحقوا بعشائرکم وموالیکم" وقال

لاهل بیته "قد جعلتکم فی حل من مفارقتی فانکم

لا تطیقونهم لتضاعف اعدادهم وقواهم وما المقصود

غیری فدعونی والقوم فان اللہ عزوجل یعیننی

ولا یخلینی من حسن نظرہ کعادتہ فی اسلافنا الطیبین"

فاما عسکرہ ففارقوہ واما اهلہ والادنون من

اقربائہ فابوا وقالوا "لا نفارقک ویحل بنا مایحل بک

ویحزننا مایحزنک ویصیبنا ما یصیبک وانا اقرب

مایکون الی اللہ اذا کنا معک" فقال لهم "فان کنتم

قد وطنتم انفسکم علی ما قد وطنت نفسی علیہ فاعلموا

ان اللہ یهب المنازل الشریفۃ لعبادہ لصبرهم باحتمال

المکارہ وان اللہ وان کان خصنی مع من مضی

من اهلی الذین انا اخرهم لقاء فی الدنیا من المکرمات

بما سهل معها علی احتمال المکروهات فان لکم شطر ذلک

من کرامات اللہ واعلموا ان الدنیا حلوها ومرها

۱۷

(اپنے لشکر اور اپنے اہل بیت کے سامنے آپ کا ایک خطبہ)

پہلے ساتھیوں سے فرمایا :-

"تم سب میری بیعت سے آزاد ہو (تم کو اجازت ہے) لہذا اپنے اپنے

قبیلوں اور رشتہ داروں کے پاس چلے جاؤ" پھر اپنے اہل بیت سے

فرمایا "میں تم کو بھی اجازت دیتا ہوں کہ مجھ کو چھوڑ دو اور چلے جاؤ کیونکہ

تم دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کی تعداد اور قوت بہت زیادہ

ہے۔ اور یہ صرف مجھے چاہتے ہیں۔ میرے اور اس قوم کے معاملہ کو

چھوڑ دو یقیناً خدا میری مدد کرے گا اور اپنی نظر عنایت سے مجھے

محروم نہ رکھے گا جیسا کہ وہ ہمارے پاک و پاکیزہ اسلاف کے ساتھ

کرتا رہا ہے" یہ سن کر آپ کا لشکر تو آپ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا لیکن

آپ کے اہل بیت اور قریبی رشتہ داروں نے انکار کر دیا اور کہا

"ہم آپ کو ہرگز تنہا نہ چھوڑیں گے جو آپ پر گذرے گی وہ ہم پر

گذرے گی جو آفت آپ پر آئے گی وہ ہم پر آئے گی، جو مصیبت

آپ پر پڑے گی وہ ہم پر پڑے گی۔ ہم خدا سے اسی وقت

قریب ہو سکتے ہیں جب آپ کے ساتھ رہیں" امام نے فرمایا

"اگر تم نے بھی اپنے نفوس کو اس چیز کے لئے آمادہ کر لیا ہے

حلم والانتباہ فی الآخرۃ والفائز من فاز فیھا و
الشقی من یشقی فیھا اولا احدثکم باول امرنا وامر
معاشر اولیائنا محبینا والمعتصمین بنا لیسھل
علیکم احتمال ما انتم لہ معرضون" قالوا "بلی یا
بن رسول اللہ" قال "ان اللہ لما خلق آدم و
استواہ وعلمہ اسماء کل شیء وعرضھم علی الملائکۃ
جعل محمدًا وعلیا وفاطمۃ والحسن والحسین
اشباحًا خمسۃ فی ظہر آدم وکانت انوارھم تضئ
فی الآفاق من السماوات والحجب والجنان والکرسی
والعرش فامر الملائکۃ بالسجود لآدم تعظیما لہ

جس کے لئے میں اپنے کو آمادہ کر چکا ہوں۔ تو یقین کر لو کہ خداوند
عالم اپنے بندوں کو بلند مراتب اسی وقت عنایت فرماتا ہے
جب وہ مصیبتوں کو برداشت کریں اور صبر کریں۔ خدا نے دنیا
میں مصائب کے برداشت کرنے پر جو مدارج اور مراتب میرے
بزرگوں کے لئے جو گزر چکے ہیں اور میں جن کی آخری فرد ہوں
مخصوص کر رکھا ہے، خدا کے ان عطا کردہ مدارج میں تمہارا
بھی حصہ ہے۔ یہ بھی جان لو کہ دنیا کی ہر شیریں اور تلخ چیز خواب
ہی خواب ہے۔ اس خواب سے بیداری آخرت میں ہوگی۔ جو
آخرت میں کامیاب ہوا وہی کامیاب ہے۔ اور جو آخرت میں
بدبخت رہا وہی بدبخت ہے۔ اے میرے چاہنے والو میرے
دوستو، میرا ساتھ دینے والو کیا میں تم سے اپنی اور تمہاری پہلی
چیز کو نہ بیان کردوں تاکہ آنے والے مصائب کا برداشت کرنا
تمہارے لئے آسان ہو جائے"، سب نے کہا "ہاں اے
فرزند رسولؐ (آپ ضرور بیان فرمائیں) آپ نے فرمایا۔
"جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اور انھیں قوت دی اور ان کو
ہر چیز کے نام بتائے اور انھیں ملائکہ کے سامنے پیش کیا تو
محمد (صلعم) علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ ان پانچ صورتوں کو آدم

ان قد فضل بان جعل وعاء لتلک الاشباح
التی قد عم انوارها الآفاق. فسجدوا الا ابلیس
ابی ان یتواضع لجلال عظمة اللہ وان یتواضع
لانوارنا اهل البیت وقد تواضعت لها الملائکة
کلها واستکبر وارتفع وکان بابائه ذلک وما
تکبرہ من الکافرین"

(بلاغة الحسین ص۱۲۶)

کی پشت میں ودیعت فرمایا۔ ان (پانچ ذوات) کے نور سے
تمام دنیا، آسمان، حجابہائے آسمان، جنتیں، کرسی، عرش
سب روشن تھے۔ پھر خدا نے آدم کی عزت کو بڑھانے
کے لئے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو سجدہ کریں۔
اور خدا نے آدمؑ کو اس لئے فضیلت دی کہ
ان کو ان (پانچ) صورتوں کا امانت دار
بنایا تھا جن کے انوار سے تمام دنیا
روشن تھی۔ تمام فرشتوں نے
سجدہ کیا مگر ابلیس نے عظمت
خداوندی اور ہم اہل بیت
کے سامنے سر جھکانے
سے انکار کر دیا۔
حالانکہ تمام فرشتوں نے سر جھکایا۔ ابلیس نے تکبر کیا اور اپنے
کو بڑا سمجھا اور اپنے انکار و تکبر کی وجہ سے کافرین میں سے ہو گیا"

(بلاغة الحسین ص۱۲۶)

۱۰۸

ثم نادی باعلی صوتہ "یا اھل العراق ایھا الناس اسمعوا قولی ولا تعجلوا حتی اعظکم بما یحق لکم علی وحتی اعذر الیکم فان اعطیتمونی النصف کنتم بذلک اسعد وان لم تعطونی النصف من انفسکم فاجمعوا رایکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون ان ولی اللہ الذی انزل الکتاب وھو یتولی الصالحین"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰)

۱۰۹

(اہل عراق کو ایک تنبیہ)

امام حسین علیہ السلام نے بہ آواز بلند ارشاد فرمایا "اے عراق والو! اے لوگو! میری باتیں سنو، جلدی نہ کرو تاکہ میں تم کو نصیحت کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوجاؤں اور تمہارے سامنے عذر پیش کردوں۔ اگر تم نے میرے حق میں انصاف کیا تو اس میں تمہاری بھلائی ہے اور اگر تم انصاف نہیں کرتے تو پھر تم سب ایک رائے ہوجاؤ (اور سوچو) تاکہ تمہارا معاملہ تمہارے اوپر پوشیدہ نہ رہ جائے پھر میری طرف چلے آؤ اور انتظار نہ کرو۔ بے شک میرا والی اور مددگار خدا ہے۔ جس نے کتاب (قرآن) نازل فرمایا اور خدا ہی نیکوکاروں کا مددگار ہے"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰)

١٩

جمع ولده واخوته واهل بيته ثم نظر اليهم فبكى ساعة
ثم قال "اللهم انا عترة نبيك محمد وقد ازعجنا وطردنا
واخرجنا عن حرم جدنا وتعدت بنو امية علينا
اللهم فخذ لنا بحقنا وانصرنا على القوم الكافرين"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۹)

١٩

(اولاد بھائی اور اہل بیت کو دیکھ کر امام کا گریہ)

امام حسین علیہ السلام نے اپنی اولاد، اپنے بھائیوں اور اپنے اہل بیت کو اکٹھا کیا اور ان کو دیکھ کر کچھ دیر روتے رہے پھر فرمایا "خدایا ہم تیرے نبی حضرت محمد صلعم کی عترت ہیں، ہم ستائے گئے، وطن سے نکالے گئے، اور اپنے نانا کے روضہ سے باہر کر دیئے گئے، ہم پر بنی امیہ نے زیادتی کی۔ خدایا ہمارے حق کا واسطہ ہماری خبر لے اور ان کافرین کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۹)

۲۰

فجمع الحسین اصحابه وقال "اثنی علی الله احسن الثنا
واحمده علی الشدة والرخاء. معاشر المومنین لست اعلم
اصحابا اصبر منکم ولا اهل بیت اوفی وافضل من
اهل بیتی فجزاکم الله عنی احسن الجزاء وانی اظن ان
اخر ایامی هذه مع هولاء القوم الظالمین وقد
ابحتکم فما فی رقابکم منی ذمام وحرج وهذا
اللیل قد انسدل علیکم فلیاخذ کل رجل منکم بید
رجل من اهل بیتی وتفرقوا فی البیداء عمیا فی
شمائلا عسی ان یفرج الله عنا وعنکم فان القوم
یطلبونی دونکم" فقال له اخوته وبنواخیه
وموالیه وبنوا عبدالله بن جعفر لم نفعل
ذلک یاسیدنا ولا اراتا الله فیک سوء
ولامکروها

(لهوف ص ۳۹ ابو مخنف ص ۶۳)

۲۰

(اصحاب کے سامنے امام کی تقریر)

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا "میں خدا
کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو بہترین تعریف ہے اور اس کی حمد کرتا ہوں
ہر تکلیف اور آرام میں. اے گروہ مومنین! میں نہیں جانتا کہ دنیا
میں کسی کے اصحاب تم سے زیادہ شاکر و صابر ہوں گے. اور کسی کے
اہل بیت میرے اہل بیت سے زیادہ وفادار اور افضل ہوں گے
خدا میری طرف سے تم کو جزائے خیر دے. میرا خیال ہے کہ اس ظالم لشکر
(یزید) کے ساتھ میرا یہ آخری دن ہے میں تم کو (یہاں سے چلے جانے
کی) اجازت دیتا ہوں اور اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے ہٹا لیتا ہوں. پردہ شب حائل ہے. تم کو چاہیئے کہ تم میں کا ایک ایک مرد
میرے اہل بیت کے ایک ایک مرد کا ہاتھ پکڑے اور اس صحرا میں
داہنے بائیں منتشر ہو جائے. امید ہے خدا ہم سے اور تم سے مصیبتوں
کو دور کر دے. یہ لشکر (یزید) صرف مجھے چاہتا ہے ان کو تم سے
کوئی تعلق نہیں" یہ سن کر آپ کے بھائیوں، بھتیجوں، رشتہ داروں اور
حضرت عبداللہ بن جعفر کے صاحبزادوں نے کہا "اے ہمارے سردار ہم ایسا
ہرگز نہیں کر سکتے (ہم آپ کو تنہا ہرگز نہیں چھوڑ سکتے) خدا ہم کو وہ دن
نہ دکھائے کہ (ہماری زندگی میں) آپ پر کوئی آفت یا مصیبت آئے

(لہوف ص ۳۹ ابو مخنف ص ۶۲)

(۲۱)

یا قوم اعلموا اخرجتم معی بعلمکم انی اقدم علی قوم بایعونا بالسنتھم وقلوبھم وقد انعکس العلم فی استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللّٰہ والآن لم یکن لھم مقصد الا قتلی وقتل من یجاھد بین یدی وسبی حریمی بعد سلبھم واخشی انکم ما تعلمون وتستحیون والخدع عندنا اھل البیت محرم فمن کرہ منکم ذلک فلینصرف فاللیل ستیر والسبیل غیر خطیر والوقت لیس بھجیر ومن اسانا بنفسہ کان معنا فی الجنان نجیا من غضب الرحمٰن وقد قال جدی رسول اللّٰہ (صلعم) "ولدی حسین یقتل بطف کربلا غریبا وحیدا عطشانا فمن نصرہ فقد نصرنی ونصر ولدہ القائم ولو نصرنا بلسانہ فھو فی حزبنا یوم القیامۃ"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۴) ⑤

(۲۱) (ساتھیوں کے سامنے تقریر)

"اے لوگو! سمجھ لو! تم میرے ساتھ یہ خیال کر کے چلے تھے کہ میں اس قوم کی طرف جا رہا ہوں جس نے اپنی زبانوں اور اپنے دلوں سے میری بیعت کر لی ہے۔ لیکن مجھے اس کے خلاف معلوم ہوا۔ میرے بلانے والوں پر شیطان غالب آیا جس نے ان کو خدا کی یاد سے غافل بنا دیا۔ اب ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ مجھ کو اور میرے ساتھ رہ کر جہاد میں شریک ہونے والوں کو شہید کر دیں اور میرے اہل حرم کا سامان لوٹ کر ان کو قید کر لیں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لاعلمی اور شرم و مروت میں نہ پڑے رہو۔ دھوکہ بازی اور فریب دہی ہم اہل بیت کے نزدیک حرام ہے۔ تو (تم میں سے) جو آنے والی باتوں کو ناپسند کرے وہ (یہاں سے) واپس چلا جائے، پردہ شب حائل ہے، راستہ خطرناک نہیں، اور وقت بھی ابھی نہیں گیا ہے اور جو اپنی جان خطرہ میں ڈال کر ہماری مدد کرے گا وہ یقینا ہمارے ساتھ جنت میں ہو گا اور عذاب الٰہی سے بری ہو گا۔ میرے نانا رسول اللہ ؐ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ "میرا فرزند حسینؑ زمین کربلا پر حالت مسافرت میں تنہا اور پیاسا شہید کر دیا جائے گا۔ جس نے حسین کی مدد کی اس نے میری مدد کی، اور حسینؑ کے فرزند (امام آخر الزمان) حضرت مہدی قائم کی مدد کی۔ اور اگر کسی نے صرف زبان ہی سے مدد کی تو روز قیامت وہ ہمارے گروہ میں ہو گا"، (بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۴)

(٢٢)

فبات الامام تلک اللیلة فلما اصبح نظر الی القوم واذاھم
تدزحفوا الیہ، فدعا براحلتہ فرکبھا واقبل علی القوم
ونادی با علی صوتہ "ایھا الناس انصتوا الی" فانصتوا
فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر النبی فصلی علیہ ثم قال "ایھا
الناس انسبونی من انا ثم راجعوا انفسکم ھل یحل لکم قتلی
وانا ابن بنت نبیکم وابن وصیہ واول المومنین والمصدق
باللہ ورسولہ وبما جاء بہ من عند اللہ۔ الیس
حمزة سید الشھداء عم ابی۔ اولیس جعفر الطیار فی الجنة
عمی او ما بلغکم قول جدی لی ولاخی الحسن۔ "ھذان س

(٢٢)

(کوفیوں سے خطاب)

امام حسین علیہ السلام نے (عاشورہ کی) تمام رات (عبادت الٰہی میں) گذاری۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ لشکر (یزید) آمادہ جنگ ہے۔ آپ نے سواری طلب فرمائی، سواری پر بیٹھے دشمنوں کی طرف آئے، اور بہ آواز بلند فرمایا "لوگو! خاموش ہو جاؤ۔ سب کے سب خاموش ہو گئے۔ آپ نے خدا کی حمد وثنا کی، حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا ان پر درود بھیجا پھر فرمایا۔ لوگو! میرے نسب اور خاندان کو دیکھو کہ میں کون ہوں۔ پھر خود سوچو کہ تمہارا مجھ کو قتل کرنا کسی طرح بھی جائز ہو سکتا ہے جب کہ میں تمہارے نبیؐ کی صاحبزادی کا فرزند ہوں۔ اور تمہارے نبیؐ کے وصی کا پسر ہوں جو خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والے اور خدا اس کے نبیؐ، اور خدا کے یہاں سے ان کی لائی ہوئی باتوں کے تصدیق کرنے والے تھے۔ کیا حمزہؓ سید الشہداء میرے پدر بزرگوار کے چچا نہیں؟ کیا جعفر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں میرے چچا نہیں، کیا تم نے

شباب اهل الجنة" وقال "انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله
وعترتی اهل بیتی" فان صدقتمونی وهو الحق والا
فاسئلوا جابر بن عبد الله الانصاری وابا سعید
الخدری وسهل بن سعد الساعدی وزید بن
ارقم وانس بن مالک فانهم سمعوا ذلک من
جدی رسول الله (ص) لی ولاخی۔ اما فی هذا
حاجز لکم عن سفک دمی

(ابو مخنف ص۵۴ بحار جلد ۱۰ ص۱۹۳)

میرے نانا (رسول اللہ صلعم) کی حدیث نہیں سنی جو آپ نے
میرے اور میرے بھائی امام حسنؑ کے متعلق فرمائی تھی کہ "یہ دونوں
(حسنؑ اور حسینؑ) جوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں" اور یہ بھی فرمایا تھا کہ
"میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک کتاب خدا دوسرے
میری عترت اور اہل بیت"، تو اگر تم میری باتوں کی تصدیق کرتے ہو تو
حق ہے۔ ورنہ پوچھ لو جابر بن عبد اللہ انصاری سے، ابو سعید خدری
سے، سہل بن سعد ساعدی سے، زید بن ارقم سے، انس بن مالک سے
ان سب نے سنا ہے کہ رسول اللہ (صلعم) نے (یہ حدیثیں) میرے
اور میرے بھائی کے متعلق فرمائی ہیں۔ تو کیا ان حدیثوں میں کوئی
بھی ایسی بات نہیں جو تم کو میرا خون بہانے سے روک سکے؟"

(ابو مخنف ص۵۴، بحار جلد ۱۰ ص۱۹۳)

(۲۳)

وبات تلک اللیلة فلما اصبح اذن واقام وصلی
باصحابه فلما فرغ استدعی بدرع جده رسول
اللہ (ص) وتعمم بعمامته السحاب وتقلد بسیف
ابیه ذی الفقار ونزل الی القوم وقال "ایها
الناس اعلموا ان الدنیا دار فناء وزوال متغیرة
باهلها من حال الی حال، معاشر الناس عرفتم
شرائع الاسلام وقرأتم القرآن وعلمتم ان محمدا
(ص) رسول الملک الدیان ووثبتم علی قتل
ولده ظلما وعدوانا، معاشر الناس اماترون
الی ماء الفرات یموج کانه بطون الحیتان یشربه
الیهود والنصاریٰ والکلاب والخنازیر وآل
رسول اللہ یموتون عطشا"

(ابو مخنف صـ۶)

(۲۳)

(لشکرِ یزید کے سامنے ایک تقریر)

امام حسینؑ نے (عاشورہ کی ہولناک) شب (خدا کی عبادت میں) ختم کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اَذان دی، اقامت کہی۔ اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد اپنے نانا رسول اللہ صلعم کی زرہ منگوائی۔ رسول اللہ صلعم کا عمامہ سحاب اپنے سر مبارک پر رکھا، اپنے پدر بزرگوار (حضرت علی) کی تلوار ذوالفقار کمر میں لٹکائی اور لشکر یزید کے پاس آکر فرمایا "لوگو! یقین کر لو کہ دنیا فنا اور زوال کا گھر ہے۔ یہ دنیا والوں کے حالات کو الٹتی پلٹتی رہتی ہے۔ لوگو! تم ارکان اسلام سے واقف ہو تم نے قرآن پڑھا ہے۔ تم جانتے ہو کہ حضرت محمد صلعم بادشاہ حقیقی کے رسول ہیں۔ (ان باتوں کو جانتے ہوئے بھی) تم انھیں کے فرزند کو ظلم و ستم کے ساتھ قتل کرنا چاہتے ہو۔ اے لوگو! کیا تم دریائے فرات کے پانی کو نہیں دیکھتے جو موجیں مار رہا ہے اور سانپ کے پیٹ کی طرح چمک رہا ہے۔ جس کو یہودی، عیسائی، کتے اور سور تک پیتے ہیں۔ لیکن خدا کے رسول کی آل پیاس سے مر رہی ہے۔ (اور تم نے ان پر پانی بند کر دیا ہے)

(ابو مخنف صـ۶)

(۲۴)

حمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال " ان اللہ قد اذن فی قتلکم و قتلی ھذا الیوم فعلیکم بالصبر والقتال "

○

قال لھم " صبرا بنی الکرام فما الموت الا قنطرۃ تعبر بکم عن البوس والضراء الی الجنان الواسعۃ و النعیم الدائمۃ فایکم یکرہ ان ینتقل من سجن الی قصر وما ھولاء اعدائکم الا کمن ینتقل من قصر الی سجن وعذاب۔ ان ابی حدثنی عن رسول اللہ (ص) ان الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر و الموت جسر ھولاء الی جنانھم وجسر ھولاء الی جحیمھم ما کذبت ولا کذبت "

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰)

(۲۴)

(روز عاشورہ اصحاب و اہل بیت سے ارشاد گرامی)

امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو مخاطب فرمایا) خدا کی حمد وثنا کی۔ پھر ارشاد فرمایا " خداوند عالم نے جہاد کی اجازت دی ہے۔ آج کے دن وہ تمہاری شہادت اور میری شہادت سے راضی ہے۔ صبر کرو اور جہاد میں مشغول ہو جاؤ۔"

امام نے اپنے اصحاب سے فرمایا " اے شریفوں اور غیرت داروں کی اولاد! صبر کرو موت ایک پل ہے جس پر سے تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلتے ہوئے گذر کر تم وسیع جنتوں اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں تک پہونچ جاؤ گے۔ تم میں کون ہے جو ایک قید خانہ سے ایک قصر کی طرف جانا پسند نہ کرے۔ تمہارے دشمنوں کی مثال اس شخص کی ہے جو قصر سے قید خانہ اور عذاب کی طرف جائے، میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اور موت مومن کے لئے جنت میں جانے کا اور کافر کے لئے جہنم میں جانے کا پل ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹)

قال "ویلکم ماعلیکم ان تنصتوا الی فتسمعوا قولی فقد ملئت بطونکم
من الحرام" فتلاوم اصحاب عمر بن سعد بینهم فقالوا "انصتوا
له" فقال علیه السلام "تبا لکم ایها الجماعة وترحا افحین
استصرختمونا والهین متحیرین فاصرختکم مودین منتعلین
سللتم علینا سیفا فی رقابنا وحششتم علینا نار الفتن
جناها عدوکم وعدونا فاصبحتم البا علی اولیائکم و
یدا علیهم لاعدائکم بغیر عدل افشوه فیکم ولا امل اصبح
لکم فیهم الا الحرام من الدنیا انالوکم وخسیس عیش
طعمتکم فیه من غیر حدث کان منا ولا رای تغیل لنا
فهلا لکم الویلات اذ کرهتمونا وترکتمونا تجهزتموها
والسیف لم یشهر والجاش طامن والرای لم یستنصی
ولکن اسرعتم علینا کطیرة الذباب وتداعیتم الیها
کتداعی الفراش فقبحا لکم فانما انتم من طواغیت الامة
وشذاذ الاحزاب ونبذة الکتاب ونفثة الشیطان و
عصبة الاثام ومحرفی الکتاب ومطفئ السنن وقتلة
اولاد الانبیاء ومبیری عترة الاوصیاء وملحق العهار

(کوفیوں کی مذمت اور ان کی غداری کا انکشاف)

(امام حسین علیہ السلام نے کوفیوں کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا
"تمہارا برا ہو، تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم خاموش ہو جاؤ، اور میری
باتیں سنو، یقیناً تمہارے شکم مال حرام سے بھر چکے ہیں" یہ سن کر عمر
ابن سعد کے لشکر والے ایک دوسرے کی ملامت کرنے لگے اور بولے
خاموش ہو جاؤ اور ان (حسینؑ) کی باتیں سنو" امام حسین نے ارشاد
فرمایا "اے لوگو! ہلاکت و بربادی ہو تمہارے لئے، تم نے ہی
حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی، اور جب ہم تیار ہو کر دوڑتے
ہوئے تمہاری فریاد کو پہونچے تو تم نے تلواروں کو ہماری ہی
گردنوں پر کھینچ لیا اور وہ آگ جو اپنے اور ہمارے دشمن کے لئے
بھڑکائی تھی اسے ہمارے ہی لئے بھڑکا دی اور اب تم اپنے دوستوں
کے دشمن ہو گئے اور اپنے دشمنوں کے ہاتھ بن گئے۔ حالانکہ دشمنوں
نے نہ تو تمہارے ساتھ کوئی انصاف کیا اور نہ تم کو ان سے کوئی فائدہ
پہونچا سوائے اس کے کہ دنیا کی حرام چیزیں تم نے ان سے حاصل
کیں اور ذلیل اور بدترین عیش و آرام کی ان سے لالچ کی حالانکہ
نہ تو ہم سے کوئی بات تمہارے خلاف ظاہر ہوئی، اور نہ ہمارے

بالنسب ومؤذی المومنین وصراخ ائمة المستهزئين الذين جعلوا
القرآن عضين وانتم ابن حرب واشياعه تعتمدون وايانا تخاذلون
اجل والله الخذل فيكم معروف وشجت عليه عروقكم وتوارثته
اصولكم وفروعكم وتثبتت عليه قلوبكم وغشيت صدوركم
فكنتم اخبث شئ سنخا للناصب واكلة للغاصب. الا
لعنة الله على الناكثين الذين ينقضون الايمان بعد توكيدها
وقد جعلتم الله عليكم كفيلا فانتم والله هم الا ان الدعی ابن الدعی
قد ركزبين اثنتين بين السلة والذلة وهيهات ما اخذ الذلة

متعلق تمہارا عقیدہ غلط رہا۔ کیوں نہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی
ہو جب کہ تم نے ہم کو ناپسند کیا، ہم کو چھوڑ دیا، ہم سے کھلم کھلا جنگ
کرنے آئے، حالانکہ ہماری تلواریں باہر نہ نکلی تھیں، دل بھی مطمئن
تھے اور تمہارے متعلق میری رائے بھی نہ بدلی تھی، لیکن تم مجھ پر
مکھیوں اور ٹڈیوں کی طرح ٹوٹ پڑے، برا ہو تمہارا، تم امت کے
سرکش، جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے، کتاب خدا کو چھوڑ دینے
والے، شیطان کا شکار ہو جانے والے، گنہ گاروں کے گروہ
میں شمار ہونے والے، کتاب خدا میں تحریف کرنے والے، سنت
رسولؐ کو مٹا دینے والے، اولاد انبیاء کو قتل کرنے والے، اوصیاء
کی عترت کو ہلاک کرنے والے اولاد زنا کو نسب میں ملانے والے
مومنین کو تکلیف دینے والے اور قرآن کے ساتھ مذاق اڑانے
والے بن گئے۔ تم ابن حرب (یزید) اور اس کے ساتھیوں کے
مددگار بن گئے، اور ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہاں ہاں ایسا ہی ہونا
بھی چاہیئے۔ بخدا تمہاری بے وفائی مشہور ہے۔ اسی غداری اور
بے وفائی پر تمہاری اصلیت ہے۔ اسی پر تمہاری جڑیں اور شاخیں
قائم ہوئیں، اسی پر تمہارے دل مضبوط ہوئے اور اسی کو تمہارے
سینے چھپائے ہوئے ہیں۔ تم ناصب کے لئے بدترین آلۂ حرب اور غاصب

ابی اللہ ذلک ورسولہ وجدود طابت وحجور طہرت وانوف
حمیۃ ونفوس ابیۃ لاتوثر مصارع اللئام علی مصارع الکرام
الا قد اعذرت وانذرت الا وانی زاحف بہذہ الاسرۃ علی قلۃ
العتاد وخذلۃ الاصحاب. الا ثم لا تلبثون الا کریث ما یرکب الفرس حتی
تدور بکم دور الرحی عہد عہدہ الی ابی عن جدی فاجمعوا امرکم و
شرکائکم ثم کیدونی جمیعا فلا تنظرون انی توکلت علی اللہ ربی وربکم
ما من دابۃ الا ھو اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم

کے لئے بہترین نقمہ ہو۔ خدا کی لعنت ہو ان عہد و پیمان توڑنے والوں
پر جو عہد و پیمان کو استوار کر کے توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ تم نے عہد و
پیمان پر خدا کو بھی گواہ و ضامن بنایا تھا۔ تم لوگ خدا کی قسم انھیں (عہد
توڑنے والوں) میں ہو۔ سنو! یہ حرامزادہ کا حرامی لڑکا (ابن زیاد) دو
باتوں کے درمیان اڑ گیا ہے یا مجھ پر تلوار کھنچے یا مجھے (گرفتار کر کے)
ذلیل کرے۔ میں کبھی ذلت و خواری کو برداشت نہ کروں گا۔ خدا،
اس کا رسول، پاکیزہ آباء و اجداد، طیب و طاہر آغوش، اونچی ناک،
غیرت مند نفس ہم کو روکتے ہیں کہ ہم عزت کی موت کو چھوڑ کر کمینوں کی
اطاعت کریں۔ گواہ رہو، میں نے اپنا عذر بیان کر دیا اور تم کو خوف
بھی دلا دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ لے کر تم سے ضرور
جنگ کروں گا۔ حالانکہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اور بہت سے
ساتھیوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ دیکھو اس کے بعد تم اتنی
ہی دیر رہ سکو گے جتنی دیر گھوڑے پر سوار ہونے میں لگتی ہے
یہاں تک کہ چکی کی گردش تم کو گردش دے گی۔ اور پیس ڈالے
گی۔ اس بات کو میرے پدر بزرگوار نے میرے نانا سے
سنا ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اب تم اور تمہارے شریک
سب مل کر اپنا معاملہ ٹھیک کر لو پھر تمہارا جو جی چاہے میرے

اللّٰھم احبس عنھم قطر السّماء وابعث علیھم سنین

کسنی یوسفؑ وسلط علیھم غلام ثقیف یسقیھم

کاسا مصبرة لایدع فیھم احد فانھم غرونا و

کذبونا۔ انت ربنا وعلیک توکلنا والیک انبنا

والیک المصیر"

(لھوف ص۴۲ ریاض القدس جلد ۱ ص۳۳۳ وبحار جلد ۱۰ ص۱۹۴)

ساتھ کرو اور مجھے موقع نہ دو۔ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ

کرتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے

اور زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کا مالک ہے۔ بے شک

میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے۔ خدایا ان سے آسمانوں کی

بارش روک دے۔ ان کو ایسے قحط میں مبتلا کر جیسا کہ قحط حضرت

یوسفؑ کے زمانہ میں آیا تھا، ان پر قبیلۂ ثقیف کے نوجوان (لوگوں) کو

مسلط کر دے جو ان کو (موت کا) تلخ جام پلائے۔ اور ان

میں سے ایک فرد کو بھی نہ چھوڑے کیونکہ انہوں نے ہم کو دھوکا

دیا اور ہمیں جھٹلایا، تو ہی ہمارا پروردگار ہے، تجھ ہی پر ہم نے

بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی

طرف ہماری بازگشت ہے"

(لہوف ص۴۲، ریاض القدس جلد ۱ ص۳۳۳، بحار جلد ۱۰ ص۱۹۴)

فضیقوا علی الحسینؑ حتی نال العطش ومن اصحابہ
فقام علیہ السلام واتکی علی قائم سیفہ ونادی باعلی
صوتہ فقال "انشدکم اللہ هل تعرفوننی؟" قالوا "نعم
انت ابن رسول اللہ (ص) وسبطہ" قال "انشدکم
اللہ هل تعلمون ان جدی رسول اللہ (ص)؟" قالوا
"اللھم نعم" قال "انشدکم اللہ هل تعلمون ان ابی علیؑ
ابن ابی طالب؟" قالوا "اللھم نعم" قال "انشدکم اللہ هل
تعلمون ان امی فاطمۃ الزہراء بنت محمد المصطفےٰ (ص)
قالوا "نعم" قال "انشدکم اللہ هل تعلمون ان جدتی
خدیجۃ بنت خویلد اوّل نساء هذہ الامۃ اسلاماً
قالوا "اللھم نعم" قال "انشدکم اللہ هل تعلمون ان
حمزۃ سید الشھداء عم ابی؟" قالوا "اللھم نعم

(لشکر یزید کے سامنے امام کی تقریر)

لشکر یزید نے امام حسینؑ پر بہت سختی کی یہاں تک کہ آپ اور آپ کے
اصحاب پر پیاس کا غلبہ ہوا، آپ تلوار کے قبضہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو
اور بلند آواز سے (لشکر یزید کو مخاطب کیا اور) ارشاد فرمایا "میں
تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا مجھے پہچانتے ہو؟" سب نے کہا "ہاں آپ
رسول اللہ کے فرزند اور ان کے نواسے ہیں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی
قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ رسول اللہؐ میرے نانا تھے؟" سب نے
کہا "ہاں" فرمایا "میں تم سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا جانتے
ہو کہ علیؑ ابن ابی طالب میرے پدر بزرگوار تھے؟" سب نے کہا
"ہاں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کیا جانتے ہو کہ فاطمہ زہراؑ
حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی صاحبزادی میری مادر گرامی تھیں؟" سب نے
کہا "ہاں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ خدیجہ
بنت خویلد میری نانی تھیں جو اس امت کی تمام عورتوں میں سب سے
پہلے اسلام لائیں؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی
قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حمزہ سید الشہداء میرے پدر بزرگوار کے
چچا تھے؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی قسم

قال "انشدکم الله هل تعلمون ان جعفر الطیار فی الجنة
عمی؟" قالوا "اللھم نعم" قال "انشدکم الله هل تعلمون ان هذا سیف
رسول الله (ص) انا متقلده؟" قالوا "اللھم نعم" قال
"انشدکم الله هل تعلمون ان هذه عمامة رسول
الله (ص) انا لابسها؟" قالوا "اللھم نعم" قال انشدکم
الله هل تعلمون ان علیا کان اول القوم اسلاما و
اعلمهم علما واعظمهم حلما وانه ولی کل مومن
ومومنة؟" قالوا "اللھم نعم" قال "فبم تستحلون دمی
وابی صلوة الله علیه الذائد عن الحوض یذود عنه
رجالا کما یذاد البعیر الصادر عن الماء. ولواء الحمد
فی یدابی یوم القیامة؟" قالوا "قد علمنا ذلک کله
ونحن غیر تارکیک حتی تذوق الموت عطشا"
(لہوف ص۳۷، بحار جلد ۱۰ ص۱۷۴)

دیتا ہوں. کیا جانتے ہو کہ جعفر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں میرے
چچا تھے؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں
کیا جانتے ہو کہ یہ تلوار جو میں لٹکائے ہوئے ہوں رسول اللہؐ کی
تلوار ہے؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمھیں خدا کی قسم
دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ یہ عمامہ جو میں پہنے ہوئے ہوں رسول
اللہؐ کا عمامہ ہے؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمھیں خدا کی
قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حضرت علیؑ اسلام کے اعتبار سے
تمام لوگوں میں سب سے اول، سب سے بڑے عالم، سب سے
بڑے حلیم اور ہر مومن و مومنہ کے ولی تھے؟" سب نے کہا "ہاں"
فرمایا "پھر کیوں میرا خون بہانے کو تیار ہو حالانکہ میرے ہی
پدر بزرگوار لوگوں کو حوض کوثر سے ہنکانے والے ہیں جیسے پانی
سے لوٹتے ہوئے اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔ اور روز قیامت
لواء حمد میرے ہی پدر بزرگوار کے ہاتھ میں ہوگا"۔ لشکر یزید نے
جواب دیا "ہم سب کچھ جانتے ہیں مگر ہم آپ کو ہرگز نہ چھوڑیں گے
یہاں تک کہ آپ پیاسے رہ کر موت کا ذائقہ چکھیں"
(لہوف ص۳۷، بحار جلد ۱۰ ص۱۷۴)

۲۷

قال "اللّٰھم انت ثقتی فی کل کرب وانت رجائی فی کل شدۃ وانت لی فی کل امر نزل بی ثقۃ وعدۃ کم من کرب یضعف فیہ الفواد وتقل فیہ الحیلۃ ویخذل فیہ الصدیق ویشمت فیہ العدو و انزلتہ بک وشکوتہ الیک رغبۃ منی الیک عمن سواک ففرجتہ عنی وکشفتہ فانت ولی کل نعمۃ وصاحب کل حسنۃ ومنتھی کل رغبۃ"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۶)

۲۷

(جنگ کی ابتدا کے وقت خدا سے دعا)

(امام حسین علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھوں کو بلند کیا اور) فرمایا "خدایا ہر رنج میں تو ہی میرا بھروسہ اور ہر مصیبت میں تو ہی میری امید ہے۔ ہر مصیبت جو مجھ پر نازل ہوئی تو ہی میرا آسرا اور (اس مصیبت سے بچنے کا ذریعہ رہا)، کتنی ایسی مصیبتیں آئیں جن میں دل کمزور ہو گئے، حیلہ و تدبیر کے راستے بند ہو گئے، دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور دشمنوں نے خوشیاں منائیں، لیکن میں نے صرف تیری ہی طرف رجوع کیا، تجھ ہی سے فریاد کی، اور تیرے سوا سب سے بے نیاز ہو کر صرف تجھ ہی سے لو لگائی۔ تو نے ہر مصیبت کو مجھ سے دور کیا، اور ہر رنج و غم سے مجھے باہر نکالا۔ بے شک تو ہی ہر نعمت کا مالک، ہر نیکی والا اور ہر حاجت کا مرکز ہے"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۶)

٢٨

"فتقدم الحسینؑ وراء صفوفهم فخطب فقال" الحمد لله
الذی خلق الدنیا فجعلها دار فناء وزوال متصرفة
باهلها حالا بعد حال فالمغرور من غرته والشقی
من فتنته فلا تغرنکم الحیوٰة الدنیا ولا یغرنکم بالله
الغرور ومنها فنعم الرب ربنا وبئس العباد انتم
اقررتم بالطاعة وامنتم بالرسول محمد (ص)
ثم انتم رجعتم الی ذریته وعترته تریدون
قتلهم لقد استحوذ علیکم الشیطان فانساکم ذکر الله
العظیم فتبا لکم ولما تریدون انا لله وانا الیه
راجعون. هولاء قوم کفروا بعد ایمانهم فبعدا
للقوم الظالمین"

(مناقب جلد ۴ صـ ۹۴)

٢٨

(دشمنوں کے سامنے امام کا خطبہ)

پھر امام حسین علیہ السلام دشمنوں کی صفوں کے عقب سے
سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا "حمد وثنا اس خدا
کے لئے ہے جس نے دنیا کو خلق فرمایا اور اس کو فنا اور زوال کا
گھر بنایا۔ یہ دنیا اہل دنیا کو ایک حال سے دوسرے حال میں الٹتی
پلٹتی رہتی ہے۔ دھوکے میں وہی ہے جس کو دنیا دھوکہ دے
اور بدبخت وہ ہے جس کو دنیا اپنے فتنوں میں جکڑ لے (خبردار)
کہیں زندگانی دنیا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور یہ دھوکہ تمہیں
خدا کی طرف سے غافل نہ کر دے۔ ہمارا معبود تو بہترین معبود ہے
اور بدترین بندے تم لوگ ہو۔ تم نے اطاعت و پیروی کا اقرار کیا
اور رسول خدا حضرت محمد صلعم پر ایمان لائے پھر بھی تم ان کی ذریت
اور عترت کی طرف اس حالت میں پلٹے کہ تم ان کو قتل کرنے کا ارادہ
رکھتے ہو۔ یقیناً تم پر شیطان غالب آ گیا جس نے تم سے خدائے برتر
کی یاد بھلا دی۔ تمہارا اور تمہارے ارادوں کا برا ہو۔ ہم خدا کے لئے
ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ یہی وہ قوم ہے جس نے
ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ پس ہلاکت ہو ظالمین کے لئے"

(مناقب جلد ۴ صـ ۹۴)

۲۹

ثم توجه نحو القوم وقال "یا ویلکم علی ما تقاتلونی علی
حق ترکته ام علی سنة غیرتها ام علی شریعة بدلتها
یا قوم کفوا عن ضلالتکم فالکل منا بتقوی اللہ
مامور فلا تغرنکم الدنیا وزینتها فالخیر والشر
للانسان منظور۔ انی احذرکم بطش الالٰہ بکم
ومن تقدم بالانذار معذور"

(ریاض القدس جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

۲۹

(لشکر یزید کو تنبیہ)

پھر امام حسین علیہ السلام لشکر یزید کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "تف ہے تم پر۔ مجھ سے کس بات پر لڑنے آئے ہو، کیا میں نے دین حق کو چھوڑ دیا یا سنت رسولؐ میں کوئی تبدیلی کی، یا شریعت بدل ڈالی۔ اے لوگو! اپنی گمراہی سے بچو (یاد رکھو ہم سب کو خدا سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہیں دنیا اور اس کی آرائشیں تم کو دھوکا نہ دیں۔ انسان کو خیر و شر پر نظر رکھنی چاہیئے میں تم کو عذاب الٰہی سے ڈراتا ہوں۔ جو ڈرے گا وہ معذور ہے"

(ریاض القدس جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

فقام الحسینؑ وصلی باصحابه صلوٰة الظهر فلما فرغ
من صلواته قال "ان هذه الجنة قد فتحت ابوابها
واتصلت انهارها واینعت اثمارها و زینت قصورها
وتولفت ولدانها وحورها وهذا رسول اللّٰه (ص)
والشهداء الذین قتلوا معه وابی وامی یتوقعون
قدومکم علیهم ویتباشرون بکم وهم مشتاقون الیکم
فحاموا عن دینکم وذبوا عن حرم رسول اللّٰه (ص) و
عن امامکم وابن بنت نبیکم فقد امتحنکم اللّٰه بنا فانتم
فی جوار جدنا والکرام علینا واهل مودتنا فدافعوا
بارک اللّٰه فیکم عنا"
فلما سمعوا ضجوا بالبکاء والنحیب وقالوا "نفوسنا دون
انفسکم ودماءنا دون دمائکم وارواحنا لکم الفداء واللّٰه
لا یصل الیکم احد بمکروه وفینا الحیوٰة وقد وهبنا
للسیوف نفوسنا وللطیر ابداننا"

(ابومخنف ص۶۷)

(اصحاب کو جنت کی بشارت)

(روز عاشور) امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ظہر ادا
فرمائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا "(میرے اصحاب
دیکھو) یہ جنت ہے۔ اس کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اس کی
نہریں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اس کے پھل پک چکے ہیں، اس
کے قصر آراستہ کر دیئے گئے ہیں اور اس کے غلمان اور اس کی حوریں اکٹھا
کر دی گئی ہیں۔ اور (دیکھو) یہ رسول اللہؐ ہیں، یہ وہ شہداء ہیں جو رسول اللہ
کے ساتھ رہ کر شہید ہوئے، اور یہ میرے پدر بزرگوار اور میری مادر گرامی ہیں
یہ سب تمہاری آمد کے منتظر ہیں۔ یہ سب تم سے خوش ہیں اور تمہارے مشتاق
ہیں (تیار ہو جاؤ) اپنے دین کی حفاظت کرو۔ حرم رسولؐ سے دشمنوں کو
دور کرو اور اپنے امام اور اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے فرزند کو بچاؤ۔ خدا نے
ہمارے معاملہ میں تمہارا امتحان لیا ہے۔ تم ہمارے نانا کے جوار میں ہو گے
تم ہمارے نزدیک بزرگ اور عزت والے ہو اور ہم سے محبت کرنے والے
ہو ہم سے دشمنوں کو دور کرو۔ خدا ہماری طرف سے تمہیں برکت اور جزائے
خیر دے" جب اصحاب نے (امام حسینؑ کی) تقریر سنی تو رونے لگے اور
عرض کیا "ہماری جانیں آپ کی حفاظت کرنے والی ہیں اور ہمارا خون

آپ کے خون کا محافظ ہے۔ ہماری جانیں آپ پر قربان۔ خدا کی
قسم جب تک ہم زندہ ہیں ایک دشمن بھی آپ تک نہیں پہونچ سکتا۔
ہم نے پہلے ہی سے اپنی جانوں کو تلواروں کے نام اور اپنے جسموں کو طائروں
کے نام ہبہ کر دیا ہے۔" (ابو مخنف ص۷۶)

۳۱

(لشکر یزید پر اتمام حجت)

اے دین اسلام کی طرف اپنے کو غلط منسوب کرنے والو! اور
اے بد ترین لوگوں کی پیروی کرنے والو! اب یہ آخری موقع ہے
کہ تمہارے کانوں کو کھٹکھٹا رہا ہوں اور تم پر حجت تمام کر رہا ہوں۔
تم گمان کرتے ہو کہ مجھے قتل کرنے کے بعد تم دنیا کی نعمتوں سے
لطف اندوز ہوگے اور اپنے محلوں میں آرام وچین سے بیٹھوگے۔
افسوس افسوس۔ عنقریب تم ایسی مصیبتوں میں گھر جاؤگے کہ تمہارے
بازو کانپنے لگیں گے اور تمہارے دل تھر اٹھیں گے۔ یہاں تک
کہ تمہاری پناہ کے لئے نہ تو کوئی جگہ ہوگی اور نہ تم کہیں اماں
پاسکوگے۔ یہاں تک کہ تم امت میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھے
جاؤگے، اور کیوں نہ تم بد ترین اور ذلیل سمجھے جاؤگے جب کہ

۳۱

"ایه یا منتحلة دین الاسلام واتباع شر الانام هذا
آخر مقام اقرع به اسماعکم واحتج به علیکم زعمتم
انکم بعد قتلی تتنعمون فی دنیاکم وتستظلون قصورکم
هیهات هیهات ستحاطون عن قریب بما ترتعد له
فرائصکم وترجف منه افئدتکم حتی لا یؤیکم

مکان ولا یظلکم امان وحتی تکونوا اذل من خرام
الامة، وکیف لا تکون کذلک وقد الیتم علی انفسکم
ان تسفکوا دم رسول الله وتقتلوا ذریته وتظمئوا
صبیته وتوسروا نسوته ولقد خیرتکم بین خلال
ثلاث فابیتم ومنتکم شوکتکم الی انقاد لطاغیتکم
الملحد، معاذ الله نفوس ابیه وانوف حمیه تقعدنا
عن الدنیة وتنهض بنا فی العزالی وورد حیاض
المنیة وما اشوقنی الی اللحوق بهذه الفتیة و
الوفاء بعهدی لربی فخذوا حذرکم ثم کیدونی
جمیعا ولا تنظرون"

(بلاغة الحسین ص۱۷۹)

تم نے قسم کھائی ہے کہ تم رسول اللہؐ کا خون بہاؤ گے، ان
کی ذریت کو قتل کرو گے، ان کے بچوں کو پیاسا رکھو گے اور
ان کی عورتوں کو قید کرو گے۔ میں نے تم کو اپنی تین باتوں میں
سے کسی ایک کے مان لینے کا اختیار دیا۔ مگر تم نے انکار کر دیا۔
تم اپنی شان و شوکت کے غرور میں رہ گئے۔ کیا میں تمھارے
سرکش اور لا مذہب (یزید) کی بیعت کر لوں۔ خدا کی پناہ بلند
نفس اور اونچی ناک مجھے (یزید کی بیعت) ایسے ذلیل کام سے
روکتی ہے اور مجھے آمادہ کرتی ہے کہ میں عزت کے ساتھ موت
کے گھاٹ پر اتروں۔ مجھے ان جوانوں سے (جو راہ خدا میں شہید
ہو چکے) ملنے کا اور اپنے پروردگار سے کئے ہوئے وعدہ کے
پورا کرنے کا کس قدر شوق ہے۔ لہذا خوف کرو (اور سوچو)
پھر تم سب میرے ساتھ مکاری کرو اور موقع نہ دو"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۹)

(۳۲)

"عباد الله اتقوا الله وکونوا من الدنیا علی حذر فان الدنیا لو بقیت لاحد و بقی علیها احد لکانت الانبیاء احق بالبقاء و اولی بالرضاء وارضی بالقضاء غیر ان الله خلق الدنیا للبلاء وخلق اهلها للفناء فجدیدها بال ونعیمها مضمحل و سرورها مکفهر والمنزل بلغة والدار قلعة فتزودوا فان خیر الزاد التقوی واتقوا الله لعلکم تفلحون"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۸)

(۳۲)

(ساحل فرات پر پہونچ کر لشکر یزید سے خطاب)

(ساحل فرات پر پہونچ کر امام حسینؑ نے لشکر یزید کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا):-

"بندگان خدا، خدا سے ڈرو اور دنیا سے ہوشیار رہو۔ اگر دنیا کسی کے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہوتی اور کوئی دنیا میں ہمیشہ باقی رہتا تو انبیائے کرام ہمیشہ باقی رہنے کے زیادہ مستحق تھے۔ وہ رضائے الٰہی (پر چلنے) کے زیادہ حقدار تھے اور خدائی فیصلو پر سب سے زیادہ خوش اور راضی تھے۔ مگر یہ کہ خدا نے دنیا کو مصیبتوں کے لئے اور دنیا والوں کو فنا ہو جانے کے لئے پیدا کیا ہے دنیا کی ہر نئی چیز کہنہ ہو جانے والی اور ہر نعمت زائل ہو جانے والی ہے دنیا کی خوشیاں ناپائدار ہیں۔ یہ ایک وقتی منزل اور عارضی گھر ہے لہذا اس دنیا سے زاد راہ (آخرت کے لئے) جمع کر لو۔ اور بہترین زاد راہ خدا کا خوف ہے۔ خدا سے ڈرو۔ شاید فلاحیت پا جاؤ"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۹۸)

۳۳

ثم برز علیه السلام فقال "یا اهل الکوفة قبحا لکم
وترحا و بوسا لکم و تعسا حین استصرختمونا ولهین
فاتیناکم موجفین فشحذتم علینا سیفا کان فی ایماننا
وحششتم لاعدائکم من غیر عدل افشوه فیکم ولا ذنب
کان منا الیکم فهلا لکم الویلات اذ کرهتمونا و ترکتمونا
والسیف مشیم والجاش طامن والرای لما یستحصف
لکنکم اسرعتم الی بیعتنا کسرع الدبا وتهافتم الیها
کتهافت الفراش ثم نقضتموها سفها وضلة و فتکا
لطواغیت الامة و بقیة الاحزاب و نبذة الکتاب
ثم انتم تتخاذلوننا و تقتلوننا . الا لعنة الله علی
الظالمین"

(مناقب جلد ۴ ص ۹۸)

۳۳

(کوفیوں کی غداری کا اظہار)

پھر امام حسین علیہ السلام (دشمن کی طرف) بڑھے اور فرمایا "اے
کوفیو! برا ہو تمہارا اور ہلاکت و مصیبت و بربادی ہو تمہارے لئے۔ تم
نے حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی اور جب ہم تمہارے پاس
دوڑتے ہوئے آئے تو جو تلواریں ہماری مدد کے لئے بلند ہونے والی تھیں
انہیں تلواروں کو تم نے ہمارے اوپر کھینچ لیا اور دشمنوں کے ساتھ ہو کر
(ہمارے خلاف) جنگ کی آگ بھڑکائی۔ حالانکہ دشمنوں نے تمہارے
ساتھ کوئی انصاف کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ ہماری طرف سے تمہارے
خلاف کوئی برائی ظاہر ہوئی۔ کیوں نہ تمہارے لئے بربادی وہلاکت
ہو۔ تم نے ہم کو ناپسند کیا، ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواریں ہمارے
نیاموں میں تھیں، ہمارے دل تمہاری طرف سے مطمئن تھے اور ہماری رائے
تمہارے متعلق بدلی نہ تھی۔ تم ٹڈیوں اور پروانوں کی طرح ہماری بیعت
پر ٹوٹ پڑے پھر تم نے اس بیعت کو توڑ ڈالا اور اپنی بیوقوفی اور گمراہی
کی وجہ سے امت کے سرکش، گروہ شیاطین اور کتاب خدا کے چھوڑنے
والوں کے ساتھی بن گئے۔ تم نے ہم کو چھوڑ دیا اور آج ہم سے جنگ کرنے
آئے ہو، آگاہ ہو جاؤ، ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔ (مناقب جلد ۴ ص ۹۸)

۳۴

فعندها ضرب الحسینؑ بیده الی لحیته وجعل یقول "اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی الیهود اذ جعلوا له ولدا واشتد غضب اللہ علی النصاریٰ اذ جعلوه ثالث ثلثة واشتد غضبه علی المجوس اذ عبدوا الشمس والقمر دونه واشتد غضبه علی قوم اتفقت کلمتهم علی قتل ابن بنت نبیهم اما واللہ لا اجیبهم الی شئ مما یریدون حتی القی اللہ تعالیٰ وانا مخضب بدمی"

(لهوف ص۴۲ وبحار جلد ۱۰ ص۱۹۵)

۳۵

ورفع الحسین سبابته نحو السماء وقال "اللّٰهم اشهد علی هولاء القوم فقد برز الیهم غلام اشبه الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک کنا اذا اشتقنا الی نبیک نظرنا الی وجهه اللّٰهم امنعهم برکات الارض وفرقهم تفریقا ومزقهم تمزیقا واجعلهم طرائق قددا ولا ترض الولاة عنهم ابدا فانهم دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا یقاتلوننا"

(بحار جلد ۱۰ ص۲۵۴)

۳۴

(شہادت اصحاب کے وقت)

(اصحاب وانصار کی شہادت کے وقت) امام حسینؑ نے اپنا ہاتھ اپنی ریش مقدس پر رکھا اور فرمانے لگے "خدا یہودیوں پر اس لئے غضب ناک ہوا کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا ٹھیرایا اور عیسائیوں پر اس لئے غضبناک ہوا کہ انہوں نے خدا کو تین میں کا تیسرا قرار دیا اور مجوسیوں پر اس لئے غضبناک ہوا کہ انھوں نے خدا کے علاوہ آفتاب و ماہتاب کی پرستش کی اور اس قوم (لشکر یزید) پر اس لئے غضبناک ہوا کہ یہ سب مل کر اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے فرزند کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم جو کچھ یہ چاہتے ہیں اس کا میں ان لوگوں کو کوئی جواب نہ دوں گا یہاں تک کہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں اپنے خون میں نہایا ہوا ہوں۔"

(لهوف ص۴۲ بحار جلد ۱۰ ص۱۹۵)

۳۵

(رخصت علی اکبر کے وقت خدا سے فریاد)

امام حسین علیہ السلام نے اپنے کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف بلند کی اور فرمایا "خدایا تو اس قوم پر گواہ رہنا۔ ان سے جہاد کرنے کے لئے میرا وہ فرزند جا رہا ہے جو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خلقت میں رفتار میں گفتار میں تیرے رسولؐ سے مشابہ ہے (خدایا جب میں تیرے نبی کی زیارت کا مشتاق ہوتا تو اس (بچہ) کی صورت کو دیکھ لیتا

۳۶

فنزل الیه الحسینؑ وحمله علی جواده وهو یقول "اللهم انک تعلم انهم دعونا لینصرونا فخذلونا واعانوا علینا اعدائنا اللهم احبس عنهم قطر السماء واحرمهم برکاتک اللهم فرقهم شعبا واجعلهم طرائق قددا ولا ترض عنهم ابدا اللهم ان کنت حبست عنا النصر فی دار الدنیا فاجعل ذلک لنا فی الآخرة وانتقم لنا من القوم الظالمین"

(ابومخنف ص ۸۰)

خدایا تو ان (یزیدیوں) پر زمین کی برکتوں کو روک دے۔ ان میں پھوٹ پیدا کر دے۔ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ ان کے راستوں کو منقطع کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو۔ انھوں نے ہم کو اس لئے بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے۔ لیکن انھوں نے ہم پر زیادتی کی اور اب ہم سے جنگ کر رہے ہیں۔" (بحار جلد ۱۰ ص ۲۰۵)

۳۶

(حضرت قاسم کی لاش پر پہونچ کر)

امام حسین علیہ السلام حضرت قاسم کی لاش پر پہونچے۔ لاش اٹھا کر اپنے گھوڑے کی پشت پر رکھی اور خدا سے فریاد کی "خدایا تو جانتا ہے کہ ان لوگوں (کوفیوں) نے مجھے اس لئے بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے لیکن انھوں نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہمارے خلاف ہمارے دشمنوں کی مدد کی۔ خدایا ان (یزیدیوں) پر آسمان سے بارش روک دے اور ان کو اپنی برکتوں سے محروم کر دے۔ خدایا ان میں پھوٹ پیدا کر دے، ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو، خدایا اگر تو نے (کسی مصلحت سے ظاہری حیثیت سے) اس دنیا میں ہم سے اپنی مدد کو روک رکھا تو آخرت میں ہماری مدد کر، اور ان ظالموں سے ہمارا انتقام لے۔"

(ابومخنف ص ۸)

۳۷

فنادی "یا مسلم بن عقیل ویا ھانی بن عروۃ ویا حبیب بن مظاھر ویا زھیر بن القین ویا مسلم بن عوسجہ ویا فلان ویا فلان یا ابطال الصفا ویا فرسان الھیجاء مالی انادیکم فلا تجیبون وادعوکم فلا تسمعون۔ انتم نیام ارجوکم تنتبھون ام حالت مودتکم عن امامکم فلا تنصروہ ھذہ نساء الرسول لفقدکم قد علاھن النحول فقوموا عن نومتکم ایھا الکرام وادفعوا عن حرم الرسول الطغاۃ اللئام ولکن صرعکم واللہ ریب المنون وغدر بکم الدھر الخئون والا لما کنتم عن نصرتی تقصرون ولا عن دعوتی تحتجبون، فھا نحن علیکم مفتجعون وبکم لاحقون فانا للہ وانا الیہ راجعون"

(ابو مخنف صہ ۸۵)

۳۷

(وقت آخر اصحاب و اہل بیت کی یاد)

امام حسینؑ نے استغاثہ بلند کیا "اے مسلم بن عقیل، اے ہانی بن عروہ، اے حبیب بن مظاہر، اے زہیر بن قین، اے مسلم بن عوسجہ اے فلاں اور اے فلاں، اے میدان جنگ کے بہادرو! اے میدان وغا کے شہسوارو! میں تمھیں پکار رہا ہوں تم کیوں نہیں سنتے۔ ہاں ہاں تم سو رہے ہو میں امید کرتا ہوں کہ تم بیدار ہو گے یا تمھاری موت تمھارے اور تمھارے امام کے درمیان حائل ہو گئی اس لئے تم اپنے امام کی مدد کرنے نہیں آ رہے ہو۔ دیکھو یہ رسول اللہ صلعم کی نواسیاں تمھارے اٹھ جانے سے (مایوس ہو گئی ہیں اور) فریاد کر رہی ہیں اے بزرگو! اپنی نیند سے چونکو اور ان سرکش بدبختوں کو رسول اللہ صلعم کے اہل حرم سے دور کرو۔ لیکن بخدا (میں جانتا ہوں کہ) موت نے تم کو پچھاڑ دیا اور غدار زمانہ نے تم کو دھوکہ دیا ورنہ کبھی تم میری نصرت میں کمی نہ کرتے اور میری دعوت کو رد نہ کرتے۔ اب ہم تمھارے لئے افسوس کر رہے ہیں۔ اور (جلد ہی شہید ہو کر) تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے"

(ابو مخنف صہ ۸۵)

۳۸

"أعلى قتلي تحاثون اما والله لاتقتلون بعدی عبدا من عباد الله، الله اسخط عليكم بقتله مني وايم الله اني لارجوا ان يكرمني الله بهوانكم ثم ينتقم لي منكم من حيث لا تشعرون، اما والله ان لو قد قتلتموني لقد القي الله باسكم بينكم وسفك دمائكم ثم لا يرضى لكم حتى يضاعف لكم العذاب الاليم"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۸)

۳۸

(وقت جہاد کوفیوں سے خطاب)

(امام حسین علیہ السلام زخموں سے چور چور ہیں، ہر طرف سے دشمن گھیرے ہوئے ہیں۔ لشکر یزید ایک دوسرے کو قتل امام پر ابھار رہا ہے۔ یہ دیکھ کر امام حسینؑ دشمنوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں)

"کیا میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارتے ہو۔ خدا کی قسم اگر میرے بعد تم کسی بندۂ خدا کو قتل کرو تو خدا تم لوگوں پر اس قدر غضب ناک نہ ہوگا جتنا میرے قتل پر غضب ناک ہوگا۔ قسم بخدا میں امید کرتا ہوں کہ خدا تم کو ذلیل کر کے مجھے عزت بخشے گا پھر میرے خون ناحق کا تم سے اس طرح انتقام لے گا کہ اس کا تم کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ ہوشیار ہو جاؤ خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو خدا تم پر اپنا قہر نازل کرے گا، تمھارا خون بہائے گا پھر تم سے کبھی خوش نہ ہوگا بلکہ تمھارے لئے دردناک عذاب کا اضافہ کر دے گا"

(بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۸)

٣٩

قال "استعدوا للبلاء واعلموا ان الله حاميكم وحافظكم وسينجيكم من شر الاعداء ويجعل عاقبة امركم الى خير ويعذب عدوكم بانواع العذاب ويعوضكم عن هذه البلية بانواع النعم والكرامة فلا تشكوا ولا تقولوا بالسنتكم ما ينقص عن قدركم"

(بحار جلد ١٠ ص ١٩١)

٣٩

(اہل حرم سے رخصت)

امام حسین علیہ السلام رخصت آخر کے لئے خیمہ میں تشریف لائے اور اہل حرم سے فرمایا "مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور یقین کر لو کہ خدا ہی تمہارا مددگار اور محافظ ہے، خدا ہی تم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہی تمہارا انجام کار بخیر کرے گا۔ وہی تمہارے دشمنوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرے گا اور تم کو تمہاری اس آزمائش کے بدلے میں طرح طرح کی نعمتوں اور بزرگیوں سے نوازے گا۔ لہٰذا نہ تو تم کوئی شکوہ و شکایت کرنا اور نہ اپنی زبانوں سے ایسے الفاظ کہنا جو تمہاری قدر و منزلت کو کم کر دے"

(بحار جلد ١٠ ص ١٩١)

۴۰

ثم وقف قبالة القوم وسيفه مصلت فی يده آيسا من الحياة عازماً على الموت وهو يقول :-

"انا ابن علی الطهر من آل هاشم	كفانی بهذا مفخرا حین افخر
وجدی رسول الله افضل من مضی	ونحن سراج الله فی الخلق نزهر
وفاطم امی من سلالة احمد	وعمی یدعی ذوالجناحین جعفر
وفینا کتاب الله انزل صادقا	وفینا الهدی والوحی بالخیر یذکر
ونحن امان الله فی الناس کلهم	نسر بهذا فی الانام ونجهر
ونحن ولاة الحوض نسقی ولاتنا	بکاس رسول الله ما لیس ینکر
وشیعتنا فی الناس اکرم شیعة	ومبغضنا یوم القیامة یخسر"

(بحار جلد ۱۰ ص ۲۵۳)

(۴۰) (راہ خدا میں امام کا آخری جہاد)

پھر امام حسینؑ لشکر یزید کے سامنے کھڑے ہوئے، آپ کی تلوار آپ کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تھی، زندگی سے مایوس تھے، موت کا پختہ ارادہ کر چکے تھے اور اس طرح رجز خوانی فرما رہے تھے :-

"میں آل ہاشم سے پاک و پاکیزہ حضرت علیؑ کا فرزند ہوں، جب میں فخر کروں تو یہی میرے فخر کے لئے کافی ہے، رسول اللہؐ میرے نانا تھے جو تمام گذشتہ لوگوں سے افضل و برتر تھے۔ ہم تمام مخلوق خدا میں خدا کے روشن چراغ ہیں میری ماں فاطمہؑ ہیں جن کی خلقت طینت احمدؐ سے ہوئی، میرے چچا جعفر ہیں جو دو بازوؤں والے کہے جاتے ہیں۔ ہمارے ہی گھر میں خدا کی کتاب نازل ہوئی اور ہمارے ہی گھر ہدایت اور وحی الٰہی کا ذکر خیر رہا۔ ہم تمام لوگوں میں خدا کی امان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم تمام لوگوں میں مخفی طور سے بھی خدا کی امان ہیں اور کھلم کھلا بھی۔ ہم حوض کوثر کے والی و نگران ہیں اور اپنے دوستوں کو رسول اللہ کے جام سے سیراب کریں گے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے ماننے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر اور برگزیدہ ہیں۔ اور ہمارے دشمن قیامت کے دن ناکام و نامراد ہوں گے"

(بحار جلد ۱۰ ص ۲۵۳)

ہنس کے جس نے پی لیا جامِ شہادت، وہ حسینؑ
مر گیا لیکن نہ کی فاسق کی بیعت، وہ حسینؑ
ہے رسالت کی سپر جس کی امامت، وہ حسینؑ
جس نے رکھ لی نوعِ انسانی کی عزت، وہ حسینؑ
وہ کہ سوزِ غم کو، سانچے میں خوشی کے ڈھال کر
مسکرایا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

(جوش)

باب دوم

◎

امام حسین علیہ السلام کے خطوط

(۱)

"وانی لا ارجوا ان لا تضر الا نفسک ولا تمحق الا عملک فکدنی ما بدالک واتق اللہ یا معاویہ واعلم ان للہ کتابا لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا واعلم ان اللہ لیس بناس لک قتلک بالظنۃ واخذک بالتھمۃ وامارتک صبیا یشرب الشراب ویلعب بالکلاب ما اراک الا وقد اوبقت نفسک واھلکت دینک واضعت الرعیۃ والسلام"

(الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ صـ۱۹۰)
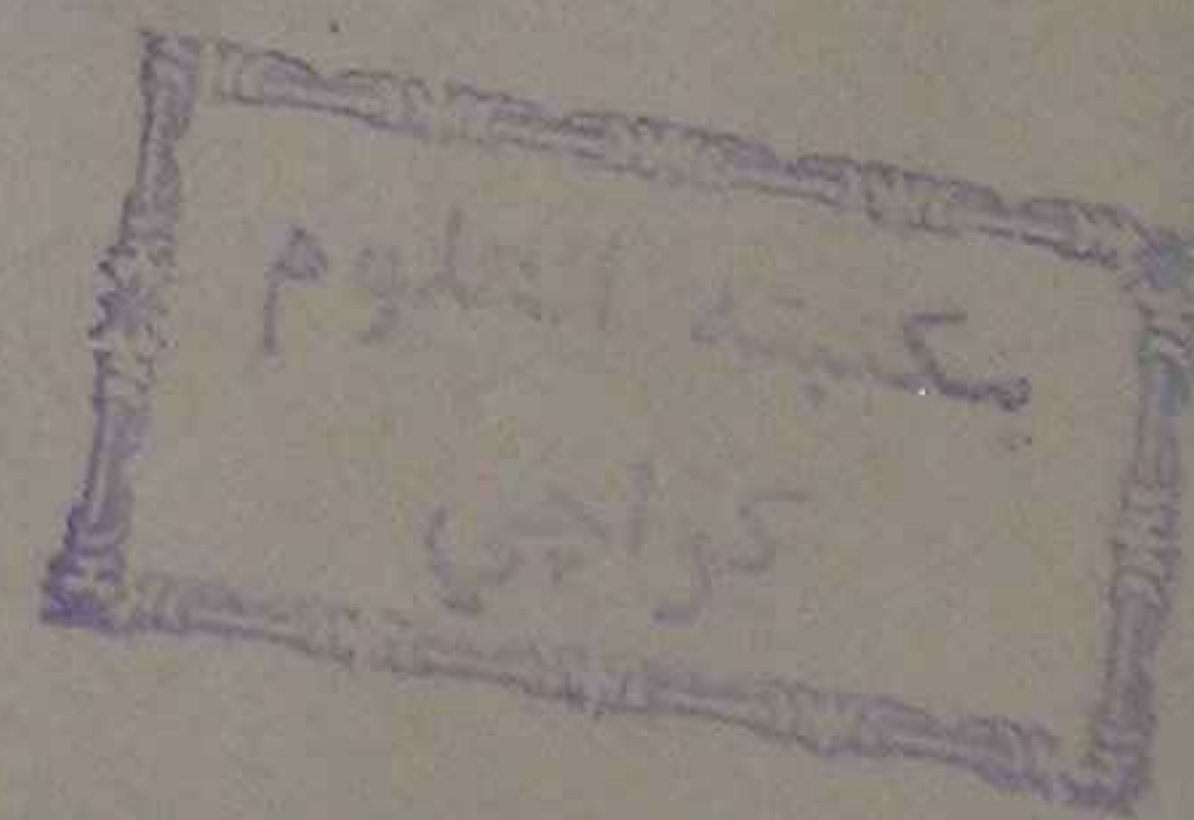
(۱)

(امیر معاویہ کو تنبیہ)

(جب امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام بیعت یزید پر تیار نہیں تو انہوں نے آپ کو ایک خط لکھا۔ امام حسین علیہ السلام نے اس خط کا نہایت سختی سے جواب دیا۔ خط کے آخری حصہ میں تحریر فرماتے ہیں):-

(اے معاویہ) میں تو سمجھتا ہوں کہ تم اپنا ہی نقصان کر رہے ہو اور اپنے ہی عمل کو ضائع کر رہے ہو، میرے ساتھ جو مکاری کرنا چاہو کر لو لیکن خدا سے ڈرو اور یقین کر لو کہ خدا کی ایک کتاب ہے جس میں وہ ہر چھوٹی بڑی چیز لکھ لیتا ہے۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے لوگوں (مومنین) سے بدظن ہو کر قتل کر دینے کو اور جھوٹا الزام لگا کر (خدا کے نیک بندوں کے) گرفتار کر لینے کو اور (یزید) ایسے چھوکرے کو جو شراب پیتا ہے اور کتوں کے ساتھ کھیلتا ہے امیر و حاکم بنانے کو خدا نہیں بھول سکتا میں تو دیکھتا ہوں کہ تم نے اپنے ہی نفس کو ہلاک کیا۔ اپنے ہی دین کو برباد کیا۔ اور رعایا کے حقوق کو تلف کیا"

(الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ صـ۱۹۰)

فکتبوا الیه "بسم الله الرحمن الرحیم :- للحسین بن علی امیر المومنین من سلیمان بن صرد الخزاعی والمسیب ورفاعة بن شداد وحبیب ابن مظاهر وعبد الله بن وائل وشیعة من المومنین :-

سلام علیک. امابعد فالحمد لله الذی قصم عدوک وعدو ابیک من قبل الجبار العنید الغشوم الظلوم الذی ابتز هذه الامة امرها وغصبها فیئها وتامر علیها بغیر رضی منها ثم قتل خیارها واستبقی شرارها وجعل مال الله دولة بین جبابرتها وعتاتها فبعدا له کما بعدت ثمود۔ ثم انه لیس علینا امام غیرک فاقبل لعل الله یجمعنا بک علی الحق والنعمان بن بشیر فی قصر الامارة ولسنا نجمع معه فی جمعة ولا فی جماعة ولا نخرج معه فی عید ولو قد بلغنا انک اقبلت اخرجناه حتی یلحق بالشام۔ والسلام علیک ورحمة الله وبرکاته یا ابن رسول الله وعلی ابیک من قبلک ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم"

(الامامة والسیاسة جلد ۲ ص ۳)

○

ثم تقدم علیه هانی بن هانی وسعید بن عبد الله بکتابهما وهو آخر ما ورد علی الحسین من اهل الکوفة وفیه

(معاویہ کے مرنے کے بعد کوفہ کے لوگوں نے امام حسینؑ کو خطوط لکھنا شروع کئے۔ ان خطوط کے مضامین دو نوعیتوں کے ہیں۔ بعض خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے واقعاً امام کو دین اور ہدایت کے لئے دعوت دے رہے تھے یہی وہ لوگ تھے جن میں سے بعض کو ابن زیاد نے قید کر دیا تھا۔ بعض کوفہ سے باہر چلے گئے تھے۔ بعض مجبور ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے تھے۔ اور جن کو موقع مل سکا وہ کربلا پہونچ کر امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہو گئے۔ اور اکثر خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے امام کو صرف دنیا کے لئے بلا رہے تھے۔ ان کا مقصد صرف دنیا حاصل کرنا تھا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ان کی دنیا یزید اور ابن زیاد کے ساتھ ہے تو یہی لوگ امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لئے کربلا کے میدان میں پہونچ گئے۔ ذیل میں دونوں نوعیتوں کا ایک ایک خط درج کیا جاتا ہے)

(کوفیوں کا پہلا خط)

اہل کوفہ نے امام حسینؑ کو اس طرح خط لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حسینؑ ابن علیؑ امیر المومنین کی خدمت میں۔ سلیمان ابن صرد خزاعی، مسیب، رفاعہ بن شداد، حبیب ابن مظاہر، عبد اللہ ابن وائل اور گروہ مومنین کی طرف سے۔ (فرزند رسول) آپ پر سلام ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کے اور آپ کے پدر بزرگوار کے جبار سرکش مفسد اور ظالم دشمن (معاویہ) کو ختم کر دیا جس نے امت کے معاملات

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ للحسین بن علی امیر المومنین من شیعتہ۔ اما بعد فان الناس ینتظرونک لا رای لھم غیرک فالعجل العجل یابن رسول اللہ فقد اخضرت الجنات وانیعت الاثمار واعشبت الارض واورقت الاشجار فاقدم علینا اذا شئت فانما تقدم علی جند مجند لک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی ابیک من قبلک" فقال الحسین لھانی ابن ھانی وسعید بن عبد اللہ "خبرانی من اجتمع علی ھذا الکتاب الذی کتب بہ الی معکما؟" فقالا یابن رسول اللہ شبیث بن ربعی وحجار بن ابجر ویزید بن الحارث ویزید ابن رویم وعمرو ابن قیس وعمر بن حجاج ومحمد بن عمیر بن عطارد

(لھوف صفحہ ۱۵)

کو درہم برہم کر دیا، جس نے اموال امت کو غصب کر لیا اور بغیر امت کی رضامندی کے اس پر زبردستی حکومت کی، جس نے نیک لوگوں کو قتل کر دیا اور بروں کو باقی رکھا۔ جس نے خدا کے مال کو اپنے سرکشوں اور غلاموں کی ملکیت قرار دے دی، خدا اس کا برا کرے جس طرح قوم ثمود کا برا ہوا۔ سوائے آپ کے ہمارا کوئی امام نہیں۔ تشریف لائیے۔ امید ہے خدا آپ کے ذریعہ ہم کو حق پر جمع کرے۔ اگرچہ نعمان ابن بشیر دارالامارہ میں موجود ہے لیکن ہم اس کے ساتھ نہ تو جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں نہ جماعت میں شریک ہوتے ہیں نہ اس کے ساتھ عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ آپ تشریف لا رہے ہیں تو ہم اس کو ایسا نکال باہر کریں کہ وہ ملک شام ہی میں جا کر دم لے۔ اے فرزند رسول! آپ پر اور آپ کے پدر بزرگوار پر ہمارا اسلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ طاقت اور قوت والا صرف خدا ہے جو بلندیوں اور عظمتوں والا ہے"

(الامامۃ والسیاسۃ جلد ۲ صفحہ ۳)

(کوفیوں کا آخری خط)

پھر ہانی ابن ہانی اور سعید بن عبداللہ ایک خط لے کر آئے۔ یہ امام حسینؑ کی خدمت میں کوفیوں کا آخری خط ہے۔ خط کا مضمون یہ ہے:-

حسینؑ بن علیؑ امیر المومنینؑ کی خدمت میں ان کے بلانے والوں کی طرف سے۔ فرزند رسولؐ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ کے علاوہ کسی کے متعلق ان کی کوئی رائے نہیں۔ آنے میں بہت جلدی کیجئے۔ باغات ہرے

(۲)

(وتواترت الکتب حتی اجتمع عندہ فی نوب متفرقۃ اثنی عشر الف کتاب)

فلما قرا الکتب جمیعا کتب الجواب فی کتاب اولہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. من الحسین بن علی الی الملاء من المومنین اما بعد فان ھانیا وسعید اقدما الی بکتبکم وکانا اخر من قدما الی من رسلکم وقد فھمت ماذکرتموہ انہ لیس لکم امام غیری وتیسا لوفی القدوم الیکم لعل اللہ یجمعکم علی الحق والھدی وانی باعث الیکم اخی وابن عمی المفضل عندی من اھل بیتی مسلم بن عقیل وقد امرتہ ان یکتب الی بحن ائکم وانتم علیہ وانا اقدم الیکم انشاء اللہ "

(ابومخنف صفحہ ۹۱)

بھرے ہوگئے پھل پک گئے، زمین سرسبز وشاداب ہوگئی اور درخت ہیں پتے آگئے۔ جلد تشریف لائیے۔ آپ ایک ایسے لشکر کی طرف آئیں گے جو آپ کی مدد کے لئے تیار رہے۔ آپ اور آپ کے پدر بزرگوار پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔" خط پڑھ کر امام حسینؑ نے ہانی ابن ہانی اور سعید ابن عبداللہ سے دریافت فرمایا "بتاؤ کن لوگوں نے یہ خط لکھ کر تم دونوں کو میرے پاس بھیجا؟" انھوں نے جواب دیا "فرزند رسولؐ! اس خط کے لکھنے والے یہ لوگ ہیں، شیث ابن ربعی، حجار ابن ابجر، یزید ابن حارث، یزید ابن رد[illegible] عمرو بن حجاج اور محمد ابن عمیر ابن عطارد"

(ہوغ[illegible] ۱۵)
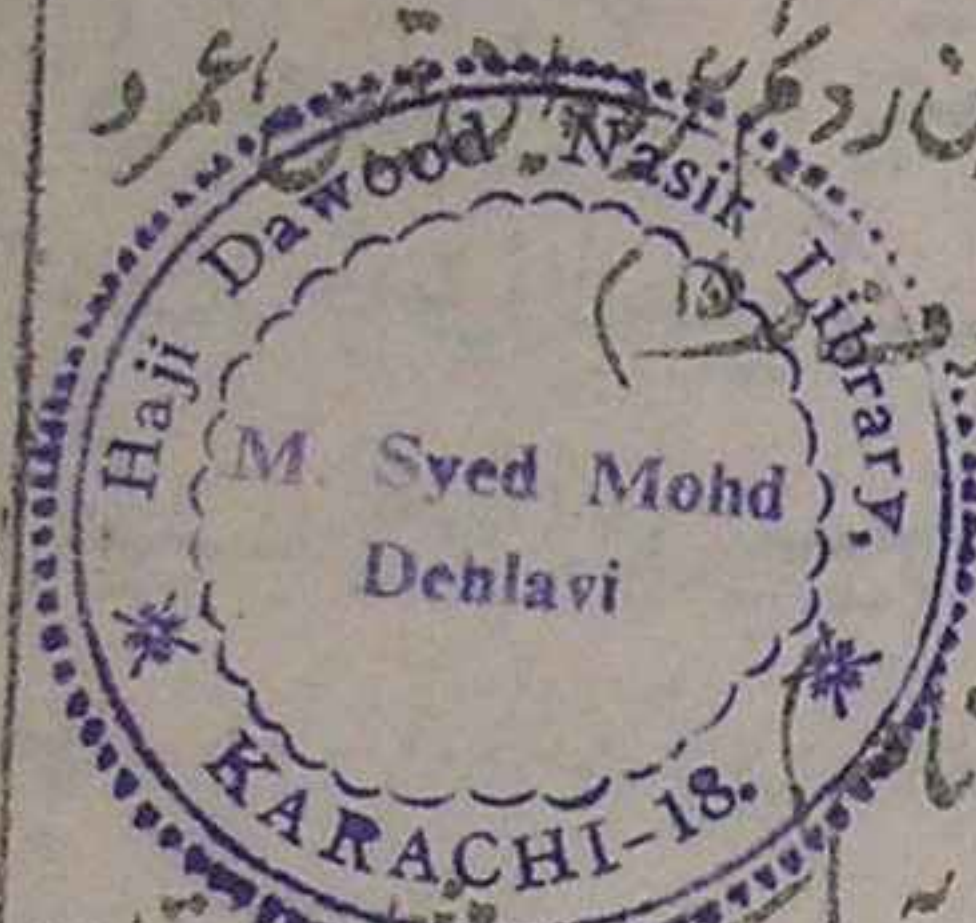
(۲)

(امام کا خط کوفیوں کے نام)

(امام حسینؑ کے پاس کوفیوں کے مسلسل خطوط آئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مختلف اوقات میں بارہ ہزار خطوط پہونچے) جب امامؑ تمام خطوط پڑھ چکے تو جواب لکھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حسین ابن علی کی طرف سے گروہ مومنین کے نام:۔ ہانی اور سعید تمہارے خطوط لے کر میرے پاس آئے اور یہ دونوں تمہارے آخری قاصد تھے جو کچھ تم نے (ان خطوط میں) لکھا میں نے سمجھا۔ تم سمجھتے ہو کہ میرے علاوہ تمہارا کوئی امام نہیں، اور یہ بھی چاہتے ہو کہ میں تمہارے پاس آؤں۔ تم امید کرتے ہو کہ خدا (میرے ذریعہ سے) تم کو حق و ہدایت پر جمع کردے گا تو (فی الحال) میں اپنے بھائی اور ابن عم مسلم بن عقیل کو جو میرے اہل بیت میں میرے نزدیک افضل اور برگزیدہ ہیں، بھیجتا ہوں۔ میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ مجھے تمہاری بہتر رائے اور تمہارے خیالات سے مطلع کریں میں انشاء اللہ تمہارے پاس ضرور آؤں گا"

(ابومخنف صفحہ ۱۹)

(۳)

(فاقبل مسلم بن عقیل ودعی الحسین بدلیلین یدلانه علی
الطریق فخرج مسلم والدلیلان معه وصلی فی مسجد رسول
الله (ص) وودع من احب وسار فلما صار فی بعض
الطریق ضل الدلیلان واصابهما عطش فماتا فکتب مسلم
الی الحسین کتابا یقول فیه من المکان المسمی بالمضیق اما
بعد فانی اخبرک یابن بنت رسول الله (ص) انی
اقبلت مع الدلیلین فضلا عن الطریق واشتد العطش
بهما فماتا وقد تطیرت من وجهی هذا فان اردت
ان تعفینی وتبعث غیری فافعل"

فلما وصل الکتاب الی الحسین کتب جوابه "بسم الله
الرحمن الرحیم من الحسین الی ابن عمه مسلم بن عقیل
اما بعد یا ابن العم انی سمعت جدی رسول الله (ص) یقول
ما منا اهل البیت یتطیر ولا یتطیر به" فاذا قرأت
کتابی فامض علی ما امرتک والسلام علیک ورحمة
الله وبرکاته"

(ابو مخنف ص۱۹)

(حضرت مسلم بن عقیل تشریف لائے۔ امام حسینؑ نے دو رہبروں کو بلایا
اور حکم دیا کہ وہ حضرت مسلم کو راستہ بتاتے رہیں۔ حضرت مسلم رہبروں کے
ساتھ چلے، مسجد نبویؐ میں نماز پڑھی، اعزا اور احباب سے رخصت ہوئے اور
(کوفہ کی جانب) روانہ ہو گئے۔ ابھی کچھ ہی دور پہونچے تھے کہ دونوں راستہ
بتانے والے خود راستہ بھول گئے اور شدت پیاس سے ہلاک ہو گئے
حضرت مسلم نے مقام مضیق سے امام حسینؑ کو خط لکھا "اے رسول کی صاحبزادی
کے فرزند میں آپ کو خبر دیتا ہوں کہ (آپ کے حکم کے مطابق) میں دونوں
رہبروں کے ساتھ چلا۔ لیکن وہ دونوں راستہ بھول گئے اور شدت پیاس سے
ہلاک ہو گئے، مجھے ان باتوں سے کچھ بدشگونی محسوس ہوتی ہے۔ اگر آپ مناسب
سمجھیں تو مجھے معاف کر دیں اور میری جگہ کسی دوسرے کو بھیج دیں۔"

(۳)

(حضرت مسلم کے خط کا جواب)

جب امام حسین علیہ السلام کے پاس (حضرت مسلمؑ) کا خط پہونچا تو آپ نے جواب لکھا
"بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین بن علیؑ کی طرف سے ان کے ابن عم مسلم بن عقیل کے نام
اے میرے بھائی میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
جو برا شگون لے یا جس کے ذریعہ برا شگون لیا جائے وہ ہم اہل بیت سے نہیں
لہذا میرے خط کو پڑھتے ہی اس کام کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کا میں نے تم
کو حکم دیا ہے۔ تم پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں"

(ابو مختف صہ۱۹)

(۴)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من الحسینؑ بن علیؑ۔ اما بعد فان
اللہ اصطفیٰ محمداً علی جمیع خلقہ واکرمہ بنبوتہ وحباہ
برسالتہ ثم قبضہ الیہ مکرماً وقد نصح العباد وبلغ
رسالات ربہ وکان اھلہ واصفیاءہ احق بمقامہ
من بعدہ۔ وقد تامر علینا قوم فسلمنا ورضینا کراھۃ
الفتنہ وطلب العافیۃ وقد بعثت الیکم بکتابی
ھذا وانا ادعوکم الی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ
فان سمعتم قولی واتبعتم امری اھدکم الی سبیل الرشاد
والسلام"

(ابو مخنف ص۲۳)

۵

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من الحسینؑ بن علیؑ الی
مالک بن مسمع والاحنف بن قیس والمنذر بن جارود
ومسعود بن عمرو وقیس بن الھیثم ویزید بن المسعود
سلام علیکم۔ اما بعد فانی ادعوکم الی احیاء معالم
الحق واماتۃ البدع فان تجیبوا تھتدوا سبل
الرشاد"

(۴)

(امامؑ کا خط اہل بصرہ کے نام)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسینؑ ابن علیؑ کی طرف سے:۔
خداوند عالم نے اپنی تمام مخلوقات میں حضرت محمد صلعم کو منتخب فرمایا، آپ کو
نبوت اور رسالت کا شرف بخشا، پھر عزت کے ساتھ آپ کو اپنے پاس بلا لیا
حضرت محمد صلعم نے بندگان خدا کی ہدایت کی اور پیغامات الٰہی کی تبلیغ کی (اب
ان کے بعد) ان کے اہل بیت اور ان سے سچی محبت کرنے والے ان کی جگہ کے
زیادہ حقدار ہیں۔ ایک قوم نے ہم پر زبردستی حکومت کی لیکن فتنہ وفساد کو
برا سمجھتے ہوئے اور امن وسکون قائم رکھنے کے لئے ہم نے ان کی حکومت
تسلیم کی اور خاموش رہے (مگر اب) میں تمھارے پاس یہ خط بھیجتا ہوں اور
تم کو خدا کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم
میری باتیں سنو اور میری پیروی کرو تو میں ضرور تم کو ہدایت کا راستہ دکھاؤنگا"

(ابو مخنف ص۲۳)

(امامؑ کا دوسرا خط سرداران اہل بصرہ کے نام)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسینؑ ابن علیؑ کی طرف سے مالک بن مسمع، احنف بن
قیس، منذر بن جارود، مسعود بن عمرو، قیس بن ہیثم اور یزید ابن مسعود کے نام
تم پر سلام ہو، میں تم سب کو نشانات حق کو زندہ کرنے اور بدعتوں کے
مار ڈالنے کی طرف دعوت دیتا ہوں اگر تم میری دعوت قبول کروگے
تو فلاح وبہبودی کی طرف ہدایت پاؤگے"

٥

ثم کتب الی الحسینؑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
اما بعد فقد وصل کتابک وفھمت ما ندبتنی الیہ و
دعوتنی لہ من الاخذ بحظی من طاعتک والفوز بنصیبی
من نصرتک وان اللہ لا یخل الارض قط من عامل علیھا
بخیر او دلیل علی سبیل نجاۃ وانتم حجۃ اللہ علی خلقہ
و ودیعتہ فی ارضہ تفرعتم من زیتونۃ احمدیۃ
وھو اصلھا وانتم فرعھا فقد ذللت لک اعناق بنی
تمیم وقد ذللت لک بنی سعد۔"

(لھوف ص۱۸)

(یزید ابن مسعود کا جواب)

(سردار بصرہ یزید ابن مسعود نے) امام حسینؑ کو جواب لکھا: ۔ (فرزند رسولؐ)
آپ کا خط پہونچا۔ اور جس چیز کی طرف آپ نے بلایا ہے اس کو میں سمجھا
آپ نے دعوت دی ہے کہ میں آپ کی پیروی اور آپ کی مدد کر کے اپنے
فرض کو پورا کردوں تو بے شک خدا ہرگز زمین کو ایسے حاکم (اور امام)
سے خالی نہیں رکھتا جو (لوگوں کو) اچھائیوں اور نجات کے راستوں کی
طرف ہدایت کرتا ہے۔ یقیناً آپ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت اور خدا کی
زمین پر خدا کی امانت ہیں۔ آپ درخت احمد کے بیل بوٹے ہیں حضرت
محمد صلعم جڑ ہیں اور آپ شاخ ہیں۔ میں نے آپ کے لئے قبیلہ بنی تمیم
اور قبیلہ بنی سعد کی گردنیں جھکا دی ہیں۔"

(لھوف ص۱۸)

(۵)

هذا ما اوصی به الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب الی اخیه محمد المعروف بابن الحنفیة۔ ان الحسین یشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمداً عبده ورسوله جاء بالحق من عند الحق وان الجنة حق والنار حق وان الساعة اٰتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی القبور انی لم اخرج اشراً ولا بطراً ولا مفسداً ولا ظالماً وانما خرجت لطلب الاصلاح فی امة جدی ارید ان امر بالمعروف وانهی عن المنکر واسیر بسیرة جدی وسیرة علی بن ابی طالب فمن قبلنی فالله اولی بالحق ومن رد علی هذا اصبر حتی یقضی الله بینی وبین القوم وهو خیر الحاکمین وهذه وصیتی یا اخی الیک وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۷۵ وریاض القدس جلد ۱ صـ ۱۰۴)

(۵) (وصیّت نامہ)

"یہ حسینؑ ابن علیؑ ابن ابی طالب کی طرف سے ان کے بھائی محمد سے جو ابن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں وصیّت ہے۔ حسینؑ گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد صلعم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو حق کی بارگاہ سے حق باتیں لے کر آئے، جنت اور جہنم حق ہے، قیامت ضرور آنے والی ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور خدا ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں ضرور زندہ کرے گا (اے محمد بن حنفیہ) میں (عراق کی طرف) بڑا بننے، اکڑنے، فساد پھیلانے اور ظلم کرنے کے لئے نہیں جا رہا ہوں بلکہ میں صرف اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لئے نکلا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ (لوگوں کو) نیک کام کرنے کا حکم دوں اور برائیوں سے منع کروں اور اپنے نانا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اپنے پدر بزرگوار (حضرت علیؑ) کی سیرت پر چلوں۔ جس نے میری باتیں قبول کر لیں تو بے شک خدا حق کا زیادہ سزاوار ہے۔ اور اگر کسی نے میری باتیں ٹھکرا دیں تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ خدا میرے اور اس جماعت کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور خدا بہتر ین فیصلہ کرنے والا ہے"

یہ میری وصیت ہے تم سے اے میرے بھائی۔ خدا میرے حال میں اپنی توفیق شامل کرے۔ میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۷۵ ریاض القدس جلد ۱ صـ ۱۰۴)

(٦)

(كتب عبد الله بن جعفر الطيار اليه - بسم الله الرحمن الر[حيم]
للحسين بن علي من عبد الله بن جعفر اما بعد. فانی
انشدک الله ان تخرج من مكة فانی خائف عليك
من هذا الامر الذی قد ازمعت عليه ان يكون فيه
هلاكك واستيصال اهل بيتك فانك ان قتلت
خفت ان يطفاء نور الله فانت علم المهتدين ورجاء
المومنين - فلا تعجل بالمسير الى العراق فانی اخذ لك
الامان من يزيد ومن جميع بنی امیه لنفسك ولمالك
ولاولادك واهلك. والسلام")

•

"اما بعد فان كتابك ورد علی فقرأته وفهمت ما ذ[كرت]
اعلم انی رأیت جدی رسول الله (ص) فی منامی
فاخبرنی بامر انا ماض له كان لی الامر او علی. فوالله
یا بن عم لو كنت فی جحر هامة من هوام الارض
لاستخرجونی حتی یقتلوننی. والله لیعتدن ون[ی]
كما اعتدت الیهود فی یوم السبت والسلام"
(بلاغة الحسين ص ٢٠٨)

(جب حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار کو معلوم ہوا کہ امام حسینؑ سفر عراق کے لئے تیار ہیں
تو آپ نے ایک خط لکھا: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حسینؑ بن علیؑ کی خدمت میں عبد اللہ
ابن جعفر کی طرف سے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مکہ سے تشریف نہ لے
جائیں کیونکہ جس چیز کا آپ نے ارادہ فرمایا ہے اس میں مجھے آپ کی ہلاکت اور آپکے
اہل بیت کی بربادی کا خوف ہے۔ اگر آپ شہید ہو گئے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں
نور خدا نہ بجھ جائے۔ آپ ہدایت پانے والوں کے لئے منارہ ہدایت اور مومنین
کی آرزوؤں کا مرکز ہیں۔ لہٰذا عراق کی طرف جانے میں تعجیل نہ فرمائیں۔ میں یزید سے
اور تمام بنی امیہ سے آپ کے لئے، آپ کے مال کے لئے اور آپ کے اہل وعیال
کے لئے امان حاصل کر لوں گا۔ آپ پر سلام ہو")

(٦)

(امام حسینؑ کا حضرت عبد اللہ ابن جعفر کو جواب)

(امام حسینؑ نے حضرت عبد اللہ بن جعفر کے خط کا جواب اس طرح لکھا)
"تمھارا خط مجھے ملا۔ میں نے اسے پڑھا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا سمجھا۔ تم کو معلوم
ہونا چاہیئے کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے
مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے جس کو میں ضرور کروں گا۔ نتیجہ خواہ میرے موافق ہو یا مخالف
اے بھائی۔ بخدا اگر میں زمین کے کیڑے مکوڑوں میں سے کسی کیڑے کے سوراخ
میں بھی چھپ جاؤں تو یہ (بنی امیہ) مجھے وہاں سے بھی نکال لیں گے اور ضرور
قتل کریں گے۔ بخدا یہ میرے اوپر اسی طرح ظلم کریں گے۔ جس طرح یہودیوں
نے سنیچر کے دن ظلم اور زیادتی کی تھی۔ تم پر میرا سلام ہو" (بلاغۃ الحسین ص ٢٠٨)

(۷)

"بسم اللہ الرحمن الرحیم. من الحسینؑ بن علیؑ الی بنی ہاشم
اما بعد فانہ من لحق بی منکم استشہد ومن تخلف عنی
لم یبلغ الفتح والسلام" (لہوف ص ۲۸)

(۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم. من الحسینؑ بن علیؑ الی اخوانہ من
المومنین والمسلمین. "سلام علیکم فانی احمد الیکم اللہ
الذی لا الہ الا ھو. اما بعد فان کتاب مسلم بن عقیل
جاءنی یخبرنی بحسن رأیکم واجتماع ملائکم علی
نصرنا والطلب بحقنا فسئلت اللہ ان یحسن لنا
الصنیع وان یثیبکم علی ذلک اعظم الاجر وقد شخصت
الیکم من مکۃ یوم الثلاثاء لثمان مضین من
ذی الحجہ یوم الترویہ. فاذا قدم الیکم رسولی
فانکمشوا فی امرکم وجدوا. فانی قادم الیکم
فی ایامی ھذہ انشاء اللہ والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

(ناسخ التواریخ جلد ۶)

(۷)

(بنی ہاشم کو خط)

بسم اللہ الرحمن الرحیم :۔ حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے بنی ہاشم کو خط۔
"(آگاہ ہو جاؤ) جو مجھ سے آملے گا وہ درجۂ شہادت پر فائز ہوگا۔ اور جس
نے مجھے چھوڑ دیا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ تم سب پر میرا سلام ہو۔"
(لہوف ص ۲۸)

(۸)

(سفر عراق کے وقت کوفیوں کے نام)

حسینؑ ابن علیؑ کی طرف سے برادران مومنین ومسلمین کے نام :۔
"تم پر سلام ہو۔ میں اس معبود کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں
میرے پاس مسلم ابن عقیل کا خط آیا۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ
(میرے بارے میں) تمہاری رائیں بہتر ہیں اور یہ کہ تمہاری جماعتیں ہماری مدد پر
اور ہمارے حق کے طلب کرنے پر متفق ہیں۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ
مجھ پر احسان کرے اور میری مدد اور نصرت پر تم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ میں
مکّہ سے منگل ۸ ذی الحجہ ترویہ کے دن تمہاری طرف روانہ ہو رہا ہوں
جب میرا قاصد تمہارے پاس پہونچے تو اپنے کاموں میں مشغول ہو جاؤ اور
کوشش کرو۔ میں انشاء اللہ انھیں دنوں میں تمہارے پاس پہونچ رہا ہوں
تم سب پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں" (ناسخ التواریخ جلد ششم)

(۹)

"اما بعد فقد ورد الی کتاب مسلم بن عقیل یخبرنی بحسن رایکم واجتماعکم علی نصرتنا فاسئل الله ان یحسن لنا ولکم العاقبة وقد جئتکم باهلی وصحبی فاذا قدم الیکم رسولی هذا فاکتبوا معه بما تحتاجون۔ والسّلام"

(ابو مخنف صا۴۱)

(۱۰)

لما علم بقتل ابن عمه وغدر اهل الکوفة به عقد اثنتی عشر رایة فامر جمیعاً ان یحمل کل واحد رایة منها وحملوا الرایات وبقیت رایة منها فقال بعضهم "سیدی تفضل علی بحملها" فجزاه الحسینؑ خیرا وقال "یاتی الیها صاحبها" ثم کتب :-

"من الحسین بن علیؑ ابن ابی طالبؑ الی الرجل الفقیه حبیب بن مظاهر اما بعد یا حبیب فانت تعلم قرابتنا من رسول الله (ص) وانت اعرف بنا من غیرک وانت ذو شیمة وغیرة فلا تبخل علینا بنفسک یجازیک جدی رسول الله (ص) یوم القیامة"

(بلاغة الحسین صـ۲۱۶)

(۹) (مقام حاجز سے کوفیوں کے نام)

(جب امام حسینؑ مقام حاجز پر پہونچے تو قیس بن مسہر کے ذریعہ کوفیوں کو ایک خط روانہ فرمایا۔ خط کا مضمون یہ ہے) میرے پاس مسلم بن عقیل کا خط آیا۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ (میرے بارے میں) تم لوگوں کی رائے بہتر ہے۔ اور تم میری مدد کے لیے تیار ہو۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارا اور تم لوگوں کا انجام بخیر ہو میں تمھارے پاس اپنے اہل بیت اور اپنے اصحاب کے ساتھ آرہا ہوں۔ جب تمھارے پاس میرا یہ قاصد پہونچے تو جس چیز کی تم لوگوں کو احتیاج ہو لکھو۔ تم پر سلام ہو۔"

(ابو مخنف صا۴۱)

(۱۰) (حبیب ابن مظاہر کے نام امامؑ کا خط)

(جب امام حسینؑ کو اپنے ابن عم (حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت اور اہل کوفہ کی غداری کا علم ہوا تو آپ نے بارہ جھنڈے بنائے اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ ہر شخص ایک ایک جھنڈا اٹھا لے۔ اصحاب نے جھنڈے اٹھا لیے مگر ایک جھنڈا باقی رہ گیا بعض اصحاب نے عرض کیا میرے سردار مجھے اس جھنڈے کے اٹھانے کا شرف بخشیئے"، امام حسینؑ نے ان کے لیے خیر کی دعا کی اور فرمایا "اس جھنڈے کا اٹھانے والا بس آیا ہی چاہتا ہے"، پھر آپ نے ایک خط لکھا: حسین ابن علی کی طرف سے مرد فقیہ حبیب ابن مظاہر کے نام:-

"اے حبیب تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلعم سے قرابت قریبہ رکھتے ہیں اور بہ نسبت دوسروں کے تم ہماری شخصیت سے زیادہ واقف ہو۔ تم بزرگیوں والے اور غیرت دار ہو مجھے یقین ہے کہ تم ہماری مدد کرنے میں بخل نہ کروگے۔ روز قیامت میرے نانا رسول اللہ صلعم تم کو اس کا بدلہ دیں گے"۔

(بلاغة الحسین صـ۲۱۶)

اے حسینؑ، اب تک گل افشاں ہے تیری ہمت کا باغ
آندھیوں سے لڑ رہا ہے آج بھی تیرا چراغ
تو نے دھو ڈالے جبینِ ملّتِ بیضا سے داغ
تیرے دل کے سامنے لرزاں ہی باطل کا دماغ
فخر کا دل میں دریچہ باز کرنا چاہیے
جس کا تو آقا ہو، اس کو ناز کرنا چاہیے

(جوش)

باب سوم

اصحاب امام حسین علیہ السلام کا کلام اور خطبات

(۱)

ثم حمل على القوم وقال "يا اهل الكوفة يا اهل الغدر و
المكر علام دعوتم هذا الامام. وزعمتم انكم تنصروه حتى
اذا اتاكم غدرتم به وتعديتم عليه واحطتم به من كل
جانب ومكان ومنعتموه واهله من الرجوع الى ماشاء
من هذه الارض العريضة فاصبح فى ايديكم وحيدا
ومنعتموه واهل بيته من شرب الماء الذى تشرب امنه
اليهود والنصارى والكلاب والخنازير. بئس والله
ماخلفتم نبيكم فى اهل بيته وذريته مالكم لا اسقاكم
الله يوم العطش الاكبر"

(ابومخنف ص۷۸)

(۲)

فخرج اليهم زهير بن القين ونادى باعلى صوته "ايها
الناس ان حق المسلم على المسلم النصيحة ونحن وانتم على
دين واحد وقد ابتلانا الله بذرية نبيه لينظر مانحن وانتم
صانعون وانا ادعوكم الى نصرته وخذلان الطغاة". فلما سمعوا
كلام زهير قالوا "لن نبرح حتى نقتل صاحبكم ومن تبايعه
او يبايع يزيد" فقال لهم زهير "عباد الله ان الدنيا دار
فناء وزوال متصرفة باهلها من حال الى حال فالمغرور من
اغتر بها ولكن اليها وان الحسين احق بالنصرة والمودة من ابن سمية

(ابومخنف ص۸۳)

(۱)

(حضرت حر کا کوفیوں سے خطاب)

پھر حضرت حر نے لشکر یزید پر حملہ کیا اور فرمایا "اے کوفیو! اے دھوکے بازو!
اور مکارو! کس شان سے تم نے اس امام کو بلایا اور تم نے گمان کیا کہ تم ان کی
مدد کرو گے لیکن جب امام تمہارے پاس آگئے تو تم نے ان سے بے وفائی کی
اور ان پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ تم نے ان کو ہر طرف اور ہر جگہ سے گھیر لیا اور ان کو
اور ان کے اہل بیت کو اس لمبی چوڑی دنیا میں کسی طرف چلے جانے سے روک
دیا۔ آج یہ تمہارے ہاتھوں میں یکہ و تنہا رہ گئے۔ تم نے ان پر اور ان کے
اہل بیت پر وہ پانی بند کر دیا جس کو یہودی، عیسائی، کتے اور سور تک پیتے ہیں
خدا کی قسم تم نے ذریت و اہل بیت رسالت کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا
تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ خدا تم کو روز قیامت کی بڑی پیاس سے کبھی سیراب
نہ کرے"۔

(ابومخنف ص۷۸)

(۲)

(حضرت زہیر بن القین کی دشمنوں کو نصیحت)

حضرت زہیر بن قین لشکر یزید کی طرف آئے اور باآواز بلند فرمایا "اے لوگو!
ایک مسلمان کا حق ہے کہ وہ ایک مسلمان کو نصیحت کرے۔ ہم اور تم ایک ہی
دین پر ہیں۔ یقیناً خدا نے اپنے نبی کی ذریت کے بارے میں ہمارا امتحان لیا
ہے تاکہ دیکھے کہ ہم اور تم (ذریت رسول کے ساتھ) کیسا سلوک کرتے ہیں
(اے لوگو) میں تم کو نصرت حسین کی طرف دعوت دیتا ہوں اور سرکشوں کا ساتھ

(٣)

ودعی علیه السّلام برجل یقال له انس بن کاهل وقال له امض الی هؤلاء القوم وذکرهم الله ورسوله عساهم یرجعون عن قتالنا واعلم انهم لا یرجعون ولکن لتکون علیهم حجة یوم القیامة" فانطلق انس حتی دخل علی ابن سعد وهو جالس فلم یسلم علیه فقال له "یا اخا کاهل ما منعک ان تسلم علیّ؟ الست مومنا مسلما والله ما کفرت وقد عرفت الله ورسوله" فقال له انس "کیف عرفت الله ورسوله وانت ترید ان تقتل ولده واهل بیته ومن نصرهم" فنکس ابن سعد راسه

(ابومخنف صـ٧٦)

چھوڑنے کی فہمائش کرتا ہوں" جب لشکر یزید نے حضرت زہیر کی گفتگو سنی تو جواب دیا "ہم تمھارے امام اور ان کے ساتھیوں کو ضرور قتل کریں گے۔ ورنہ وہ یزید کی بیعت کریں" جناب زہیر نے فرمایا۔ اے خدا کے بندو! دنیا فانی ہے اور دنیا والوں کے حالات بدلتے رہتے ہے۔ جو دنیا کی آرائشوں کے فریب میں آیا۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوا وہ بڑے دھوکے میں ہے۔ امام حسینؑ (فرزند رسول) نصرت و محبت کے کہیں زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت ایک بدکار عورت کے بیٹے (ابن زیاد) کے"

(ابومخنف صـ٥٧)

(٣)

(عمر ابن سعد کی بے حیائی)

امام حسین علیہ السلام نے انس بن کاہل کو بلایا اور فرمایا "لشکر یزید کی طرف جاؤ اور ان کے سامنے اللہ و رسول کا تذکرہ کرو۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجائیں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ باز نہ آئیں گے لیکن صرف اس لئے کہ قیامت کے دن میرے لئے ان پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے" انس ابن کاہل روانہ ہوئے اور عمر بن سعد کے پاس پہونچے۔ عمر بن سعد بیٹھا ہوا تھا مگر آپ نے اس کو سلام نہیں کیا۔ عمر ابن سعد نے کہا "اے بھائی کاہل۔ تم نے مجھے سلام کیوں نہ کیا؟ کیا میں مسلم و مومن نہیں؟ میں نے تو بخدا کفر نہیں اختیار کیا۔ میں اللہ و رسول دونوں کو مانتا ہوں" انس ابن کاہل نے جواب دیا "تو کس طرح اللہ و رسول کو مانتا ہے جب کہ تو رسول صلعم کے فرزند، ان کے اہل بیت اور فرزند رسول کے مددگاروں کو شہید کرنے کا ارادہ رکھتا ہے" (یہ سن کر) عمر بن سعد نے اپنا سر جھکا لیا۔

(ابومخنف صـ٧٦)

(۴۱)

وتقدم نحو القوم فی نفر من اصحابه وبین یدیه بریر بن خضیر فقال له الحسینؑ "کلم القوم" فتقدم بریر فقال "یا قوم اتقوا الله فان ثقل محمد قد اصبح بین اظهرکم هؤلاء ذریته وعترته وبناته وحرمه فهاتوا ما عندکم وما الذی تریدون ان تصنعوا بهم؟" فقالوا "نرید ان نمکن منهم الامیر عبید الله بن زیاد فیری رایه فیهم" فقال لهم بریر "افلا تقبلون منهم ان یرجعوا الی المکان الذی جاؤا منه ویلکم یا اهل الکوفة انسیتم کتبکم وعهودکم التی اعطیتموها واشهدتم الله علیها یا ویلکم دعوتم اهل بیت نبیکم وزعمتم انکم تقتلون انفسکم دونهم حتی اذا اتوکم اسلمتموهم الی ابن زیاد ومنعتموهم عن ماء الفرات بئسما خلفتم نبیکم لا سقاکم الله یوم القیامة فبئس القوم انتم" فقال نفر منهم "یا هذا ما ندری ما تقول؟" فقال بریر "الحمد لله الذی زادنی فیکم بصیرة۔ اللهم انی ابرء الیک من فعال هؤلاء القوم" فجعل القوم یرمونه بالسهام فرجع بریر۔

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۹۳)

(۴۱) (فوج یزید سے حضرت بریر کا خطاب)

امام حسین علیہ السلام اپنے چند اصحاب کے ساتھ لشکر یزید کی طرف تشریف لائے حضرت بریر بن خضیر آپ کے سامنے تھے۔ امام حسینؑ نے آپ سے فرمایا "لشکر یزید سے گفتگو کرو" حضرت بریر آگے بڑھے اور فرمایا "لوگو! خدا سے ڈرو۔ اگر تم سے کہا جائے کہ حضرت محمد صلعم تمھارے پسِ پشت .... کھڑے ہوئے ہیں اور یہ ان کی ذریت ان کی عترت، ان کی بیٹیاں اور ان کے اہل حرم ہیں تو بتاؤ تمھارے پاس کیا جواب ہے؟ تم اہل بیت رسول کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟" دشمنوں نے جواب دیا "ہم چاہتے ہیں کہ ان (حسین اور اہل بیت) کو عبید اللہ ابن زیاد کے حوالے کر دیں وہ ان کے ساتھ جیسا چاہے گا سلوک کرے گا" حضرت بریر نے فرمایا "کیا تم کو یہ منظور نہیں کہ یہ لوگ جس جگہ سے آئے ہیں وہیں پھر واپس لوٹ جائیں۔ اے کوفیو! تم پر لعنت ہے کیا تم اپنے خطوط اور اپنے عہد وپیمان کو جو تم نے امام حسینؑ سے) کیا تھا اور (اپنے عہد وپیمان پر) خدا کو گواہ بنایا تھا وہ سب بھول گئے۔ تمھارا برا ہو۔ تم نے اپنے نبیؐ کے اہل بیت کو بلایا اور یہ گمان کیا کہ تم ان کی حفاظت میں اپنی جانوں کی بازی لگا دو گے۔ لیکن جب وہ تمھارے پاس آ گئے تو تم ان کو ابن زیاد کے حوالے کرنا چاہتے ہو۔ اور ان پر فرات کا پانی بند کر دیا۔ تم نے اپنے نبیؐ کے اہل بیت کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ خدا تم کو روز قیامت کبھی سیراب نہ کرے کتنی بری قوم ہو تم لوگ!" دشمنوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا "اے بریر، ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟" حضرت بریر نے جواب دیا "خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو تم سے زیادہ بصیرت والا بنایا۔ اے خدا میں تیری بارگاہ میں

(۵)

فقال "یابن رسول اللہ تاذن لی فاخرج الیھم فاکلمھم،
فاذن لہ فخرج الیھم فقال "یا معشر الناس ان اللہ عزوجل
بعث محمداً (ص) بالحق بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ
باذنہ وسراجاً منیراً۔ وھذا ماء الفرات تقع فیہ
خنازیر السواد وکلابھا وقد حیل بینہ وبین ابنہ
فقالوا "یا یزید فقد اکثرت الکلام فاکفف فواللہ
لیعطش الحسینؑ کما عطش غیرہ من کان قبلہ" فقال
الحسینؑ "اقعد یا یزید"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۷۲)

اس قوم کے برے افعال سے برأت چاہتا ہوں (میں اس قوم سے اور
اس کے بُرے افعال سے بری ہوں)" (یہ سن کر) لشکر یزید نے آپ پر
تیروں کی بارش کر دی۔ حضرت بریر واپس آئے۔
(بحار جلد ۱۰ ص ۱۹۳)

(۵)

(یزید ابن حصین کا لشکر یزید سے خطاب)

یزید ابن حصین ہمدانی نے عرض کیا "فرزند رسولؐ! مجھے اجازت دیجئے
کہ میں جا کر ان لوگوں (لشکر یزید) سے کچھ گفتگو کروں" امامؑ نے اجازت
دی۔ یزید ابن حصین لشکر مخالف کی طرف آئے اور فرمایا "اے لوگو! خداوند
عالم نے حضرت محمد صلعم کو حق کے ساتھ جنت کی خوشخبری دینے والا اور جہنم
سے ڈرانے والا، خدا کی طرف دعوت دینے والا، اور (ہدایت کا) روشن
چراغ بنا کر بھیجا۔ (اے لوگو) یہ فرات کا پانی ہے جس کو عراق کے سور
اور کتے تک پیتے ہیں، لیکن (تم لوگوں کی طرف سے) اس فرات کے
پانی اور رسولؐ کے فرزند کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے (تم لوگوں
نے فرزند رسول صلعم پر پانی بند کر دیا ہے)" لشکر یزید نے جواب دیا
"اے یزید تم بہت کچھ کہہ چکے۔ اب خاموش ہو جاؤ۔ خدا کی قسم
حسینؑ اسی طرح پیاسے رہیں گے جس طرح ان کے علاوہ ان سے
پہلے والے پیاسے رہے" (یہ سن کر) امام حسینؑ نے فرمایا "اے
یزید بن حصین بیٹھ جاؤ"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۷۲)

(۶)

وتقدم ابوثمامة الصیداوی الی الحسینؑ وقال "یا مولای اننا مقتولون لامحالة وقد حضرت الصلوٰة فصل بنا فانی اظنها اخر صلوٰة نصلیها لعلنا نلقی اللّٰہ علی اداء فریضة من فرائضه فی هذا الموضع العظیم" فقال له "اذن یرحمک اللّٰہ" فلما فرغ من الأذان نادی الحسینؑ "یا عمر بن سعد انسیت شرائع الاسلام الا تکف عنا الحرب حتی نصلی؟" فلم یجبه عمر (ابومخنف ص۶۵)

(۷)

وجاء حنظله بن سعد الشامی فوقف بین یدی الحسینؑ یقیه السهام والرماح والسیوف بوجهه ونحره واخذ ینادی "یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل داب قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدهم وما اللّٰہ یرید ظلما للعباد ویا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین مالکم من اللّٰہ من عاصم یا قوم لا تقتلوا حسیناؑ فیسحتکم اللّٰہ بعذاب وقد خاب من افتری" (بحار جلد ۱۰ ص۱۹۷)

(۶) (اصحاب حسینؑ کی آخری نماز)

ابوثمامہ صیداوی امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اے مولا بہر حال ہم شہید کر دیئے جائیں گے نماز کا وقت آگیا ہے (ہماری خواہش ہے کہ) آپ ہم سب کو نماز پڑھائیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری آخری نماز ہے امید ہے کہ ہم اس عظیم الشان موقعہ (شہادت) پر فرائض خداوندی میں سے کوئی فریضہ ادا کر سکیں اور خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکیں"۔ امام نے فرمایا "خدا تم پر رحم کرے۔ اذان دو" جب اذان ختم ہوئی تو امام حسینؑ نے (عمر ابن سعد سے) فرمایا "اے عمر ابن سعد! کیا تو ارکان اسلام کو بھی بھول گیا۔ کیا اتنی دیر جنگ ملتوی نہیں کر سکتا کہ ہم نماز پڑھ لیں؟" عمر ابن سعد نے کوئی جواب نہ دیا۔
(ابومخنف ص۶۵)

(۷) (حضرت حنظلہ ابن سعد کا جوش ایمان)

حنظلہ ابن سعد شامی آئے اور امام حسینؑ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ امام حسینؑ کی حفاظت اس طرح کر رہے تھے کہ تیروں، نیزوں، اور تلواروں کو اپنے چہرہ اور اپنی گردن پر روکتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "اے قوم (اے لشکر یزید) میں تمھارے انجام سے ڈر رہا ہوں تمھارا بھی وہی حشر ہوگا جو قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد والوں کا ہوا۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اے قوم! میں تمہارے لئے روز قیامت کے عذاب سے ڈر رہا ہوں جس دن تم اپنی پشت پھرا کر بھاگ رہے ہو گے اور تم کو عذاب خدا سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اے قوم! حسینؑ کو قتل نہ کرو۔ ورنہ خدا تم پر عذاب نازل کر کے تم کو برباد کر دے گا۔ اور جھوٹوں کا انجام ناکامی ہے۔" (بحار جلد ۱۰ ص۱۹۷)

(۸)

وقام الیہ مسلم بن عوسجہ فقال" انحن نخلی عنک وبما نعتذر الی اللہ فی اداء حقک۔ اما واللہ حتی اطعن فی صدورھم برمحی واضربھم بسیفی ما ثبت قائمہ فی یدی ولو لم یکن معی سلاح اقاتلھم بہ لقذفتھم بالحجارۃ۔ واللہ لا نخلیک حتی یعلم اللہ انا قد حفظنا غیبۃ رسول اللہ فیک اما واللہ لو علمت انی اقتل ثم احیی ثم احرق حیا ثم اذری ثم یفعل ذلک بی سبعین مرۃ ما فارقتک حتی القی حمامی دونک فکیف لا افعل ذلک وانما ھی قتلۃ واحدۃ ثم ھی الکرامۃ التی لا انقضاء لھا ابدا"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۲)

(۸)

(حضرت مسلم بن عوسجہ کا جوش جہاد)

حضرت مسلم ابن عوسجہ خدمت امام میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا" (فرزند رسول) کیا ہم آپ کو تنہا چھوڑ دیں۔ اگر ہم آپ کا حق ادا نہ کریں تو ہم خدا کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میں دشمنوں کے سینوں کو اپنے نیزہ سے چھلنی بنا دوں گا۔ اور جب تک تلوار کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان پر تلوار چلاتا رہوں گا۔ اور اگر میرے پاس دشمنوں سے جنگ کرنے کے لئے کوئی ہتھیار نہ ہوگا تو میں ان پر پتھر پھینکوں گا۔ خدا کی قسم ہم آپ کو تنہا ہرگز نہیں چھوڑ سکتے تاکہ خدا جان لے کہ ہم نے رسول خدا کی امانت کی حفاظت کی۔ خدا کی قسم اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر زندہ جلا دیا جاؤں پھر میری خاک ہوا میں اڑا دی جائے۔ اور یہ سلوک میرے ساتھ (ایک مرتبہ نہیں بلکہ) ستر مرتبہ کیا جائے پھر بھی میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں اپنی موت سے ملاقات کروں۔ تو پھر میں ایسا کیوں نہ کروں (اور شہادت کی خواہش کیوں نہ کروں) جب کہ میں ایک ہی مرتبہ قتل کیا جاؤں گا اور پھر مجھے وہ شرف اور بزرگی ملے گی جو کبھی نہ ختم ہوگی"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۲)

(۹)

ثم برز جون مولی ابی ذر وکان عبد اسود فقال له الحسین "انت فی اذن منی" فقال "یا ابن رسول الله انا فی الرخاء الحس قصاعکم وفی الشدة اخذلکم والله ان ریحی لمنتن وان حسبی للئیم ولونی لاسود فتنفس علی بالجنة فتطیب ریحی ویشرف حسبی ویبیض وجهی لا والله لا افارقکم حتی یختلط هذا الدم الاسود مع دمائکم" ثم قاتل رضوان الله علیه حتی قتل

(لہوف ص۴۷)

(۱۰)

ثم اقبل علیه السلام علی اصحابه وقال لهم "یا اصحابی لیس طلب القوم غیری فاذا جن علیکم اللیل فسیروا فی ظلمته الی شئتم من الارض" فقالوا باجمعهم "یا ابن بنت رسول الله ای باء وجه نلقی الله ونلقی جدک واباک لا کان ذلک ابداً ونقتل انفسنا دونک"

وقالوا "انفسنا لک الفداء نقیک بایدینا ووجوهنا فاذا نحن قتلنا بین یدیک نکون وفینا لربنا وقضینا ما علینا"

(ابومخنف ص۶)

(۹) (امام حسینؑ کی بندہ نوازی)

پھر جون غلامِ حضرت ابوذر آگے بڑھے۔ حضرت جون ایک غلام حبشی تھے۔ امام حسینؑ نے ان سے فرمایا "تم کو میری طرف سے اجازت ہے" جون نے عرض کیا "فرزند رسول! آرام کے زمانے میں تو میں آپ کے دسترخوان کے پیالے چاٹتا رہا اور اب مصیبت کے وقت آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔ خدا کی قسم میرے جسم سے بو آتی ہے، میرا حسب اچھا نہیں، میرا رنگ سیاہ ہے (لیکن آپ کے ساتھ رہ کر) میں جنت میں جاؤں گا، میرے جسم سے خوشبو آنے لگے گی، میرا حسب شریف ہو جائے گا، میرا چہرہ نورانی ہو جائے گا، خدا کی قسم میں ہرگز آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرا یہ سیاہ خون آپ کے پاکیزہ خون کے ساتھ مخلوط نہ ہو جائے" پھر آپ نے جہاد کیا اور شہید ہو گئے۔

(لہوف ص۴۷)

(۱۰) (خدمت امامؑ میں وفاداری کا اظہار)

پھر امام حسینؑ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا "اے میرے اصحاب یہ قوم دشمن سوائے میرے اور کسی کو نہیں چاہتی۔ اس لئے جب رات آجائے تو اس کی تاریکی میں اس زمین پر جدھر تمہارا جی چاہے چلے جاؤ" تمام اصحاب نے مل کر کہا "اے رسول کی صاحبزادی کے فرزند! اگر ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے تو ہم خدا، آپ کے نانا (رسول اللہؐ) اور آپ کے پدر بزرگوار (علی مرتضیٰ) کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہم آپ کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کر دیں گے" تمام اصحاب نے عرض کیا "فرزند رسول! ہماری جانیں آپ پر قربان۔ ہم آپ کی اپنے ہاتھوں اور اپنے چہروں سے حفاظت کریں گے جب ہم سب شہید ہو جائیں گے تو سمجھیں گے کہ ہم نے خدا کا وعدہ پورا کیا اور جو ہم پر فرض تھا اس کو ادا کیا"

(ابومخنف ص۶)

نطق جس کا نغمۂ سازِ پیمبر، وہ حسینؑ

تھا جو شرحِ مصطفےؐ، تفسیرِ حیدرؑ، وہ حسینؑ

تشنگی جس کی جوابِ موجِ کوثر، وہ حسینؑ

لاکھ پر بھاری رہے جس کے بہتّر، وہ حسینؑ

جو محافظ تھا خدا کے آخری پیغام کا

جس کی نبضوں میں مچلتا تھا لہو اسلام کا

(جوشؔ)

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور تم میں ایک ایسی جماعت ضرور رہو
جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے، اچھی باتوں کا حکم دے اور
برائیوں سے روکے

حصۂ دوم

(۱) امام زین العابدین علیہ السلام کا کلام اور خطبات۔

(۲) مخدرات عصمت وطہارت کا کلام اور خطبات۔

اے خدا سینۂ مسلم کو عطا ہو وہ گداز
تھا کبھی حمزہؓ و حیدرؓ کا جو سرمایۂ ناز
پھر فضا میں تری تکبیر کی گونجے آواز
پھر اس انجام کو دے گرمیٔ روح آغاز
نقش اسلام ابھر جائے جلی ہو جائے
ہر مسلمان حسینؑ ابن علیؑ ہو جائے

(جوش)

باب اوّل

امام زین العابدین علیہ السلام کا کلام اور خطبات

(۱)

ثم ان زین العابدین اوماء الی الناس ان اسکتوا فسکتو
فقام قائماً فحمد اللّٰہ واثنی علیہ وذکر النبیؐ (ص) ثم صلی
علیہ ثم قال " ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن
لم یعرفنی فانا اعرفہ بنفسی انا علیؑ بن الحسین بن
علی بن ابی طالب علیھم السلام، انا ابن من انتھکت حرمتہ
وسلبت نعمتہ وانتھب مالہ وسبی عیالہ، انا بن
المذبوح بشط الفرات من غیر دخل ولا تراب انا بن
من قتل صبرا وکفی بذلک فخرا، ایھا الناس فانشد کم
اللّٰہ ھل تعلمون انکم کتبتم الی ابی وخد عتموہ من
انفسکم العھد والمیثاق والبیعۃ وقاتلتموہ فتبا لما
قدمتم لانفسکم وسوءۃ لرائکم. بایۃ عین تنظرون
الی رسول اللّٰہ (ص) اذیقول لکم قتلتم عترتی وانتھکتم
حرمتی فلستم من امتی"

(لھوف ص۶۸)

(۱)

(کوفہ میں امام زین العابدینؑ کا خطبہ)

پھر امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ سب خاموش ہو گئے
آپ کھڑے ہوئے، خدا کی حمد وثنا کی، حضرت نبیؐ کا ذکر کیا، ان پر صلوٰۃ بھیجی پھر
ارشاد فرمایا " اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے۔ جو نہیں پہچانتا
اسے میں بتاتا ہوں۔ میں علیؑ ابن الحسین ابن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہوں۔
میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی۔ جس کا سامان چھین لیا گیا۔ جس کا
مال لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیئے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو
ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا۔ میں اس کا فرزند ہوں
جو قتل کرنے کے لئے چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ اور شہادت حسینؑ ہمارے
فخر کے لئے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ ذرا سوچو
تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا
دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم
نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمھارا برا ہو۔ تم نے اپنے لئے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا
تمھاری رائیں کس قدر بری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے
جب رسول اللہ صلعم تم سے بازپرس کریں گے کہ "تم لوگوں نے میری عترت
کو قتل کیا اور میرے اہل حرم کو ذلیل کیا۔ اس لئے تم میری امت میں نہیں"

(لہوف ص۶۸)

(۲)

وصعد المنبر وتکلم بکلام الانبیاء لعذوبة لسان و
فصاحة وبلاغة فاقبل الیه الناس من کل مکان۔ فقال
"ایها الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا
اعرفه بنفسی، انا علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیهم
السلام، انا ابن من حج ولبی، انا ابن من طاف وسعی، انا
ابن زمزم والصفا، انا ابن فاطمة الزهراء، انا ابن المذبوح
من القفا، انا ابن العطشان حتی قضی، انا ابن من
منعوه بالماء واحلوه علی سائر الوری، انا ابن
محمد المصطفیٰ (ص)، انا ابن صریع کربلاء، انا ابن من
راحت انصاره تحت الثری، انا ابن من غدت حریمه
اسری، انا ابن من ذبحت اطفاله من غیر سوء، انا
ابن من اضرم الاعداء فی خیمته لظی، انا ابن من اضحی
صریعا بالعری، انا ابن من لا له الغسل ولا کفن یری
انا ابن من رفع راسه علی القنا، انا ابن من هتکت

(۲)

(مسجد دمشق میں امام زین العابدینؑ کا خطبہ)

امام زین العابدینؑ منبر پر تشریف لے گئے اور انبیاء کی طرح شیریں زبان میں نہایت
فصاحت وبلاغت کے ساتھ خطبہ ارشاد فرمایا۔ ہر طرف سے لوگ سمٹے اور آپ
کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا "اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا
ہی ہے، جو نہیں پہچانتا میں اسے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں۔ میں علی بن الحسینؑ بن
علی بن ابی طالب علیہم السلام ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس نے حج کیا۔ میں اس کا
فرزند ہوں جس نے طواف کیا اور سعی کی۔ میں پسر زمزم و صفا ہوں، میں فرزند فاطمہ
زہرا ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جو پس گردن سے ذبح کیا گیا، میں اس پیاسے کا
فرزند ہوں جو پیاسا ہی دنیا سے اٹھا، میں اس کا فرزند ہوں جس پر لوگوں نے پانی بند
کردیا، حالانکہ تمام مخلوقات پر پانی کو جائز قرار دیا، میں محمد مصطفےٰ صلعم کا فرزند ہوں
میں اس کا فرزند ہوں جو کربلا میں شہید کیا گیا، میں اس کا فرزند ہوں جس کے انصار
زمین میں آرام کی نیند سو گئے، میں اس کا پسر ہوں جس کے اہل حرم قید کر دیئے
گئے، میں اس کا فرزند ہوں جس کے بچے بغیر جرم وخطا ذبح کر ڈالے گئے، میں اس
کا بیٹا ہوں جس کے خیموں میں آگ لگا دی گئی، میں اس کا فرزند ہوں جو زمین کربلا
پر شہید کر دیا گیا۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو نہ غسل دیا گیا نہ کفن، میں اس کا فرزند
ہوں جس کا سر نوک نیزہ پر بلند کیا گیا، میں اس کا فرزند ہوں جس کے اہل حرم کی کربلا
میں بے حرمتی کی گئی، میں اس کا فرزند ہوں جس کا جسم زمین (کربلا) پر چھوڑ دیا گیا
اور سر دوسرے مقامات پر (نوک نیزہ پر بلند کر کے پھرایا گیا) میں اس کا فرزند

حریمہ بارض کربلاء، انا ابن جسمہ بارض ورا سہ
باخری، انا ابن من لا یری حولہ غیر الاعداء، انا ابن
من سبیت حریمہ والی الشام تھدی، انا ابن
من لا ناصر لہ ولا حمی،" ثم قال سلام اللہ علیہ
"ایھا الناس قد فضلنا اللہ بخمس فینا واللہ
مختلف الملائکہ ومعدن الرسالۃ، وفینا نزلت
الآیات، ونحن قدنا العالمین للھدیٰ وفینا الشجاعۃ
فلم نخف باسا والبراعۃ والفصاحۃ اذا افتخر
الفصحاء، وفینا الھدیٰ الی سبیل السواء والعلم لمن
اراد ان یستفید علما والمحبۃ فی قلوب المؤمنین
من الوریٰ۔ ولنا الشان الاعلیٰ فی الارض والسماء ولو
لانا ما خلق اللہ الدنیا وکل فخر دون فخرنا یھویٰ
ومحبنا یسقیٰ وباغضنا یوم القیامۃ یشقیٰ،" فلما
سمع الناس کلامہ ضجوا بالبکاء والنحیب وعلت
الاصوات۔ فخاف یزید الفتنۃ فامر المؤذن ان یقطع
علیہ خطبتہ۔ وصعد المؤذن وقال "اللہ اکبر

ہوں جس کے ارد گرد سوائے دشمنوں کے اور کوئی نہ تھا، میں اس کا فرزند ہوں
جس کے اہل حرم کو قید کر کے شام تک پھرایا گیا، میں اس کا فرزند ہوں جو بے یار و
مددگار تھا۔" پھر امام علیہ السلام نے فرمایا "لوگو! خدا نے ہم کو پانچ چیزوں سے
فضیلت بخشی ہے، (۱) خدا کی قسم ہمارے ہی گھر میں فرشتوں کی آمد و رفت رہی اور
ہم ہی معدن نبوت و رسالت ہیں (۲) ہمارے ہی شان میں قرآن کی آیتیں اتریں
اور ہم نے ہی لوگوں کی ہدایت کی۔ (۳) شجاعت ہمارے ہی گھر کی کنیز ہے ہم کبھی
کسی قوت و طاقت سے نہیں ڈرے، اور فصاحت ہمارا ہی حصہ ہے جب
فصحاء فخر و مباہات کریں۔ (۴) ہم ہی صراط مستقیم اور ہدایت کا مرکز ہیں اور اس کے
لئے علم کا سرچشمہ ہیں جو علم حاصل کرنا چاہے اور دنیا کے مومنین کے دلوں
میں ہماری محبت ہے (۵) ہمارے ہی مرتبے آسمانوں اور زمینوں میں بلند ہیں، اگر
ہم نہ ہوتے تو خدا دنیا کو نہ پیدا کرتا۔ ہر فخر ہمارے فخر کے سامنے پست ہے
ہمارے دوست (روز قیامت) سیر و سیراب ہوں گے اور ہمارے دشمن روز
قیامت بدبختی میں ہوں گے"، جب لوگوں نے امام زین العابدینؑ کا کلام سنا
تو رونے پیٹنے لگے اور ان کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یزید گھبرا اٹھا کہ کہیں
کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ اس نے فوراً موذن کو حکم دیا کہ وہ (اذان شروع کر کے)
امام کے خطبہ کو منقطع کر دے۔ موذن (گلدستہ اذان پر) گیا اور کہا "اللہ اکبر"
(خدا کی ذات سب سے بزرگ و برتر ہے) امام نے فرمایا "تو نے ایک بڑی
ذات کی بڑائی بیان کی اور ایک عظیم الشان ذات کی عظمت کا اظہار کیا اور جو
کچھ کہا حق کہا" موذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں

فقال الامام "كبرت تكبيرا وعظمت عظيما وقلت
فقال المؤذن " اشهد ان لا اله الا الله" فقال "اشهد
بها مع كل شاهد واقربها مع كل جاحد" فقال
المؤذن " اشهد ان محمدا رسول الله" فبكى على
فقال " يا يزيد سئلتك بالله محمد جدى ا
جدك ؟" فقال "جدك" فقال له " فلم قتلت اه
بيته ؟" فلم يرد عليه جوابا وقال " لا حاجة لى
بالصلوٰة"
فقام المنهال بن عمر الى على بن الحسين فقال له "كيف اص
يا ابن رسول الله ؟" فقال له الامام " كيف حال من اصبح
وقد قتل ابوه وقل ناصره وينظر الى حرم من حوله اسا
قد فقدوا الستر والغطاء وقد اعدموا الكافل والحمى
فهل ترانى الا اسيرا ذليلا قد عدمت الناصر والكفيل
قد كسيت انا واهل بيتى ثياب الاسى وقد حرم علينا
جديد العرى فان تسئل فها انا كما ترى قد شمتت فينا
الاعداء ونترقب الموت صباحا ومساء" - ثم قال

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے) امام نے فرمایا "میں بھی اس کلمہ کی ہر گواہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور ہر انکار کرنے والے کے خلاف اقرار کرتا ہوں" موذن نے کہا "اشہد ان محمدا رسول اللہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں) یہ سن کر حضرت علی ابن الحسینؑ رو پڑے اور فرمایا اے یزید میں تجھ سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ بتا حضرت محمد صلعم میرے نانا تھے یا تیرے" یزید نے کہا "آپ کے" آپ نے فرمایا "پھر کیوں تو نے ان کے اہل بیت کو شہید کیا" یزید نے کوئی جواب نہ دیا اور اپنے محل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ مجھے نماز کی حاجت نہیں۔
منہال بن عمر کھڑے ہوئے اور حضرت علی بن الحسینؑ سے پوچھا "فرزند رسولؐ آپ کا کیا حال ہے؟" امام نے فرمایا "ایسے شخص کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا باپ شہید کر دیا گیا، جس کے مددگار ختم ہو گئے، جو اپنے چاروں طرف اپنے اہل حرم کو قیدی دیکھ رہا ہے جن کا نہ پردہ رہ گیا نہ چادریں رہ گئیں، جن کا نہ کوئی مددگار ہے نہ حامی، تم تو دیکھ ہی رہے ہو کہ میں مقید ہوں، ذلیل و رسوا کیا گیا ہوں نہ کوئی میرا ناصر ہے نہ مددگار، میں اور میرے اہل بیت لباس کہنہ میں ملبوس ہیں، ہم پر نئے لباس حرام کر دیئے گئے۔ تو اگر تم میرا حال پوچھتے ہو تو میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ تم دیکھ ہی رہے ہو۔ ہمارے دشمن ہم کو برا بھلا کہتے ہیں اور ہم صبح و شام موت کا انتظار کرتے ہیں" پھر آپ نے فرمایا عرب عجم پر اس لئے فخر کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلعم ان میں سے تھے اور قریش عرب پر اس لئے فخر کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلعم قریش میں سے تھے۔ اور ہم ان کے اہل بیت ہیں، لیکن ہم کو قتل کیا گیا۔ ہم پر ظلم کیا گیا، ہم پر مصیبتوں

اصبحت العرب تفتخر علی العجم بان محمدا (ص) منهم و
اصبحت قریش تفتخر علی سائر العرب بان محمدا (ص)
منهم ونحن اهل بیته اصبحنا مقتولین مظلومین
قد حلت بنا الرزایا نساق سبایا ونجلب هدایا کان
حسبنا من اسقط الحسب ومنتسبنا من ارذل النسب
کان لم یکن علی هام المجد رقینا وعلی بساط الجلیل
سعینا واصبح الملک لیزید وجنوده واضحت بنو
المصطفیٰ من ادنی عبیده" قال "فعلت الاصوات من
کل جانب بالبکاء والنحیب" فخشی یزید الفتنة وقال
للذی اصعده المنبر" ویحک اردت بصعوده زوال
ملکی؟" فقال "واللّٰه ما علمت ان هذا الغلام یتکلم
بمثل هذا الکلام" فقال له یزید "ما علمت ان هذا من
اهل بیت النبوة ومعدن الرسالة؟" فقال له المؤذن
"اذا کان کذلک فلما قتلت اباه؟" فامر بضرب عنقه"

(ابو مخنف ص ۱۳۵، بحار جلد ۱ ص ۲۳۳، ریاض القدس جلد ۲ ص ۳۲۸)

کے پہاڑ توڑے گئے اور ہم کو قید کر کے در بدر پھرایا گیا۔ گویا ہمارا حسب
بہت گرا ہوا ہے اور ہمارا نسب بہت ذلیل ہے، گویا ہم عزت کی بلندیوں پر
نہیں چڑھے اور بزرگیوں کے فرش پر جلوہ افروز نہیں ہوئے۔ آج گویا تمام ملک
یزید اور اس کے لشکر کا ہو گیا، اور آل مصطفیٰ (علیهم الصلوٰۃ والسلام) یزید کی
ادنیٰ غلام ہو گئی"، یہ سننا تھا کہ ہر طرف سے رونے پیٹنے کی صدائیں بلند ہوئیں
یزید بہت خائف ہوا کہ کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ اس نے اس شخص سے کہا
جس نے امام کو منبر پر تشریف لے جانے کے لئے کہا تھا "تیرا برا ہو تو
ان (علی ابن الحسینؑ) کو منبر پر بٹھا کر میری حکومت ختم کرنا چاہتا ہے؟" اس
نے جواب دیا "بخدا میں نہ جانتا تھا کہ یہ لڑکا اتنی بلند گفتگو کرے گا"
یزید نے کہا "کیا تو نہیں جانتا کہ یہ اہل بیت نبوت اور معدن رسالت کا
ایک فرد ہے؟" موذن نے یزید سے کہا "جب تو یہ چیز جانتا تھا تو تو نے
ان کے پدر بزرگوار کو کیوں شہید کیا؟" (یزید برہم ہوا اور اس نے) حکم دیا کہ
موذن کی گردن اڑا دی جائے"

(ابو مخنف ص ۱۳۵، بحار جلد ۱ ص ۲۳۳، ریاض القدس جلد ۲ ص ۳۲۸)

(٣)

فاومأبيده ان سكتوا فسكنت فورتهم فقال "الحمد لله رب العالمين، مالك يوم الدين، بارى الخلائق اجمعين الذى بعد فارتفع السموات العلى وقرب فشهد النجوى نحمده على عظائم الامور وفجائع الدهور والم الفجائع ومضاضة اللواذع وجليل الرزء وعظيم المصائب الفاظعة الكاظة الفادحة الجائحة - ايها القوم ان الله وله الحمد ابتلانا بمصائب جليلة وثلمة فى الاسلام عظيمة قتل ابوعبد الله الحسينؑ وعترته وسبى نسائه وصبيته ودار وابراسه فى البلدان من فوق عامل السنان وهذه الرزية التى لامثلها رزيه - ايها الناس فاى رجالات منكم يسرون بعد قتله ام فواد لايحزن من اجله ام اية عين منكم تحبس دمعها وتضن عن انهما لها فلقد بكت السبع الشداد لقتله وبكت البحار بامواجها والسموات باركانها والارض بارجائها والاشجار باغصانها والحيتان ولجج البحار والملائكة المقربون واهل السموات اجمعون - ايها الناس، اى قلب لايتصدع

(٣)

(مدینہ سے قریب پہونچ کر)

(مدینہ سے قریب پہونچ کر) امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش ہوجانے کا اشارہ کیا۔ سب کے سب خاموش ہوگئے۔ آپ نے فرمایا "حمد اس خدا کی جو تمام دنیا کا پروردگار ہے، روز جزا کا مالک ہے، تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے، جو اتنا دور ہے کہ بلند آسمانوں سے بھی بلند ہے، اور اتنا قریب ہے کہ سامنے موجود ہے اور ہماری باتوں کو سنتا ہے۔ ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اس کا شکر بجالاتے ہیں عظیم حادثوں، زمانے کی ہولناک گردشوں، دردناک غموں، خطرناک آفتوں، شدید تکلیفوں اور قلب وجگر کو ہلا دینے والی مصیبتوں کے نازل ہونے کے وقت اے لوگو! خدا اور صرف خدا ہی کے لئے حمد ہے، ہم بڑے بڑے مصائب میں مبتلا کئے گئے اور دیوار اسلام میں بہت بڑا رخنہ پڑ گیا۔ ابوعبداللہ الحسینؑ اور ان کے اہل بیت شہید کر دیئے گئے، ان کی عورتیں اور بچے قید کر دیئے گئے اور (لشکر یزید نے) ان کے سر مبارک کو بلند نیزہ پر رکھ کر شہروں میں پھرایا، یہ وہ مصیبت ہے جس کے برابر کوئی مصیبت نہیں۔ اے لوگو! تم میں سے کون مرد ہے جو شہادت حسینؑ کے بعد خوش رہے، یا کون سا دل ہے جو شہادت حسینؑ سے غمگین نہ ہو یا کون سی آنکھ ہے جو اپنے آنسوؤں کو روک سکے اور آنکھ آنسو بہتے بہتے لاغر نہ ہو جائے۔ شہادت حسینؑ پر ساتوں آسمان رو دئے،

لفتلہ ام ای فواد لایحن الیہ ام ای سمع یسمع ھذہ الثلمۃ
التی ثلمت فی الاسلام ولالصم، ایھا الناس اصبحنا
مطردین مشردین مذودین وشاسعین عن الامصار کاننا
اولاد الترک وکابل من غیر جرم اجترمناہ ولا
مکروہ ارتکبناہ ولا ثلمۃ فی الاسلام ثلمناہ
ما سمعنا بھذا فی ابائنا الاولین۔ ان ھذا
الاختلاق واللہ لو ان النبی (ص) تقدم الیھم فی
قتالنا کما تقدم الیھم فی الوصایۃ بنا لما ازدادوا
علی ما فعلوا بنا فانا للہ وانا الیہ راجعون من مصیبۃ ما اعظمھا
واوجعھا وافجعھا واکظھا وافظعھا وامرھا وافدحھا
فعند اللہ نحتسب فیما اصابنا وابلغ بنا فانہ
عزیز ذو انتقام"

(ابومخنف صہ ۸۸)

سمندر اور اس کی موجیں روئیں، آسمان اور ان کے ارکان روئے، زمین اور
اس کے اطراف روئے، درخت اور اس کی شاخیں روئیں، مچھلیاں اور
سمندر کے گرداب روئے، ملائکہ مقربین اور تمام آسمان والے روئے،
اے لوگو! کون سا قلب ہے جو شہادت حسینؑ کی خبر سن کر نہ پھٹ جائے
کون سا قلب ہے جو محزون نہ ہو، کون سا کان ہے جو اس مصیبت کو سن
کر جس سے دیوار اسلام میں رخنہ پڑا، بہرہ نہ ہو۔ اے لوگو! ہماری یہ حالت
تھی کہ ہم کشاں کشاں پھرائے جاتے تھے، دربدر ٹھکرائے جاتے تھے
ذلیل تھے، شہروں سے دور تھے، گویا ہم کو اولاد ترک و کابل سمجھ لیا گیا تھا
حالانکہ نہ ہم نے کوئی جرم کیا تھا، نہ کسی برائی کا ارتکاب کیا تھا، نہ دیوار اسلام
میں کوئی رخنہ ڈالا تھا اور نہ ان چیزوں کے خلاف کیا تھا جو ہم نے اپنے آباؤ
اجداد سے سنا تھا، خدا کی قسم اگر حضرت نبیؐ بھی ان لوگوں (لشکر یزید) کو ہم
سے جنگ کرنے کے لئے منع کرتے (تو یہ نہ مانتے) جیسا کہ حضرت نبیؐ
نے ہماری وصایت کا اعلان کیا (اور ان لوگوں نے نہ مانا) بلکہ جتنا انہوں
نے کیا ہے اس سے زیادہ برا سلوک کرتے، ہم خدا کے لئے ہیں اور
خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے"

(ابومخنف صہ ۸۸)

(۴)

واقبلت ام کلثومؑ الی مسجد رسول اللہ (ص) باکیۃ حزینۃ
فقالت " السلام علیک یا جداہ انی ناعیۃ الیک
ولدک الحسینؑ " قال فخن القبر حنینا عالیا وضجت
بالبکاء والنحیب ثم اقبل علیؑ بن الحسینؑ الیٰ قبر جدہ
ومرغ خدیہ وبکی وانشاء یقول :-

انا جیک یا جداہ یا خیر مرسل
حبیبک مقتول ونسلک ضائع
انا جیک محزونا علیک موجلا
اسیرا ومالی حامیا ومدافع
سبینا کما تسبی الاماء ومسنا
من الضر مالا تحملہ الاصابع

(ابومخنف ص ۱۴۳)

(۴)

(روضۂ رسول صلعم پر امام زین العابدینؑ کی فریاد)

(مدینہ پہونچ کر) حضرت ام کلثومؑ گریہ وبکا کرتی ہوئی مسجد نبوی میں تشریف لائیں اور فرمایا " اے نانا آپ پر میرا سلام ہو۔ میں آپ کو آپ کے فرزند حسینؑ کی خبر شہادت سناتی ہوں۔" (راوی کہتا ہے) قبر رسول صلعم سے گریہ کی صدا بلند ہوئی اور تمام لوگ رونے اور فریاد کرنے لگے۔

پھر حضرت علیؑ بن الحسینؑ اپنے نانا (رسول اللہ صلعم) کی قبر مبارک پر تشریف لائے۔ آپ اپنے رخسار کو روضۂ رسولؐ پر رگڑتے جاتے تھے، روتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے :-

"میں آپ سے فریاد کرتا ہوں اے نانا، اے تمام رسولوں میں سب سے بہتر۔ آپ کا محبوب (حسینؑ) شہید کر دیا گیا اور آپ کی نسل تباہ و برباد کر دی گئی۔ (اے نانا) میں رنج و خوف کا مارا آپ سے فریاد کرتا ہوں۔ مجھے قید کیا گیا اور میرا کوئی حامی اور مددگار نہ تھا۔ (اے نانا) ہم سب کو اس طرح قید کیا گیا جس طرح کنیزوں کو قید کیا جاتا ہے۔ اور ہم پر اتنے مصائب ڈھائے گئے جو انگلیوں پر شمار نہیں کئے جا سکتے" (ابومخنف ص ۱۴۳)

جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا، وہ حسینؑ
جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا، وہ حسینؑ
جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا، وہ حسینؑ
جس نے سب کچھ کھو کے، پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسینؑ

مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا
خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

(جوش)

باب دوم

مخدراتِ عصمت و طہارت کا کلام اور
خطبات

(۱)

ثم اخرجوا النساء من الخيمة واشعلوا فيها النار فخرجن حواسر مسلبات حافيات باكيات يمشين سبايا فی اسر الذلة وقلن بحق الله الا ما مررتم بنا علی مصرع الحسینؑ۔ فلما نظر النسوة الی القتلیٰ صحن وضربن وجوههن۔ (قال) فوالله لا انسی زینبؑ بنت علیؑ تندب الحسینؑ وتنادی بصوت حزین وقلب کئیب "یا محمداه صلی علیک ملائکة السماء هذا حسینؑ مرمل بالدماء مقطع الاعضاء وبناتک سبایا الی الله المشتکی والی محمدؐ المصطفیٰ والی علیؑ المرتضیٰ والی فاطمة الزهراؑ

(۱)

(لاشہائے شہداء کی طرف سے گذر)

پھر لشکر یزید نے مخدرات عصمت وطہارت کو خیمے سے باہر نکالا اور اس میں آگ لگادی۔ سیدانیاں پریشان، مایوس، برہنہ سر، گریہ وبکا کرتی ہوئی باہر نکلیں۔ وہ نہایت ذلت وحقارت کے ساتھ قید ہو کر چلیں۔ اور (لشکر یزید سے) کہا "خدا کا واسطہ ہم کو قتل گاہ حسینؑ کی طرف سے نہ لے چلو (لیکن دشمن سیدانیوں کو اسی طرف سے لے گئے جدھر امام حسینؑ کی لاش مطہر پڑی ہوئی تھی) جب سیدانیوں کی نظر لاشہائے شہداء پر پڑی تو چیخ اٹھیں اور اپنے منھ پر طمانچے مارے (راوی کہتا ہے) بخدا میں زینبؑ بنت علیؑ کو نہیں بھول سکتا جو حسینؑ کو پکارتی تھیں اور نہایت درد بھری آواز اور غم زدہ دل سے فریاد کر رہی تھیں کہ "اے محمد مصطفےٰ (صلعم) آپ پر آسمان کے فرشتوں نے نماز پڑھی لیکن آپ کا یہ حسینؑ خون میں آلودہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے، آپ کی بیٹیاں قید کرلی گئیں۔ اے خدا تیری بارگاہ میں فریاد ہے۔ اے نانا محمد مصطفےٰ (صلعم) مدد کو آؤ۔ اے بابا علیؑ مرتضےٰ فریاد کو پہونچو۔ اے ماں فاطمہ زہراؑ

والی حمزة سیّد الشهداء یا محمداه هذا حسینٌ
بالعراء تسفی علیه الصّبا قتیل اولاد البغایا واحزناه
واکرباه. الیوم مات جدی رسول اللّٰه یا اصحاب
محمّداه هولاء ذریة المصطفیٰ یساقون سوق
السبایا. یا محمّداه بناتک سبایا وذریتک
مقتلة تسفی علیهم ریح الصّبا وهذا حسینٌ
مجزور الراس من القفا مسلوب العمامة والرداء
قال الراوی "فابکت واللّٰه کل عدو وصدیق" ثم
ان سکینة اعتنقت جسد ابیها الحسینؑ فاجتمعت
عدة من الاعراب حتی جروها عنه"

(لهوف ص۵۷)

خبر لو۔ اے حمزہ سیّد الشہداء نصرت کو آؤ۔ اے محمد (صلعم) آپ کا
فرزند حسینؑ زمین کربلا پر پڑا ہوا ہے۔ اس کی لاش پر ہوا گرد وغبار
اڑا رہی ہے۔ اس کو بدکار عورتوں کی اولاد نے شہید کر دیا۔ اُف کتنا سخت
رنج ہے۔ اف کتنا عظیم غم ہے۔ آج میرے نانا رسول اللہ (صلعم) دنیا
سے اٹھ گئے۔ اے محمد (صلعم) کے اصحاب دیکھو۔ یہ محمد مصطفیٰ (صلعم)
کی ذریت کا حال ہے۔ ان کو قید کر کے پھرایا جا رہا ہے۔ اے محمد
مصطفیٰ (صلعم) آپ کی بیٹیاں قید کر دی گئیں اور آپ کی ذریت قتل
کر دی گئی۔ ان کی لاشوں پر ہوا گرد وغبار اڑا رہی ہے۔ یہ حسینؑ کی حالت
ہے۔ ان کا سر پس گردن سے کاٹ لیا گیا، ان کا عمامہ چھین لیا گیا، ان
کی ردا لوٹ لی گئی" (راوی کہتا ہے) خدا کی قسم (حضرت زینبؑ کا بین سن
کر) ہر دوست و دشمن رو دیا۔ پھر جناب سکینہؑ اپنے باپ کے جسم سے
لپٹ گئیں (لیکن لشکر یزید کے) کچھ لوگ آئے اور آپ کو کھینچ کر لاشِ
حسینؑ سے جدا کر دیا۔"

(لہوف ص۵۷)

(۲)

خطبت فاطمةؑ الصغری بعد ان وردت من کربلا
فقالت "الحمد لله عدد الرمل والحصا وزنة العرش
الی الثری احمده واومن به واتوکل علیه واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده
ورسوله وان اولاده ذبحوا بشط الفرات بغیر دخل
ولا تراب اللهم انی اعوذ بک ان افتری علیک الکذب
او ان اقول علیک خلاف ما انزلت علیه من اخذ
العهود لوصیه علیؑ ابن ابی طالب المسلوب حقه المقتول
من غیر ذنب کما قتل ولده بالامس فی بیت من بیوت
الله فیه معشرؑ مسلمة بالسنتهم تعسا لرؤسهم
ما دفعت عنه ضیعا فی حیواته ولا عند مماته
حتی قبضته الیک محمود النقیبة طیب العریکة معروف
المناقب مشهور المذاهب لم تاخذه فیک اللهم
لومة لائم ولا عذل عاذل هدیته اللهم للاسلام
صغیرا وحمدت مناقبه کبیرا ولم یزل نا[illegible]

(۲)

(بازار کوفہ میں جناب فاطمہؑ صغریٰ کا خطبہ)

جناب فاطمہ دختر امام حسینؑ نے کربلا سے (کوفہ) آنے کے بعد خطبہ ارشاد
فرمایا آپ نے فرمایا "عدد میں تمام سنگریزوں اور کنکریوں سے زیادہ اور
وزن میں ثریٰ سے ثریا تک دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ گراں قدر حمد و
ستائش ہے خدا کے لئے۔ میں خدا ہی کی تعریف کرتی ہوں، اسی سے پناہ
مانگتی ہوں، اور اسی پر بھروسہ کرتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود
سوائے اللہ کے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (صلعم) خدا کے
بندے اور رسول ہیں۔ محمد (صلعم) کی اولاد دریائے فرات کے کنارے ذبح
کر ڈالی گئی، ان کو بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا۔ اے خدا میں تیرے اوپر کوئی جھوٹا
بہتان لگانے سے پناہ مانگتی ہوں۔ اور جو کچھ تو نے حضرت محمد صلعم کو ان کے وصی
علی ابن ابی طالبؑ کے لئے عہد و پیمان لینے کا حکم دیا ہے اس کے خلاف
نہیں کہتی وہ علیؑ جن کے حقوق کو چھین لیا گیا اور جن کو بے گناہ قتل کر دیا گیا
جس طرح کل ان کے فرزند (حسینؑ) کو بے گناہ شہید کیا گیا۔ وہ علیؑ جو خدا کے
گھر میں شہید کئے گئے جہاں کچھ نام کے مسلمان تھے۔ ان مسلمانوں کے سر اور دل
کا برا ہو۔ انھوں نے حضرت علیؑ کے حقوق کو ان کی زندگی میں بھی ضائع کیا اور مرنے
کے وقت بھی۔ یہاں تک کہ تو نے ان کو جو پاک و پاکیزہ تھے، جن کے فضائل
مشہور ہیں۔ اور جن کے اقوال شہرت رکھتے ہیں دنیا سے اٹھا لیا دنیا کا کوئی

لک ولرسولک حتی قبضته الیک زاهدا فی الدنیا
غیر حریص علیها راغبا فی الاخرة مجاهدا لک فی
سبیلک رضیته فاخترته فهدیته الی صراط مستقیم
اما بعد یا اهل الکوفه یا اهل المکر والغدر والخیلاء
فانا اهل بیت ابتلانا الله بکم وابتلاکم بنا
فجعل بلاءنا حسنا وجعل علمه عندنا وفهمه
لدینا فنحن عیبة علمه ووعاء فهمه وحکمته و
حجته علی الارض فی بلاده لعباده اکرمنا الله
بکرامته وفضلنا بنبیه محمد (ص) علی کثیر ممن
خلق تفضیلا بینا فکذبتمونا وکفرتمونا ورایتم
قتالنا حلالا واموالنا نهبا کاننا اولاد ترک
وکابل کما قتلتم جدنا بالامس وسیوفکم تقطر
من دمائنا اهل البیت لحقد متقدم قرت
لذلک عیونکم وفرحت قلوبکم علی افتراء الله
ومکرا مکرتم والله خیر الماکرین فلا تدعونکم
انفسکم الی الجذل بما اصبتم من دمائنا ونالت
ایدیکم من اموالنا فان ما اصابنا من
المصائب الجلیلة والرزایا العظیمة فی کتاب
من قبل ان نبرءها ان ذلک علی الله یسیر کیلا

برائی کرنے والا اور ملامت کرنے والا ان کی توجہ کو تیری طرف سے نہ ہٹا سکا
اے خدا تو نے ان کی ان کے بچپن ہی میں ہدایت کی اور جب وہ بڑے ہوئے
تو ان کے فضائل و صفات کو بلند کیا وہ ہمیشہ تیری اور تیرے رسول کی طرف
سے (لوگوں کی) نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ تو نے ان کو اپنی بارگاہ میں
بلالیا۔ وہ عابد و زاہد تھے، دنیا کی لالچ نہ رکھتے تھے، آخرت کی طرف راغب
تھے اور تیرے ہی راستہ میں کوشاں تھے تو ان سے راضی تھا اور تو ہی نے
ان کو منتخب کیا اور تو ہی نے ان کی ہدایت کی۔ اس کے بعد۔ اے کوفیو! اے
مکارو! اور دھوکے بازو! خدا نے ہم اہل بیتؑ کی تم سے اور تمھاری ہم سے آزمائش
کی ہے۔ خدا مصیبتوں سے ہمارا امتحان لے کر ہم کو اچھی جزا دے گا۔ خدا نے
ہم میں اپنا علم اور اپنی حکمت قرار دی۔ ہم خدا کے علم کی کان ہیں اور اس کی حکمت کا
ظرف ہیں، اور اس کی زمین پر اس کے بندوں کے لئے دلیل ہیں۔ خدا نے اپنی
بزرگیوں سے ہم کو بلند کیا اور اپنے نبیؐ سے ہم کو عزت بخشی۔ ہم تمام مخلوق خدا سے
افضل و برتر ہیں۔ تم نے ہم کو جھٹلایا۔ تم نے کفر اختیار کیا۔ تم نے ہمارے مردوں
کو قتل کرنا جائز سمجھا اور ہمارے مال کو لوٹنا حلال سمجھا گویا ہم ترک و کابل
کی اولاد تھے کہ تم نے ہم کو اس طرح ذلیل و رسوا کیا (تم نے آج حسینؑ کو شہید
کیا) جس طرح کل ہمارے جد بزرگوار کو قتل کیا تھا۔ تمھاری تلواروں سے ہم
اہل بیت کا خون ٹپک رہا تھا۔ کتنا پرانا بغض و کینہ تھا جس کو ظاہر کر کے تم نے
اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور اپنے دلوں کو خوش کیا۔ تم نے خدا سے مکاری کی
لیکن سمجھ لو خدا بھی بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ تم ہمارے خون بہانے

تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتکم فان اللہ لا یحب
کل مختال فخور۔ تبا لکم فانتظروا اللعنة والعذاب فکان
قد حل بکم وتواترت من السماء نقمات فیسحتکم بعذا
ویذیق بعضکم باس بعض ثم تخلدون فی العذاب الالیم
یوم القیامة بما ظلمتمونا الا لعنة اللہ علی الظالمین
ویلکم اتدرون اية ید طاعنتنا منکم واية نفس
نزعت الی قتالنا ام باية رجل مشیتم الینا
تبغون محاربتنا واللہ قست قلوبکم وغلظت اکبادکم
وطبع علی افئدتکم وختم علی سمعکم وبصرکم و
سول لکم الشیطان واملی لکم وجعل علی بصرکم
غشاوة فانتم لا تھتدون فتبا لکم یا اھل الکوفة
ای ترات لرسول اللہ قبلکم وذحول لدیکم بما
عندتم باخیه علی بن ابی طالب وبنیه وعترته الطیبین
الاخیار"

فارتفعت الاصوات بالبکاء والنحیب وقالوا "حسبک
یا ابنة الطیبین فقد احرقت قلوبنا وانضجت نحورنا
واضرمت اجوافنا" فسکتت۔

(لہوف ص۶۵ و بحار جلد ۱۰ ص ۲۱۹)

اور ہمارا مال لوٹنے پر خوش نہ ہو کیونکہ یہ بڑی بڑی مصیبتیں اور آفتیں جو ہم کو پہونچیں وہ پہلے ہی سے مقدر تھیں اور یہ اس لئے تھا کہ خدا تم سے آسانی سے بدلہ لے سکے۔ تم نے جو کچھ کیا اس پر خوش نہ ہو۔ خدا کبھی مغرور اور متکبر سے خوش نہیں ہوتا۔ تمہارا برا ہو۔ تم خدا کی لعنت اور عذاب کا انتظار کرو۔ تمہارے اوپر آسمانوں سے مصیبتیں نازل ہوں گی اور ایسا عذاب آئے گا جو تم کو پیس ڈالے گا۔ پھر قیامت کے دن تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے کیونکہ تم نے ہمارے اوپر بڑا ظلم کیا اور ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ کن منحوس ہاتھوں سے تم نے ہمارے اوپر تیر برسائے کن خبیث نفسوں کو لے کر تم ہم سے جنگ کرنے آئے، کن منحوس پیروں سے تم ہماری طرف بڑھے، تم نے ہم سے جنگ کی۔ خدا کی قسم تمہارے دل سخت ہو گئے، تمہارے جگر پتھر کے ہو گئے، تمہارے دلوں پر، تمہارے کانوں پر اور تمہاری آنکھوں پر مہریں لگ گئیں۔ تم پر شیطان نے پوری طرح قابو پا لیا اور تمہاری آنکھوں پر گمراہی کا پردہ ڈال دیا۔ تم کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ اے کوفیو! تمہارا برا ہو۔ کونسا عذر رسول اللہ کے سامنے پیش کرو گے جب کہ تم نے ان کے بھائی علیؑ ابن ابی طالب، ان کی ذریت اور ان کی پاک عترت کے ساتھ دشمنی کی۔"

یہ سن کر ہر طرف سے گریہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے کہا "اے پاک وطیب وطاہر کی صاحبزادی اب اپنے خطبہ کو روک دیجئے کیونکہ آپ نے ہمارے دلوں میں رنج وغم کی آگ بھڑکا دی۔ ہماری گردنیں جھک گئیں اور ہمارے شکم جلنے لگے" پھر آپ خاموش ہو گئیں۔ (لہوف ص۶۵ بحار جلد ۱۰ ص ۲۱۹)

(۳)

قال بشیر بن خزیم الاسدی ونظرت الی زینب بنت علیؑ
یومئذ ولم ار خفرۃ واللہ انطق منہا کانہا تفرع من
لسان امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ"
وقد اومأت الی الناس ان اسکتوا فارتدت الانفاس
وسکنت الاجراس ثم قالت "الحمد للہ والصلوٰۃ علی ابی
محمد والہ الطیبین الاخیار اما بعد یا اہل الکوفہ
یا اہل الختل والغدر اتبکون فلا رقات الدمع و
لا ہدات الرنہ انما مثلکم کمثل التی نقضت غزلہا
من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم
الا وہل فیکم الا الصلف والنطف والصدر الشنف
وملق الاماء وغمز الاعداء او کمرعی علی دمنۃ
او کفضۃ علی ملحودۃ الا ساء ما قدمت لکم
انفسکم ان سخط اللہ علیکم وفی العذاب انتم
خالدون اتبکون وتنتحبون ای واللہ فابکوا کثیرا
واضحکوا قلیلا فلقد ذہبتم بعارہا وشنارہا
ولن ترحضوہا بغسل بعدہا ابدا وانی ترحضون

(۴)

(بازار کوفہ میں جناب زینبؑ کا خطبہ)

بشیر ابن خزیم کہتے ہیں "میں نے اس دن حضرت زینبؑ بنت علیؑ کو دیکھا
بخدا میں نے کسی کو ان سے زیادہ فصاحت و بلاغت کے ساتھ کلام
کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ آپ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن
ابی طالبؑ کے لہجہ میں خطبہ ارشاد فرما رہی ہیں۔
(کوفہ کے بھرے بازار میں) جناب زینبؑ نے لوگوں سے خاموش ہو جانے
کا اشارہ کیا۔ جب سانسوں کے سلسلے ختم ہوئے اور گھنٹوں کے بجنے کی
آوازیں بند ہوئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا "حمد و ثنا ہے خدا کے لئے
اور درود سلام ہو میرے نانا محمد مصطفٰے صلعم اور ان کی پاک و پاکیزہ عترت
پر۔ اے کوفیو! اے مکارو اور دغا بازو! کیا اب تم رو رہے ہو۔ خدا
کرے تمہارے آنسو کبھی نہ رکیں اور تمہارے گریہ و بکا کی آوازوں میں کبھی
سکون پیدا نہ ہو۔ تمہاری مثال اس عورت کی ہے جو اپنا دھاگہ مضبوط بٹ
کر خود ہی اس کو توڑ ڈالے، تم اپنی قسموں کو اپنے مکر و فریب کا حیلہ قرار
دیتے ہو۔ تم میں کچھ نہیں سوائے حسد، بدی، کینہ، چاپلوسی اور دشمنوں سے
غیبت کرنے کے یا تم اس چراگاہ کی طرح ہو جو گھورے پر ہو یا اس چاندی
کی طرح ہو جس سے کسی قبر کو سجایا گیا ہو۔ تمہارے نفسوں نے تمہارے
لئے ایسے برے اعمال پیش کئے جن سے خدا تم پر غضب ناک ہے۔ تم
عذاب خدا میں ہمیشہ مبتلا رہو گے۔ کیا تم رو رہے ہو اور چیخ رہے ہو

قتل سليل خاتم النبوة ومعدن الرسالة وسيد شباب
اهل الجنة وملاذ خيرتكم ومفزع نازلتكم ومنار
حجتكم ومدرة سنتكم الا ساء ما تزرون وبعدا
لكم وسحقا فلقد خاب السعي وتبت الايدي وخسرت
الصفقة وبؤتم بغضب من الله وضربت عليكم الذلة
والمسكنة ويلكم يا اهل الكوفة اتدرون اي كبد
لرسول الله فريتم واي كريمة له ابرزتم واي دم له
سفكتم واي حرمة له انتهكتم ولقد جئتم بها
صلعاء عنقاء سوداء فقماء خرقاء شوهاء كطلاع
الارض او ملاء السماء افعجبتم ان مطرت السماء
دما ولعذاب الآخرة اخزى وانتم لا تنصرون۔
قال الراوي "فوالله رأيت الناس يومئذ حيارى
يبكون وقد وضعوا ايديهم في افواههم ورأيت
شيخا واقفا الى جنبي يبكي حتى اخضلت لحيته وهو
يقول "بابي انتم وامي كهولكم خير الكهول وشبابكم
خير الشباب ونساءكم خير النساء ونسلكم خير
نسل لا يخزى ولا يبزى"

(لہوف ص ۶۳، بحار جلد ۱۰ ص ۲۱۵، ریاض القدس جلد ۲ ص ۲۲۸)

ہاں ہاں بخدا زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ تمہارے دامن پر ننگ وعار اور کمینگی کا
وہ دھبہ ہے جسے تم دھو کر کبھی نہیں مٹا سکتے اور فرزند خاتم نبوت ومعدن
رسالت کے خون کا دھبہ مٹا بھی کیسے سکتے ہو (یہ فرزند رسول صلعم) وہ تھا
جو جوانان اہل جنت کا سردار تھا، تمہارے لئے محل امن تھا۔ مصیبتوں کے وقت
تمہارے لئے جائے پناہ تھا، تمہاری ہدایت کے لئے روشن دلیل اور
تمہارے دین کا رہنما تھا، کتنا برا ہے وہ بوجھ جو تم نے اٹھایا تمہارے لئے
ہلاکت وبربادی وعذاب ہو۔ یقینا تمہاری کوششیں بیکار ہوئیں۔ تم سب
عذاب خدا کے مستحق ہوئے اور تم سب ذلیل وخوار ہوئے۔ تمہارا برا ہو اے کوفیو!
کیا تم نے یہ بھی سوچا کہ تم نے رسول اللہ صلعم کے کس جگر کو چاک کر ڈالا۔ ان
کی کس پاکیزہ اور محبوب ہستی کو شہید کیا، ان کے کس خون کو بہایا اور ان کی
کس بزرگ ومحترم ذریت کو رسوا کیا۔ تم (ہم اہل بیت پر) یہ بلا اس طرح
لائے ہو کہ بلا در بلا ہے۔ نہایت سخت ونازیبا، اور بالکل خلاف مرضی الہی ہے
تم وہ مصیبتیں لائے ہو جو روئے زمین کے برابر اور وسعت آسمان کے مساوی ہے
کیا تم کو اس پر تعجب ہے کہ آسمان سے خون برسا تو سمجھ لو کہ آخرت کا عذاب اس
سے کہیں زیادہ سخت ہوگا اور اس وقت تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا (اس دنیا میں)
چند دنوں کی مہلت پر خوش نہ ہو (یقین کر لو) خدا کو جلدی پسند نہیں۔ کیونکہ
اس کو وقت انتقام کے گذر جانے کا خوف نہیں۔ اور تمہارا خدا تو مہلت دیتا ہے
(پھر زبردست انتقام لیتا ہے)" راوی کہتا ہے "بخدا میں نے دیکھا کہ
سب کے سب سکتہ کے عالم میں تھے اور اپنے اپنے ہاتھوں کو اپنے اپنے

چہروں پر رکھ کر رو رہے تھے۔ میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو میرے پہلو میں کھڑا ہوا رو رہا تھا۔ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر تھی اور وہ کہہ رہا تھا "ہمارے ماں باپ تم پر قربان۔ تمہارے بوڑھے تمام بوڑھوں میں، تمہارے جوان تمام جوانوں میں، تمہاری عورتیں تمام عورتوں میں، تمہارا خاندان تمام خاندانوں میں سب سے افضل اور بہتر ہے۔ تم کبھی ذلیل اور رسوا نہیں ہو سکتے۔ (لہوف صہ ۶۳ ریاض القدس جلد ۲ صہ ۲۲۸ بحار جلد ۱۰ صہ ۲۱۵)

(۴)

(جناب ام کلثومؑ کا کوفیوں سے خطاب)

(جب اہل حرم بازار کوفہ میں داخل ہوئے تو) کوفہ والے (حسینؑ کے) بچوں کو صدقہ کے خرمے اور اخروٹ کھلانے لگے۔ (یہ دیکھ کر) جناب ام کلثومؑ چیخ اٹھیں اور فرمایا "اے کوفیو! صدقہ ہم پر حرام ہے" آپ بچوں کے ہاتھوں سے (خرمے) لے کر پھینک رہی تھیں۔ (اسی حالت کو دیکھ کر) تمام لوگ رونے پیٹنے لگے۔ جناب ام کلثومؑ نے فرمایا "تمہارے مرد ہم کو (ہمارے مردوں کو) قتل کرتے ہیں۔ اور تمہاری عورتیں ہم پر روتی ہیں (اے کوفیو!) تم نے ہم سے دشمنی کی اور ہمارے اوپر بہت بڑا ظلم کیا، تم نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔ عنقریب آسمان پھٹ پڑیں گے زمین دھنس جائے گی اور پہاڑوں کی دھجیاں اڑ جائیں گی"

(ابو مخنف صہ ۱۰۱)

(۴)

وصار اهل الكوفة يطعمون الاطفال بعض التمر والجوز فصاحت ام كلثومؑ وقالت "يا اهل الكوفة الصدقة علينا حرام" وجعلت تاخذه من ايدى الاطفال و ترمى به۔ فضجت الناس بالبكاء والنحيب۔ فقالت ام كلثوم "تقتلنا رجالكم وتبكينا نساؤكم لقد تعديتم علينا عدوانا وظلما عظيما وجئتم شيئا فريا۔ تكاد السموات يتفطرن وتنشق الارض وتخر الجبال هدا"

(ابو مخنف صہ ۱۰۱)

(۵)

وخطبت ام كلثومؑ بنت علیؑ فی ذلک الیوم من وراء كلتها
رافعة صوتها بالبكاء فقالت "یا اهل الكوفه
سوئة لكم مالكم خذلتم حسيناً وقتلتموه و
انتهبتم امواله وورثتموه وسبيتم نساؤه. و
نكبتموه فتبا لكم وسحقا ویلکم اتدرون ای
دواه دهیتم وای وزر علی ظهركم حملتم وای
دماء سفكتموها وای كريمة اصبتموها وای اموال
انتهبتموها. قتلتم خير رجالات بعد النبی (ص)
ونزعت الرحمة من قلوبكم. الا ان حزب الله هم
الفائزون وحزب الشيطان هم الخاسرون"
(لهوف ص۶۷، بحار جلد ۱۰ ص ۲۱۹)

(۵)

(بازار کوفہ میں جناب ام کلثومؑ کا خطبہ)

جناب ام کلثومؑ نے اسی دن (بازار کوفہ میں) ایک خطبہ ارشاد فرمایا آپ اونٹ
کی پشت پر سوار تھیں، روتی جاتی تھیں اور بلند آواز سے فرماتی جاتی تھیں
"اے کوفیو! تمہارا برا ہوا۔ تم نے حسینؑ کا ساتھ چھوڑ دیا، ان کو شہید کیا،
ان کا مال لوٹا اور اس مال کے وارث بن گئے۔ ان کی عورتوں کو قید کیا اور
ان پر مصائب کے پہاڑ توڑے۔ تمہارا برا ہو اور تم پر عذاب ہو۔ تم پر تف
ہے۔ کیا جانتے ہو کہ تم نے کس طرح اپنے بغض وکینہ کو نکالا اور (کتنے
عظیم گناہ کا) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھایا، کن لوگوں کا خون بہایا، کن بزرگ
ہستیوں پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے اور کن اموال کو لوٹا۔ تم نے حضرت نبیؐ
کے بعد جو بہترین لوگ تھے ان کو قتل کر ڈالا۔ رحم وہمدردی تمہارے
دلوں سے ختم ہو گئی۔ لیکن سمجھ لو کہ خدا کا گروہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور
شیطان کا گروہ ناکام رہتا ہے" (لہوف ص۶۷ بحار جلد ۱۰ ص ۲۱۹)

(٦)

ثم ان ابن زیاد جلس فی القصر للناس واذن اذناً عاماً وجیٔ برأس الحسینؑ فوضع بین یدیه وادخل نساء الحسینؑ وصبیانه الیه فجلست زینبؑ بنت علیؑ متنکرة فسأل عنها فقیل "زینبؑ بنت علیؑ"، فاقبل الیها فقال "الحمد للہ الذی فضحکم واکذب احدوثتکم" فقالت "انما یفتضح الفاسق ویکذب الفاجر وھو غیرنا" فقال ابن زیاد "کیف رأیت صنع اللہ باخیک واھل بیتک" فقالت ما رأیت الا جمیلا ھؤلاء قوم کتب اللہ علیھم القتل فبرزوا الی مضاجعھم وسیجمع اللہ بینک وبینھم فتحاج وتخاصم فانظر لمن یکون الفلج یومئذ ھلتک امک یا بن مرجانہ"

(لھوف ص۷ بحار جلد ۱ ص ۲۲)

(٦)

(دربار ابن زیاد میں جناب زینبؑ کی دلیرانہ گفتگو)

پھر ابن زیاد قصر شاہی میں بیٹھا اور لوگوں کو اجازت عام دی۔ امام حسینؑ کا سر مبارک اس کے سامنے لاکر رکھا گیا۔ اور امام حسینؑ کی عورتیں اور بچے بھی اس کے سامنے لائے گئے۔ جناب زینبؑ ایک غیر معروف حالت میں (تاکہ کوئی پہچان نہ سکے) بیٹھ گئیں۔ ابن زیاد نے آپ کے متعلق دریافت کیا۔ کہا گیا "آپ زینبؑ بنت علیؑ ہیں" ابن زیاد آپ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا "خدا کا شکر ہے کہ اس نے تم لوگوں کو رسوا کیا اور تمہارے جوانوں کو جھٹلایا" جناب زینبؑ نے جواب دیا "رسوا اور ذلیل وہ ہوتا ہے جو فاسق ہو اور جھٹلایا وہ جاتا ہے جو فاجر ہو اور وہ ہمارے علاوہ دوسرا ہے (ہم اہل بیت رسولؐ نہ فاسق ہیں نہ فاجر)"۔ ابن زیاد بولا "تم نے دیکھا کہ خدا نے تمہارے بھائی اور تمہارے اہل بیت کے ساتھ کیسا سلوک کیا" آپ نے جواب دیا "میں نے تو اچھا ہی دیکھا، میرے بھائی اور ان کے اصحاب کے لئے خداوند عالم نے شہادت کا درجہ معین فرما رکھا تھا۔ وہ.... اپنی اپنی خوابگاہوں کی طرف چلے گئے۔ عنقریب خدا تجھ کو اور ان لوگوں کو مقام پرسش میں کھڑا کرے گا اور سوال و جواب ہوگا۔ پھر تو دیکھے گا کہ اس دن کس کو فتح ہوگی۔ اے حرامزادے تیری ماں تیرے غم میں روئے"

(لھوف ص۷ وبحار جلد ۱ ص ۲۲)

(۷)

وکانت زینبؑ قد اخذ قناعها وقرطاها وهی ناشرة

الشعر وهی تستر راسها بکمها. فنظر الیها ابن زیاد وقال

"من هذه؟" قیل له "هذه زینبؑ اخت الحسینؑ" فالتفت

الیها وقال لها "یا زینب بحق جدک کلمینی" فقالت

له "ما ترید منا یا عدو الله ورسوله لقد هتکتنا

بین البر والفاجر" فقال لها "کیف رایتی صنع الله

بک وباخیک اذا اراد ان یاخذ الخلافة من یزید

فخیب امله وقطع رجاه وامکننا الله منه" فقالت له

"ویلک یا ابن مرجانة ان کان اخی طلب الخلافة

فمیراثه من ابیه وجده - واما انت فاستعد

لنفسک جوابا اذا کان القاضی الله والخصم

محمدا (ص) والسجن جهنم"

(ابو مخنف ص۱۰۵)

(۷)

(ابن زیاد کو دنداں شکن جواب)

جناب زینبؑ کا مقنعہ اور گوشوارے چھین لئے گئے۔ آپ کے بال برہنہ تھے اور آپ اپنے سر (اور چہرہ) کو اپنی آستینوں سے چھپائے ہوئے تھیں۔ ابن زیاد ملعون نے آپ کو دیکھ کر کہا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ زینبؑ حسینؑ کی بہن ہیں" ابن زیاد آپ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا "اے زینبؑ تم کو تمہارے نانا کا واسطہ مجھ سے گفتگو کرو" جناب زینبؑ نے فرمایا "اے خدا اور رسولؐ خدا کا دشمن تو کیا چاہتا ہے۔ تو نے ہم کو ہر نیک و بد کے سامنے ذلیل کیا" ابن زیاد بولا "تم نے دیکھا کہ خدا نے تمہارے اور تمہارے بھائیؑ کے ساتھ کیسا سلوک کیا" تمہارے بھائیؑ نے چاہا تھا کہ یزید سے خلافت حاصل کریں لیکن خدا نے ان کی آرزوؤں کو ناکام بنا دیا اور ان کی امیدوں کو منقطع کر دیا اور ہم کو ان پر قابو دیا" حضرت زینبؑ نے فرمایا "اے بدکار عورت کے لڑکے۔ اگر میرے بھائیؑ نے خلافت کو طلب بھی کیا تو وہ اپنے پدر بزرگوار (علی مرتضیٰؑ) اور اپنے نانا (حضرت محمد مصطفیٰؐ) کی طرف سے اس کے حقدار تھے لیکن تو جواب دینے کو تیار ہو جا (اس دربار میں) جہاں خدا فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ محمد مصطفےٰ صلعم تیرے دشمن ہوں گے اور جہنم قید خانہ ہوگا" (ابو مخنف ص۱۰۵)

(۸)

ثم اقبل علی النساء وقال «ایکن ام کلثومؑ؟» فلم تکلمه فقال «بحق جدک رسول اللہ الا ما تکلمنی» فقالت «ما ترید؟» فقال «لقد کذبتم وکذب جدکم و افتضحتم ومکننی اللہ منکم» فقالت یا عدو اللہ یا ابن الدعی! انما یفتضح الفاسق ویکذب الفاجر وانت واللہ احق بالکذب والفجور فابشر بالنار»

(ابو مخنف صہ ۱۰۴)

(۹)

فقالت له ام کلثوم «کذبت یا لعین بن اللعین الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین۔ یا ویلک تفتخر بقتل من ناغاہ فی المهد جبرئیلؑ ومیکائیل و من اسمه مکتوب علی سرادق عرش رب العلمین ومن ختم اللہ بجدہ المرسلین وقمع بابیه المشرکین فمن این مثل جدی محمد المصطفی (ص) وابی علیؑ المرتضی و امی فاطمة الزهراء»

(ابو مخنف صہ ۱۲۲)

(۸) (دربار ابن زیاد میں)

پھر ابن زیاد ملعون) مخدرات عصمت وطہارت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا «تم میں ام کلثوم کون ہیں؟» آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ابن زیاد نے کہا تم کو تمہارے نانا رسول اللہ کا واسطہ مجھ سے گفتگو کرو» آپ نے فرمایا «تو کیا چاہتا ہے؟» ابن زیاد نے کہا «تم سب جھوٹے، تمہارے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹے، تم سب کتنے ذلیل ورسوا ہوئے اور خدا نے مجھ کو تم لوگوں پر کامیاب کیا» جناب ام کلثوم نے جواب دیا «اے خدا کے دشمن، اے حرامزادے، ذلیل وہ ہوتا ہے جو فاسق ہو اور جھوٹا وہ ہے جو فاجر ہو۔ خدا کی قسم تو ہی سب سے زیادہ جھوٹ اور فسق وفجور کا مستحق ہے۔ تجھے جہنم کی بشارت ہو۔

(ابو مخنف صہ ۱۰۴)

(۹) (بازار شام میں)

(بازار شام میں جب شمر ملعون سید الشہداء امام حسینؑ کے سر مبارک کو ہاتھ میں لے کر لوگوں کے سامنے اپنی بہادری بیان کر رہا تھا تو) جناب ام کلثوم نے (اس کو ٹوکا اور) فرمایا «اے ملعون ابن ملعون تو جھوٹا ہے۔ سمجھ لے ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔ تجھ پر تف ہے تو اس ذات کو شہید کر کے فخر کرتا ہے جس کی جبرئیل اور میکائیل گہوارہ جنبانی کرتے تھے، جس کا نام پروردگار عالم کے عرش کے پردوں پر لکھا ہوا ہے۔ جس کے نانا (حضرت محمد مصطفی صلعم) پر خدا نے رسالت ختم کی اور جس کے باپ (علی مرتضیٰؑ) کے ذریعہ سے مشرکین کا قلع قمع کیا۔ پس کون ہے میرے

(۱۰)

فقامت زینبؑ بنت علیؑ بن ابی طالب فقالت "الحمد للہ
رب العالمین وصلی اللہ علی رسولہ والہ اجمعین
صدق اللہ سبحانہ کذلک یقول ثم کان عاقبۃ
الذین اساؤا السوء ان کذبوا بایات اللہ وکانوا
بھا یستھزؤن۔ اظننت یا یزید حیث اخذت علینا
اقطار الارض وافاق السماء فاصبحنا نساق کما تساق
الاسراء ان بنا ھوانا علی اللہ وبک علیہ
کرامۃ وان ذلک لعظم خطرک عندہ فشمخت
بانفک ونظرت فی عطفک جذلا نا مسرورا
حین رایت الدنیا لک مستوثقۃ والامور
متسقۃ وحین صفالک ملکنا وسلطاننا فمھلا
مھلا انسیت قول اللہ تع ولا تحسبن الذین کفروا
انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم
لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین۔ امن

نانا محمد مصطفےٰ صلعم کا مثل، کون ہے میرے باپ علی مرتضیٰؑ کا مقابل، اور کون
ہے میری ماں فاطمہ زہراؑ کی نظیر" (ابو مخنف صـ۱۲۲)

(۱۰)

(دربار یزید میں ثانی زہراؑ کا خطبہ)

جناب زینبؑ بنت علیؑ بن ابی طالب کھڑی ہوئیں اور ارشاد فرمایا "تعریفیں
اس خدا کے لئے زیبا ہیں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے اور درود وسلام ہو
رسول خدا صلعم اور ان کی تمام آل پر۔ کتنا سچ فرمایا ہے خداوند عالم نے کہ
انجام کار ان لوگوں کا جنھوں نے برائیاں کیں یہ ہوا کہ انھوں نے آیات خدا
کو جھٹلایا اور اس کا مذاق اڑایا۔ اے یزید جب تو نے زمین اور آسمان کے
راستوں کو ہمارے اوپر تنگ کر دیا اور ہم قیدیوں کی طرح پھرائے گئے تو کیا
تو نے سمجھ لیا کہ ہم خدا کے نزدیک ذلیل ہو گئے اور تو بلند ہو گیا اور یہ جو کچھ
بھی ہوا وہ اس لئے کہ تو خدا کی نگاہ میں قدر ومنزلت رکھتا ہے اور جب
تو نے دیکھا کہ دنیا تیرے لئے فراہم ہو گئی اور تمام امور درست ہو گئے اور
ہمارا ملک اور ہماری سلطنت تیرے لئے خطروں سے صاف ہو گئی تو تو نے
اپنی ناک اونچی کر لی اور اپنی شان وشوکت پر اکڑنے لگا اور خوش ہونے لگا
تو ٹھیر اور چند روز توقف کر، کیا تو بھول گیا کہ خدا نے فرمایا ہے جو کافر ہو گئے
ان کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کو ہمارا ڈھیل دینا ان کے لئے بہتر اور فائدہ مند
ہے۔ ہم نے تو ان کو صرف اس لئے مہلت دی ہے کہ وہ اور زیادہ گناہوں

العدل یا ابن الطلقاء تخدیرک حرائرک وامائک
وسوقک بنات رسول اللہ (ص) سبایا قد
ھتکت ستورھن وابدیت وجوھھن تحدو بھن
الاعداء من بلد الی بلد ویستشرفھن اھل
المناھل والمناقل ویتصفح وجوھھن القریب
والبعید والدنی والشریف لیس معھن من
رجالھن ولی ولا من حماتھن حمی وکیف یرتجی
مراقبۃ من لفظ فوہ اکباد الاذکیاء ونبت
لحمہ من دماء الشھداء وکیف یستبطاء فی
بغضاء اھل البیت من نظر الینا بالشنف والشنان
والاحن والاضغان ثم یقول غیر متاثم ولا مستعظم
" لاھلوا واستھلوا فرحا ثم قالوا یا یزید لا تشل
منتحیا علی ثنایا ابی عبد اللہ سید شباب
اھل الجنۃ تنکتھا بمخصرتک وکیف لا تقول
ذلک وقد نکاءت القرحۃ واستاصلت الشافۃ

کا ارتکاب کریں۔ ان کے لئے تو ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کیا گیا ہے"
کیا یہی انصاف ہے اے پسر آزاد کردگاں (یزید) کہ تو نے اپنی عورتوں اور کنیزوں
کو تو پردہ میں رکھا اور دختران رسولؐ کو قید کرکے دربدر پھرایا۔ تو نے ان کو
بے مقنع وچادر کر دیا، ان کو بے پردہ کیا (تیرے حکم سے) دشمنوں نے ایک
شہر سے دوسرے شہر میں ان کی تشہیر کی، ہر کس وناکس ان کو دیکھ رہا ہے
ہر قریب وبعید اور ہر ذلیل وشریف کی نظریں ان کے چہروں پر پڑ رہی ہیں۔ ان کے
ساتھ نہ تو مردوں میں کوئی باقی رہا جو ان کی مدد کرے اور نہ انکا کوئی حامی رہا جو
ان کی حمایت کرے۔ اور اس سے کیا امید کی جا سکتی ہے جس نے پاک وپاکیزہ
لوگوں کے جگر چبائے اور جس کا گوشت وپوست شہداء کے خون سے تیار ہوا
اور کیا امید کی جا سکتی ہے ان دشمنان اہل بیت سے جو ہماری طرف کینہ کدورت
حسد اور بغض کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر بغیر کسی گناہ اور جرم عظیم کا احساس
کئے ہوئے تو اپنے دربار میں بیٹھ کر جوانان اہل جنت کے سردار ابو عبد اللہ الحسین کے
دانتوں پر چھڑی مارتا جاتا ہے (اور اپنے آباؤ اجداد کو جو اسلام اور رسولِ ص
اسلام کے دشمن تھے اور جنگ بدر میں قتل ہوئے، پکارتا ہے) اور
کہتا ہے " کاش تیرے آباء واجداد جو بدر میں قتل ہوئے موجود ہوتے تو تیری
تعریف کرتے، تجھ کو شاباشی دیتے، تجھ سے خوش ہوتے اور کہتے کہ اے
یزید تیرے ہاتھ کبھی شل نہ ہوں (کیونکہ تو نے محمد صلعم کی آل سے بڑا اچھا
بدلہ لیا) اور تو کیوں نہ یہ کہے (تو کیوں نہ اپنے مقتولین بدر کو پکارے اور
تو کیوں نہ خوش ہو) جب کہ تو نے ذریت محمد مصطفےٰ صلعم اور اولاد عبد المطلب

بارافتك دماء ذريته محمد (ص) ونجوم الارض
من آل عبد المطلب وتهتف باشياخك زعمت
تناديهم فلتردن وشيكا موردهم ولتودن
انك شللت وبكمت ولم تكن قلت ما قلت وفعلت
ما فعلت اللهم خذ لنا بحقنا وانتقم ممن ظلمنا
واحلل غضبك بمن سفك دمائنا وقتل حماتنا
فوالله ما فريت الا جلدك ولا حززت الا لحمك
ولتردن على رسول الله (ص) بما تحملت من سفك
دماء ذريته وانتهكت من حرمته فی عترته
ولحمته وحيث يجمع الله شملهم ويلم شعثهم و
ياخذ بحقهم ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل
الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون۔ و
حسبك بالله حاكما وبمحمد (ص) خصيما وبجبرئيل
ظهيرا وسيعلم من سول لك ومكنك من رقاب
المسلمين بئس للظالمين بدلا۔ وايكم

کی زمین کے ستاروں کا خون بہا کر ہمارے دل کے زخم کو تازہ کر دیا۔ اور ہماری
بیخ و بن کو اکھاڑ ڈالا (آج) تو اپنے بزرگوں (مقتولین بدر) کو پکارتا ہے اور
گمان کرتا ہے کہ تو ان کو پکارے گا (اور وہ تجھ کو جواب بھی دیں گے) تو بہت جلد
تو بھی وہیں (جہنم میں) وارد ہو گا جہاں وہ پہونچ چکے ہیں۔ اس وقت تو آرزو کرے
گا کہ کاش تیرے ہاتھ شل ہوتے، تو گونگا ہوتا، اور تو نے جو کچھ کہا وہ نہ کہتا اور
جو کچھ کیا وہ نہ کرتا۔ خدایا تو ان ظالمین سے ہمارے حق کو واپس لے (اور ہماری مدد
فرما) جنھوں نے ہم پر ظلم کیا ان سے انتقام لے اور جنھوں نے ہمارا خون
بہایا اور ہمارے مددگاروں کو قتل کیا ان پر اپنا غضب اور عذاب نازل فرما
اے یزید خدا کی قسم تو نے (کسی کا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ) خود اپنا ہی پوست
چاک کیا اور اپنا ہی گوشت پارہ پارہ کیا (یعنی اپنی عاقبت خود اپنے ہاتھوں
برباد کی) عنقریب تو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں (بحیثیت مجرم) پیش کیا جائے
گا۔ کیونکہ تو نے ان کی ذریت کا خون بہایا اور ان کی عترت اور ان کے پارہ
جگر کی بے حرمتی کی۔ خدا عنقریب ان کی جماعت اور گروہ کو اکٹھا کرے گا، ان کا
حق واپس لے گا اور ان کی نصرت و مدد کرے گا۔ اور جو لوگ خدا کی راہ
میں شہید کر دیئے گئے انھیں ہرگز مردہ نہ سمجھ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اور اپنے
پروردگار کے پاس سے روزی پاتے ہیں۔ اور تیرے لئے یہی کافی ہے کہ خدا
تیرا حاکم اور فیصلہ کرنے والا ہو گا حضرت محمد صلعم تیرے دشمن ہوں گے
اور جبرئیل ان کے پشت پناہ ہوں گے۔ اور عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے
تیری مدد کی اور تجھ کو مسلمانوں پر مسلط کیا معلوم ہو جائے گا کہ

شرمکانا واضعف جندا ولئن جرت علی الدواهی
مخاطبتک انی لاستصغر قدرک واستعظم تقریعک
واستکثر توبیخک لکن العیون عبری والصدور
حری الا فالعجب کل العجب بقتل حزب الله النجباء
بحزب الشیطان الطلقاء فهذه الایدی تنطف
من دمائنا والافواه تتحلب من لحومنا وتلک
الجثث الطواهر الزواکی تنتابها العواسل وتعفرها
امهات الفراعل ولئن اتخذتنا مغنما لتجدنا
وشیکا مغرما حین لاتجد الا ما قدمت یداک
وما ربک بظلام للعبید۔ فالی الله المشتکی وعلیه
المعول فکد کیدک واسع سعیک وناصب جهدک
فوالله لاتمحو ذکرنا ولاتمیت وحینا ولاتدرک
امدنا ولاترحض عنک عارها وهل رایک

ظالمین کی جزا کتنی خراب ہے اور تیری آخری منزل کتنی بری ہے اور تیرا لشکر کتنا کمزور ہے۔ آج انقلابات زمانہ نے مجھ کو تجھ (ایسے ذلیل انسان) سے کلام کرنے پر مجبور کر دیا لیکن میں تیرے مرتبہ کو حقیر اور تیری توبیخ و ملامت کو گراں سمجھتی ہوں اور کیوں نہ ہو ہماری آنکھیں گریاں ہیں اور ہمارے سینوں میں غم کی آگ بھڑک رہی ہے۔ تعجب اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ شیاطین اور آزاد کردگان (یزید اور اس کے ساتھیوں) کے گروہ نے خدا کے پاک و پاکیزہ گروہ کو شہید کر دیا۔ ان شیاطین کے گروہ کے ہاتھوں نے ہمارا خون بہایا اور ان کے دہن نے ہمارا گوشت چبایا۔ اور گروہ خداوندی کے پاک و پاکیزہ اور طیب و طاہر جسموں پر مکھیاں اور بجو اور جنگل کے جانور فریاد کر رہے ہیں۔ آج اگر تو نے مال غنیمت سمجھ کر ہم کو قبضہ میں کر لیا (اور ہم کو قید کر لیا تو کل قیامت میں) تو اپنے لئے ہم کو سخت نقصان پہونچانے والا پائے گا۔ اس وقت تجھ کو وہی ملے گا جو تیرے ہاتھوں نے کیا (یعنی تجھے تیرے ظلم و ستم کا نتیجہ ملے گا) اور تیرا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا (بلکہ انصاف کرتا ہے) ہمارا شکوہ تو صرف خدا سے ہے اور ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے یزید تو جو مکاری کرنا چاہے کر اور (ہم کو قتل کرنے اور ذلیل کرنے کی) جتنی سعی اور کوشش کرنا چاہے کر۔ لیکن خدا کی قسم تو ہمارے ذکر کو کبھی نہیں مٹا سکتا اور ہماری شریعت کو کبھی نہیں فنا کر سکتا اور ہمارے مرتبہ کو کبھی نہیں پہونچ سکتا اور شرم و بے حیائی کے اس دھبہ کو جو تو نے اپنے دامن پر (ہم کو قتل کرکے اور ہم کو ذلیل کرکے) لگایا ہے اس کو کبھی نہیں دھو سکتا۔ تیری

الافتنا وایامک الاعداد وجمعک الاولاد یوم
المنادی الالعنة الله علی الظالمین. فالحمد لله
رب العلمین الذی ختم لاولنا بالسعادة والمغف
ولاخرنا بالشھادة والرحمة ونسال الله ان یکم
لھم الثواب ویوجب لھم المزید ویحسن علین
الخلافة انه رحیم ودود وحسبنا الله ونعم الوک

(لھوف ص۹۷ بحار جلد ۱۰ ص۲۲۵ و ریاض القدس جلد ۲ ص

(۱۱)

قالت ام کلثوم "یا یزید لقد ارویت الارض ولد
ینق غیر ھذا الصبی" و تعلقت به النساء جمیعا
ھن یندبن " واقلة رجالاه تقتل الاکابر
رجالنا و تاسر النساء منا ولا ترفع سیفک من
الاصاغر واغوثاه ثم واغوثاه یا جبار السماء و
یا بسط البطحاء" فخشی یزید ان تاخذ النا
الشفقة علیھم فتنشق الفتنة
عنداه فعفی عنه"
(ابو مخنف ص۱۳۳)

رائے اور تیری حیثیت پست ہے. تیری زندگی کا زمانہ چند دنوں اور باقی ہے
اور تیری جماعت کمزور ہے (اس دن کے لئے تیار ہو جا) جس دن پکارنے والا
پکارے گا کہ خدا کی لعنت ہو ظالمین پر. حمد وثنا ہے اس خدا کے لئے جو تمام عالم کا
پروردگار ہے جس نے ہمارے پہلے (حضرت محمد صلعم) کو سعادت اور مغفرت بخشی
اور ہمارے آخر (حسینؑ) کو شہادت، رحمت اور بزرگی بخشی. ہم خدا سے دعا کرتے ہیں
کہ وہ ان شہیدانِ راہ خدا کو ثواب عطا فرمائے اور ان کے مراتب کو بلند کرے اور ہمارے
اوپر احسان کرے. بے شک وہ بڑا رحم کرنے والا ہے. وہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی
ہمارا بہترین وکیل ہے" (لھوف ص۹۷ بحار جلد ۱۰ ص۲۲۵ ریاض القدس جلد ۲ ص۳۱۰)

(۱۱) (دربار یزید میں جناب ام کلثومؑ کی فریاد)

(یزید نے امام زین العابدینؑ سے جابرانہ اور مغرورانہ گفتگو کی. امامؑ نے اس کو دندان
شکن جواب دیا. یزید نے برہم ہو کر امام کو قتل کر دینے کا حکم دیا اس وقت)
جناب کلثومؑ نے فرمایا "اے یزید تو نے ہمارے خون سے زمین کو سیراب
کیا. اور سوائے اس بچہ (علی بن الحسینؑ) کے ہمارا اور کوئی باقی نہیں" تمام بیبیاں
حضرت علیؑ بن الحسینؑ سے لپٹ گئیں اور فریاد کی "افسوس ہمارے مرد نہ رہے
اے یزید تو نے ہمارے مردوں میں جو بڑے تھے انکو شہید کر دیا. ہم میں جو عورتیں تھیں انکو
قید کر لیا اور اب بچوں سے بھی اپنی تلوار نہیں ہٹاتا. فریاد فریاد اے آسمانوں کے جبار وقہار
اور اے زمین بطحا کے بچھانے والے خدا" (یہ دیکھکر) یزید خوف زدہ ہوا کہ کہیں لوگ اہلبیت
رسول صلعم پر مہربان نہ ہو جائیں اور فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو. اس لئے وہ (قتل علیؑ بن الحسینؑ سے باز رہا
(ابو مخنف ص۱۳۳)

(۱۲)

مدینۃ جدنا لا تقبلینا	فبالحسرات والاحزان جئنا
الا اخبر رسول اللہ فینا	بانا قد فجعنا فی ابینا
وان رجالنا بالطف صرعی	بلا روس وقد ذبحوا البنینا
خرجنا منک بالاھلین جمعا	رجعنا لا رجال ولا بنینا
وکنا فی الخروج علی المطایا	وجئنا خائبین ومبتئسینا
ومولانا الحسینؑ لنا انیس	رجعنا لا حسینؑ ولا معینا
فلا عیش یدوم لنا دواما	وزین الخلق مدفون حزینا
ونحن الباکیات علی الحسینؑ	ونحن النادیات السالبینا
ونحن بنات یٰس وطٰہٰ	ونحن الباکیات علی اخینا
الا یا جدنا قتلوا حسینا	ولم یرعوا جنابک یا ابینا
وزینبؑ اخرجوھا من خباھا	وفاطم مالھا احد معینا
سکینۃ تشتکی من حر نار	تنادی یا اخی جاروا علینا
وزین العابدینؑ قیدوہ	وراموا قتلہ اضحی حزینا
وقد طافوا البلاد بنا جمیعا	وبین الخلق جمعا قد خزینا
فھذا قصتی مع شرح حالی	الا یا مسلمین ابکوا علینا

(مقتل ابواسحق صـ ۱۹۶)

(۱۲)

(مدینہ پہونچ کر جناب ام کلثومؑ کا مرثیہ)

اے ہمارے نانا (رسول اللہ صلعم) کے مدینے تو ہمارا استقبال نہ کر کیونکہ ہم حسرتوں اور مصیبتوں کے ساتھ تیرے پاس آئے ہیں۔ (اے نانا کے مدینے) تو رسول اللہ ص کو خبر کردے کہ ہم رنج و غم کے ستائے ہوئے آئے ہیں۔ ہمارے مردوں کے جسم بغیر سروں کے زمین طف پر پڑے ہوئے ہیں اور ہمارے بچے ذبح کر دیئے گئے۔ ہم جب تجھ سے رخصت ہوئے تھے تو ہمارے مرد اور بچے ہمارے ساتھ تھے اور جب ہم واپس ہوئے تو نہ ہمارے مرد رہے اور نہ بچے جب ہم رخصت ہوئے تھے تو (نہایت تزک و احتشام سے) ناقوں پر سوار تھے اور اب نا امید اور مایوس واپس آئے ہیں۔ اس وقت ہمارے مولا حسینؑ ہمارے مددگار تھے اور ہمارے ساتھ تھے۔ اب جب ہم واپس آئے تو نہ ہمارے ساتھ حسینؑ ہیں اور نہ کوئی مددگار۔ اب ہمارے لئے عیش و آرام ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ کیونکہ (حسینؑ) جو تمام مخلوقات کی زینت تھے وہ قبر میں نہایت رنج و غم کے ساتھ دفن ہیں۔ اب ہم حسینؑ کے لئے رو رہے ہیں۔ ان کے لئے فریاد کر رہے ہیں اور ان پر آنسو بہا رہے ہیں۔ ہم یٰس اور طٰہٰ (یعنی حضرت محمد صلعم) کی بیٹیاں ہیں اور ہم اپنے بھائی (حسینؑ) کے غم میں رو رہے ہیں اے نانا (رسول اللہ صلعم) لشکر یزید نے حسینؑ کو (بے گناہ) شہید کر دیا۔ اے پدر بزرگوار انھوں نے آپ کی بھی کوئی رعایت نہ کی (اور آپ کے فرزند حسینؑ کو شہید کر دیا) اے نانا لشکر یزید نے زینبؑ کو خیمے سے باہر نکالا۔ اور فاطمہؑ کا کوئی مدد کرنے والا نہ تھا۔ سکینہؑ گرمی کی شدت سے بے چین تھیں اور فریاد کرتی تھیں کہ اے بھائی لوگوں نے ہم پر ظلم کیا (لشکر یزید نے) زین العابدینؑ کو قید کیا اور ان کے قتل کا ارادہ کیا درانحالیکہ وہ خود نہایت رنج و غم کے مارے ہوئے تھے ظالموں نے ہم کو شہر بہ شہر پھرایا اور تمام لوگوں کے سامنے ہم کو ذلیل و رسوا کیا۔ یہ ہیں ہمارے واقعات اور حالات۔ اے مسلمانوں ہم پر گریہ و بکا کرو اور ہمارا غم مناؤ"

(مقتل ابواسحق صـ ۱۹۶)